قال حسّان بن ثابت الأنصاری رضی اللہ عنہ یمدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویذکر الإسلام دین الفطرۃ والسلامۃ

أغرُّ علیہ للنبوۃ خاتمٌ مِن اللہ مشھودٌ یلوحُ ویَشھدُ

اعراب : (أغر) مبتدا محذوف کی خبر ہے یعنی ھو أغر. اور ھو ضمیر کا مرجع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (علیہ) جار مجرور متعلق ہے کائنٌ خبر محذوف سے (خاتم) موصوف (من اللہ مشھود) صفت اول (یلوح) صفت ثانی (ویشھد) صفت ثالث. خاتم اپنی تینوں صفت سے ملکر مبتدا ، مؤخر یعنی : خاتم من اللہ مشھود یلوح ویشھد کائنٌ علیہ للنبوۃ.

تحقیق لغت : أغر : بمعنی خوبصورت. شریف. سردار. ج غُرٌّ وغُرّان. از سمع. غر (س) غُرّۃ وغرارۃ. خوبصورت ہونا. سفید رنگ والا ہونا. خاتَم : بفتح تاء وکسرہا. انگوٹھی. مہر. وہ چیز جس سے مہر لگائی جائے ج خواتیم وخُتُم. مشھود : اسم مفعول بمعنی گواہی دیا ہوا از سمع. یلوح : واحد مذکر غائب فعل مضارع : چمکتا ہے. روشن ہوتا ہے. لاح (ن)، لوحًا. چمکنا. روشن ہونا یشھد : وہ گواہی دیتا ہے از سمع.

ترجمہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شریف انسان ہیں، آپ پر مہر نبوت ہے، وہ چمکتی ہے اور گواہی دیتی ہے (یعنی آپکی ختم نبوت پر گواہ ہے کہ آپ آخری نبی ہیں) یہ معنی ماخوذ ہے قرآن کی اس آیت سے. وما کان محمد أبا أحد من رجالکم

ولكن رسول الله وخاتم النبيين.

وضمَّ الإلٰهُ اسمَ النبيِّ مع اسمِهِ إذا قال فی الخمس المؤذنُ أشهدُ

اعراب :۔ (ضم) فعل (الإلٰه) فاعل (اسم النبی) مفعول بہ ذوالحال (مع) مضاف (اسمه) مضاف إليه۔ مضاف مضاف الیہ ملکر ظرف اور حال محذوف سے متعلق ہے۔ تقدیر عبارت: اسم النبی مقارناً مع إسمه۔ (إذا) ظرفیہ مضاف (قال) فعل (فی الخمس) جار مجرور متعلق ہے أشهد سے۔ (المؤذن) قال کا فاعل ہے (أشهد) قال کا مقولہ ہے اور محلاً منصوب ہے، یہ پورا جملہ مضاف الیہ ہو کر حالت جر میں ہے۔

تحقیق لغات: ضم: واحد مذکر غائب ماضی۔ اس نے ملایا۔ ضم (ن) ضماً: ملانا۔ فی الخمس: یعنی فی خمس مواقیت الصلوٰۃ۔ أشهد: واحد متکلم مضارع میں گواہی دیتا ہوں۔ شهد (س) شهادة: گواہی دینا۔

ترجمہ: خدا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملایا، موذن جب نماز پنجگانہ کی اذان میں کہتا ہے: اشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا رسول الله۔ یہ معنی ماخوذ ہے قرآن کی اس آیت سے: ورفعنا لك ذكرك۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اذان۔ اقامت، خطبہ اور التحیات وغیرہ میں اللہ کے نام کے بعد آپ کا نام لیا جاتا ہے اور خدا نے جہاں اپنے بندوں کو اپنی طاعت کا حکم دیا ہے وہیں آپ کی فرماں برداری کی تاکید ہے۔

وشقَّ له من إسمِهِ ليُجِلَّهُ فذو العرش محمودٌ وهذا محمدٌ

اعراب: (شق) فعل ھو کی ضمیر اس میں فاعل جس کا مرجع إلاله ہے (له من إسمه) شق سے متعلق ہے (ليجلّه) لام تعليليه يجلّ: فعل مضارع منصوب بتقدير أن بعد لام۔ ھو کی ضمیر اس میں فاعل جس کا مرجع الاله ہے (ہ) مفعول بہ مرجع النبی ہے (فذو العرش) فا ربیانیہ ذوالعرش مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، (محمود) خبر ہے (وهذا) واو حرف عطف۔ هذا مبتدا، (محمد) خبر۔

تحقیق لغات: شق: واحد مذکر غائب ماضی۔ پھاڑا۔ نکالا۔ مشتق کیا۔ شق (ن) شقا الشيءَ: پھاڑنا اور منتشر کرنا۔ شق عصا القوم: قوم کی جمعیت توڑ دی اور ان کا شیرازہ منتشر کر دیا۔ يجلّ: واحد مذکر غائب مضارع۔ تعظیم کرتا ہے۔ أجلّ إجلالاً تعظیم کرنا۔ عن العيب: عیب ونقص سے پاک کرنا۔ ذوالعرش: عرش والا یعنی خدا۔ اس سے اشارہ قرآن کی اس آیت کی طرف ہے: ذو العرش المجيد فعّالٌ لما يريد۔ محمود: تعریف کیا ہوا۔ محمّد: تعریف کیا ہوا۔ دونوں کا ماخذ اشتقاق ایک ہے یعنی حمد مگر فرق صرف اتنا ہے کہ محمود مجرد سے ہے اور محمّد مزید فیہ۔ شاعر نے اس بات کو ملحوظ رکھا ہے کیونکہ مزید فیہ مجرد سے مشتق ہوتا ہے۔

ترجمہ: خدا نے اپنے نبی کو معظم بنانے کے لئے ان کے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا (یعنی اپنے نام کا ایک نصف نبی کو دیا) چنانچہ عرش والے کا نام محمود ہے اور نبی علیہ السلام کا نام محمد ہے۔

نبیٌّ أتانا بعدَ یاسٍ وفترۃٍ من الرُّسلِ والأوثانُ فی الارضِ تُعبَدُ

اعراب : (نبیٌّ) خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی ھو نبیٌّ . (أتانا) أتا : فعل . ھو کی ضمیر اسمیں فاعل جس کا مرجع نبی ہے . نا : ضمیر جمع متکلم مفعول بہ (بعد یاس) ظرف ہوکر أتا فعل سے متعلق ہے . بعد : مضاف یاس : مضاف الیہ . مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ . (وفترۃ من الرسل) واو حرف عطف . فترۃ : موصوف . من الرسل : صفت . موصوف صفت ملکر معطوف . (والأوثان) واو حالیہ . الأوثان : مبتدا . (فی الأرض) جار مجرور تعبد سے متعلق ہے . (تعبد) فعل مجہول ھی کی ضمیر اس میں نائب فاعل جس کا مرجع الاوثان ہے فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر خبر . جملہ الأوثان فی الأرض تعبد حال ہے .

تحقیق لغات : یاس : ناامیدی فترۃ : دو نبیوں کے درمیان کا زمانہ . دو زمانے کا درمیانی وقفہ انٹرول . امتحان الفترۃ : ششماہی امتحان . الرسل : مفرد ھا رسولٌ بمعنی پیغمبر . نبی جو صاحب کتاب ہو . قاصد . الأوثان : مفرد ھا وثن بمعنی بت . خواہ پتھر کا ہو یا لکڑی کا . تعبد : واحد مؤنث غائب مضارع مجہول : وہ پوجی جاتی ہے . عبادت کی جاتی ہے . عبد (ن) عبادۃ وعُبودیّۃ ومعبدًا : عبادت کرنا . پرستش کرنا . ذلیل ہونا . خضوع کرنا .

ترجمہ : وہ ایسے نبی ہیں جو ناامیدی اور رسولوں کا سلسلہ منقطع ہونے کے بعد آئے اور حالت یہ تھی کہ روئے زمین پر بتوں کی پوجا کیجا رہی تھی . یہ معنی ماخوذ ہے قرآن کی اس آیت سے : یا أھل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبیّن لکم علی فترۃ من الرسل

فأمسیٰ سِراجًا مستنیرًا وھادیًا یلوحُ کما لاحَ الصقیلُ المھنّدُ

اعراب : (أمسیٰ) فعل ناقص . ھو کی ضمیر اسمیں اسم جس کا مرجع نبیٌّ ہے . (سراجا مستنیرا) موصوف صفت ہوکر معطوف علیہ (وھادیا) واو حرف عطف ھادیا : معطوف . معطوف معطوف علیہ ملکر أمسی کی خبر (یلوح) فعل ھو کی ضمیر اسمیں فاعل جس کا مرجع نبیّ ہے . (کما) کاف تشبیہ مضاف ما : مصدریہ (لاح) فعل . (الصقیل) موصوف (المھند) صفت . موصوف صفت مل کر لاح کا فاعل . لاح الصقیل المھنّد . تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ . مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مصدر محذوف سے متعلق تقدیر عبارت : یلوح لوحًا مثل لوح الصقیل المھنّد .

تحقیق لغات : أمسی : واحد مذکر غائب فعل ناقص ماضی . وہ ہوگیا . وہ شام کے وقت آیا . سراجًا : چراغ . آفتاب . لیمپ . ج سُرُج . سراج اللیل : جگنو . مستنیرا : صیغہ اسم فاعل از باب استفعال . إستنار إستینارًا : روشن ہونا . یلوح : واحد مذکر غائب مضارع : وہ چمکتا ہے لاح (ن) لوحًا . چمکنا . روشن ہونا . الصقیل : السیف محذوف کی صفت غالبہ ہے یعنی السیف الصقیل بمعنی منجھی ہوئی اور جلا دی ہوئی تلوار المھنّد : ہندوستانی تلوار . شاعر نے مدح کی جگہ ہندوستانی تلوار کا ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربوں میں قدیم زمانے سے ہندوستانی تلوار کا چرچا رہا ہے .

ترجمہ : تو آپ ہوگئے ایک روشن چراغ اور ہدایت کرنیوالے اور جلا دی ہوئی ہندوستانی تلوار کیطرح آپ چمکتے ہیں . یہ معنی ماخوذ ہے اس آیت سے : وداعیًا إلی اللہ بإذنہ سراجا منیرا

وأنذرنا ناراً وبشر جنة وعلّمنا الاسلام فالله نحمد

اعراب : (أنذر) فعل ماضی ھو کی ضمیر اسمیں فاعل جس کا مرجع نبی ہے۔ (نا) ضمیر جمع متکلم مفعول اول (ناراً) مفعول ثانی (بشر) فعل ھو کی ضمیر اسمیں فاعل (جنة) مفعول بہ (وعلّمنا) علم: فعل ضمیر اسمیں فاعل (نا) مفعول اول (الاسلام) مفعول ثانی (فالله) فاء تعلیلیہ۔ الله: مفعول بہ مقدم (نحمد) فعل۔ نحن کی ضمیر اسمیں فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول ملکر جملہ خبریہ۔ مفعول کا تقدم حصر کے طور پر ہے یعنی انما نحمد ھو لا غیرہ۔

تحقیق لغات : أنذر : از انذار واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ اس نے ڈرایا۔ ناراً : آگ۔ جہنم۔ علم : واحد مذکر غائب فعل ماضی اس نے سکھایا۔ تعلیم دیا۔ از تفعیل۔ الاسلام : مصدر۔ جھک جانا۔ مطیع ہوجانا۔ اسلم امرہ الی الله : معاملہ کو اللہ کے سپرد کردینا۔ نحمد : جمع متکلم مضارع۔ ہم حمد کرتے ہیں۔ تعریف کرتے ہیں۔ حَمِدَ (س) حمداً و محمداً تعریف کرنا۔ حمدہ علی الامر : بدلہ دینا۔

ترجمہ : انھوں نے ہم کو جہنم سے ڈرایا اور جنت کی بشارت دی اور ہم کو اسلام کی تعلیم دی لہذا ہم اللہ ہی کی حمد کرتے ہیں (کہ اس نے اپنے نبی کے ذریعہ اسلام کی دولت سے نوازا) یہ معنی قرآن کی اس آیت سے ماخوذ ہے۔ فقد جاءکم بشیر ونذیر والله علی کل شیء قدیر۔ ولقد من الله علی المؤمنین اذ بعث رسولاً من انفسھم یتلوا علیھم آیاته ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمة۔

وأنت إلٰه الخلق ربی وخالقی بذلك ما عُمّرتُ فی الناس أشهدُ

اعراب : (انت) مبتدا، (الٰہ الخلق) مضاف مضاف الیہ ہوکر منادیٰ یا حرف ندا محذوف یعنی یا الٰہ الخلق۔ (ربی وخالقی) ربی : مضاف مضاف الیہ ہوکر معطوف علیہ واو حرف عطف۔ خالقی : مضاف مضاف الیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ ملکر خبر (بذلك) جار مجرور ہوکر اشهد سے متعلق ہے (ماعمّرت) ما : مصدریہ ظرفیہ مضاف۔ عمرت : فعل ماضی انا کی ضمیر اس میں نائب فاعل جملہ تاویل میں مصدر کی ہوکر مضاف الیہ مضاف الیہ ملکر ظرف اور اشهد سے متعلق تقدیر عبارت یہ ہے مدة بقاء حیاتی۔

تحقیق لغات : الإله : معبود۔ خدا۔ ج آلھة۔ اس کا ماخذ اشتقاق أَلَهَ ہے (ف) الوھة والاھة : بندگی کرنا رب : مصدر بمعنی مالک۔ سردار۔ اصلاح کرنیوالا بتدریج کسی چیز کو پروان چڑھانے والا۔ ج ارباب و ربوب۔ عمرت : واحد متکلم ماضی مجہول۔ میں زندہ رکھا جاؤں۔ ما عمرت : میں جب تک زندہ رہوں۔ أشهد : واحد متکلم ماضی میں گواہی دیتا ہوں۔ شہد (س) شهادة وشهوداً : گواہی دینا، پانا، حاضر ہونا۔ اس فعل کے دو ماخذ ہیں (١) شهادة (٢) شهود۔ جب شہادة سے مشتق ہو تو گواہی دینے کا معنی ہوگا۔ اور جب شہود سے مشتق ہو تو پانے اور حاضر ہونیکا معنی ہوگا۔ اور جب شہد کا استعمال أنْ اور أنَّ کے ساتھ ہو اور حرف جر ساقط ہو تو وہ متعدی ہوتا ہے جیسے (أشهد الله أنّه لا إله إلّا هو) اصل میں (شهد الله بأنّه) ہے۔

ترجمہ :- اے مخلوق کے معبود آپ میرے رب اور خالق ہیں، میں تا حیات لوگوں میں اس کی گواہی دیتا رہوں گا۔

تعالیتَ ربَّ الناس عن قول من دَعا الھًا سواك أنت أعلیٰ وأمجدُ

اعراب : (تعالیت) فعل ماضی انت کی ضمیر اس میں فاعل (رب الناس) منادیٰ حرف ندا محذوف ہے یعنی یا رب الناس (عن قول) جار مجرور تعالیت سے متعلق قول : مضاف (من) مضاف الیہ موصولہ (دعا) فعل ھُوَ کی ضمیر اسمیں فاعل جس کا مرجع مَن ہے۔ (إلھا) مفعول بہ فعل فاعل اور مفعول ملکر صلہ (انت) مبتدا، (أعلیٰ وامجد) معطوف ملکر خبر

تحقیق لغات : تعالیت : واحد مذکر حاضر تو بلند ہوا۔ تو برتر ہے۔ تعالیٰ یتعالیٰ تعالیا من باب تفاعل برتر ہونا۔ بلند ہونا۔ أمجد : اسم تفضیل۔ بزرگ تر۔

ترجمہ : اے لوگوں کے پروردگار آپ اس شخص کے قول سے برتر ہیں جو آپ کے علاوہ دوسرے کو خدا کہتا ہے۔ آپ بہت بلند ہیں اور بزرگ تر ہیں (آپ کی ذات میں کسی کی شرکت نہیں آپ اس سے بہت بلند اور برتر ہیں)

لك الخَلق والنَّعماءُ والأمرُ كلّهُ فإياك نستھدِی وإياك نَعبُدُ

اعراب :- (لك) جار مجرور ہو کر متعلق ہے کائن خبر محذوف سے (الخلق) معطوف علیہ (والنعمَاء) واو حرف عطف النعماء معطوف (والامر) واو حرف عطف الامر: معطوف (کلہ) اسکی تاکید معطوف معطوف علیہ ملکر مبتدا مؤخر (فایاك) فا تعلیلیہ ایاك : ضمیر مخاطب مفعول بہ مقدم (نستھدی) فعل۔ نحن کی ضمیر اس میں فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول ملکر جملہ خبریہ۔

تحقیق لغات :- الخلق : مخلوق ج خلائق۔ النعماء : نعمت۔ آرام۔ خوش عیشی۔ آسودہ حالی۔ ج أنعم والنُعمیٰ۔ نستھدی : جمع متکلم مضارع۔ ہم ہدایت طلب کرتے ہیں۔

ترجمہ :- مخلوق، نعمت اور تمام امور آپ ہی کے لئے ہیں۔ لہذا ہم آپ ہی سے ہدایت چاہتے ہیں اور آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں

وقال الأعشی واسمه میمون بن قیس أحد بنی قیس بن ثعلبة یکنی أبا بصیر وھو جاھلی أدرك الإسلام وقصد النبی صلی اللہ علیه وسلم بھذا المدیح فصدہ کفار قریش وجمعوا له من الإبل وغیرھا فرجع ولم یسلم وھو أحد الشعراء الذین یقال فیھم انھم أشعر العرب وبعضھم یفصل فیقول أشعر العرب امرؤ القیس إذا رکب والنابغة إذا رھب وزھیر إذا رغب والأعشی إذا طرب ھؤلاء الأربعة الطبقة الأولی من شعراء الجاھلیة عند ابن سلام الجمحی. من قصیدۃ المدیح۔

أَجِدَّكَ لَمْ تَسْمَعْ وَصَاةَ مُحَمَّدٍ نبیّ الإلہ حین أوصیٰ وأشہدا

اعراب :- (أجدك) أ: ہمزۂ استفہام. جدّ: مضاف. ك: ضمیر مخاطب مضاف الیہ. مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور بار قسمیہ محذوفہ کی وجہ سے اور أقسم فعل محذوف سے متعلق. (لم تسمع) فعل مجزوم بلَمْ. أنت کی ضمیر اسمیں فاعل (وصاۃ محمّد) وصاۃ: مضاف. محمد: موصوف (نبی الإلہ) مضاف مضاف الیہ ہو کر صفت. موصوف صفت ملکر مضاف الیہ. مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر لم تسمع کا مفعول بہ. (حین) اسم ظرف مضاف (أوصی) فعل. ھو کی ضمیر اس میں فاعل جس کا مرجع محمّد ہے جملہ معطوف علیہ (وأشہدا) واو حرف عطف أشہد: فعل ھو کی ضمیر اسمیں فاعل جس کا مرجع محمّد ہے. جملہ معطوف. معطوف معطوف علیہ ملکر مضاف الیہ. مضاف مضاف الیہ ملکر ظرف. أشہدا: میں ألف إشباع کا ہے.

تحقیق لغات :- أ: ہمزۂ استفہام. جدّك: جدّ ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے اور وہ منصوب بنزع الخافض ہے کیونکہ بار قسمیہ محذوف ہے یعنی بجدّك. أجدّك بفتح جیم ہو تو معنی ہوگا تیرے نصیبہ کی قسم. اور بکسر جیم ہو تو معنی ہوگا تیری حقیقت کی قسم. وصاۃ: بفتح واو بمعنی وصیت. أوصی: واحد مذکر غائب ماضی. إیصاءً: وصیت کرنا. أشہد واحد مذکر غائب ماضی إشہادا: گواہ بنانا.

ترجمہ :- کیا واقعی تو نے اللہ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت نہیں سنی جبکہ آپ نے وصیت فرمائی اور اپنی حالت پر لوگوں کو گواہ بنایا.

إذا أنتَ لَمْ ترحلْ بزادٍ مِنَ التُّقیٰ ولاقیتَ بعدَ الموت مَنْ قدْ تزوّدَا

اعراب :- (إذا) حرف شرط (أنت) فعل محذوف کا فاعل جس کی تفسیر فعل مذکور لم ترحل کر رہا ہے. تقدیر عبارت: اذا لم ترحل أنت. (لم ترحل) فعل. أنت کی ضمیر اس میں فاعل. جملہ مضاف الیہ ہے إذا کی وجہ سے. (بزاد من التقی) متعلق ہے لم ترحل سے. بار حرف جار. زاد: موصوف. من التقی: صفت (ولاقیت) واو حرف عطف لاقیت: فعل أنت کی ضمیر اس میں فاعل. (بعد الموت) مضاف مضاف الیہ ہو کر لاقیت کا ظرف. (من) موصولہ (قد تزوّدا) صلہ. موصول صلہ ملکر لاقیت کا مفعول. جملہ معطوف ہے. معطوف معطوف علیہ ملکر جملہ تفسیریہ

تحقیق لغات :- لم ترحل: واحد مذکر حاضر مضارع منفی. تو نے کوچ کیا. سفر کیا. رَحَلَ (ف) رحلۃً ورحیلۃً وترحالاً عن المکان: ترک وطن کرنا. إلی المکان: منتقل ہونا. البعیرَ: کجاوہ کسنا. سوار ہونا. زاد: خوراک توشہ. زاد راہ. کھانے پینے کی چیز جس کو ہنگام سفر مسافر اپنے ساتھ رکھے. ج أزواد وأزودۃ. التقی: تقوی. پرہیزگاری. اللہ کا خوف. مادۂ اشتقاق وقیٌ ہے. لاقیت: واحد مذکر حاضر ماضی. تو نے ملاقات کی. لاقیٰ لِقاءً وملاقاۃ الرجلَ: پانا. ملاقات کرنا. تزوّد: واحد مذکر غائب ماضی از تفعّل توشہ لینا. قرآن میں ہے: وتزوّدوا فإنّ خیر الزاد التقویٰ.

ترجمہ :- جب تم بغیر توشہ تقوی کے سفر کرو گے اور مرنے کے بعد تمہاری ملاقات ان لوگوں سے ہوگی جو تقوی کا توشہ لے گئے ہیں

نَدِمْتَ علی أن لا تکونَ کمثلہٖ فترْصِدَ للأمرِ الذی کان أرصدا

اعراب :- (ندمت) فعل با فاعل (علیٰ) حرف جار (أن) مصدریہ (لا تکون) فعل منصوب بأن. أنت کی ضمیر مستتر اس کا اسم. (کمثلہ) کاف حرف جار مثل : مضاف. ہ : ضمیر مضاف الیہ جس کا مرجع مَنْ ہے. مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور. جار مجرور خبر محذوف کائناً سے متعلق. لا تکون اپنے اسم اور خبر سے ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر علیٰ کی وجہ سے مجرور. جار مجرور ندمت سے متعلق فترصد الخ پورا جملہ لا تکون کا جواب ہے. (فترصد) فا رسببیہ. ترصد : فعل منصوب بتقدیر أن. (للأمر) جار مجرور ترصد سے متعلق الأمر : موصوف. الذی) اسم موصول. (کان أرصدا) اس کا صلہ. موصول صلہ ملکر الأمر کی صفت. أرصدا : میں الف اشباع کا ہے. ندمت الخ إذا شرطیہ کا جواب ہے.

تحقیق لغات :- ندمت : واحد مذکر حاضر ماضی. تو شرمندہ ہوا. ندم (س) ندماً و ندامۃ علی ما فعل : شرمندہ ہونا. ترصد : واحد مذکر حاضر مضارع. تم تیاری کرتے ہو. گھات میں رہتے ہو. أرصد الرقیب ارصاداً : گھات میں لگے رہنا. أرصد لہ شیئاً : تیار کرنا.

ترجمہ :- تو اس وقت تجھکو ندامت ہوگی کہ اس جیسے نہ ہو سکوگے کہ تم اس کام کی تیاری کرسکو جس کی تیاری اس نے کرلی تھی.

یروی أن عمر بن عبد العزیز رح قال لسابق البربری حین دخل علیہ : عظنی یا سابق وأوجز. قال : نعم یا امیر المومنین وأبلغ انشاء اللہ ثم قال ھات فأنشدہ ھذہ الأبیات فبکی عمر حتی سقط مغشیاً علیہ

ومما ینسب إلی عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ .

ولا خیرَ فی عیشِ امْرِءٍ لم یکنْ لہ مع اللہِ فی دا رِ القرارِ نصیبُ

اعراب :- (لا) نفی جنس (خیر) اس کا اسم (فی عیش) جار مجرور متعلق ہے لا نفی جنس کی خبر محذوف حاصلٌ سے. (عیش) مضاف (امرء) موصوف (لم یکن) فعل مجزوم بلمْ (لہ) جار مجرور متعلق ہے لم یکن کی خبر محذوف کائناً سے (مع اللہ) مع : مضاف. اللہ : مضاف الیہ. مضاف مضاف الیہ ملکر ظرف اور متعلق کائناً سے (فی دار القرار) فی : حرف جار. دار : مضاف. القرار : مضاف الیہ. مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور. جار مجرور کائناً سے متعلق ہے. (نصیب) لم یکن کا اسم مؤخر ہے. فعل اپنے اسم وخبر سے ملکر امرء کی صفت لا خیر حاصلٌ فی عیش امرء لم یکن نصیب کائنا لہ مع اللہ فی دار القرار

تحقیق لغات :- خیر : شر کی ضد. بھلائی. نیکی ج خیور. کسی چیز کا کامل ہونا. مطلق مال. ج أخیار وخِیار. بہت خیر والا. اور خَیْر، أخیر سے مخفف ہوکر اسم تفضیل کا صیغہ بن کر بھی آتا ہے. اسکی مؤنث خیرۃ ہے. عیش : زندگی. گذر بسر. دار القرار : آخرت. نصیب : حصہ. قسمت. ج أنصبۃ. مع اللہ : یعنی مع رضوان اللہ.

ترجمہ : اس شخص کی زندگی میں کوئی بھلائی نہیں جس کے لئے آخرت میں اللہ کی خوشنودی کے ساتھ کوئی حصہ نہیں ہے.

فإن تعجب الدُّنيا أناسًا فإنّها متاعٌ قليلٌ والزوالُ قريبُ

اعراب :- (إن تعجب) إن حرف شرط. تعجب : فعل شرط (الدنيا) فاعل (أناسًا) مفعول بہ. فعل شرط کی جزا محذوف ہے یعنی فلا فائدة فیه. (فإنها) فاء تعلیلیہ جملہ ماسبق کی علت بیان کرنے کے لئے. ها : إنّ کا اسم (متاع قلیل) موصوف صفت ہوکر معطوف علیہ (والزوال قریب) واو حرف عطف. الزوال : مبتدا، الف لام مضاف الیہ کے عوض میں ہے یعنی زوالها. قریبٌ : خبر، جملہ معطوف. معطوف علیہ ملکر إنّ کی خبر.

فإن تعجب الدنيا أناسًا فلا فائدة فی ذلك لما أنها متاع قليل وزوالها قريب.

تحقیق لغات :- تعجب : واحد مؤنث غائب مضارع. بھلی لگتی ہے. تعجب میں ڈالتی ہے. أعجبه إعجابًا : پسند آنا. أعْجِبَ به : اسے سراہا گیا. داد دیگئی. - بنفسه : اسے خود پر ناز ہے. قرآن میں ہے : ولعبدٌ مؤمن خير من مشرك ولو أعجبكم. الدنيا : موجودہ زندگی ج دُنًى. هو فی الدنيا دانية : وہ آسودہ زندگی میں ہے. متاع : چاندی سونے کے علاوہ زندگی کا سامان. ہر وہ فانی چیز جس سے کچھ فائدہ اٹھایا جائے پھر وہ فنا کی نذر ہو جائے چنانچہ کہتے ہیں : انما الحيوة الدنيا متاع. دنیاوی زندگی فنا ہونیوالی ہے ج أمتعة.

پس اگر لوگوں کو دنیا بھلی معلوم ہو (تو یہ ایک بیکار چیز ہے) کیونکہ وہ معمولی سامان زندگی ہے اور اس کا زوال قریب ہے.

وقال ورقة بن نوفل الأسدی لکفار مكة حين رآهم يعذّبون بلالًا على إسلامه وكان هو وزيد بن عمرو بن نفيل العدوی و عثمان بن الحويرث الأسدى. وعبيد الله بن جحش الأسدى إجتمعوا على تحقيق الدين، وسافروا من أجله، فأما ورقة فتنصّر وتعلّم الكتب ثم آمن بالنبی صلى الله عليه وسلم وصدّقه، وأما زيد فلم يدرك الإسلام، وكان على الحنيفية دين إبراهيم عليه السلام، وترك الأوثان ورسوم الشرك وأما عثمان فلحق بقيصر فتنصّر عنده وأما إبن جحش فكان شاكًا فی أمره حتی أسلم ثم هاجر إلى الحبشة فارتدّ وتنصّر هناك.

تحقیق لغات :- يعذّبون : جمع مذکر غائب مضارع : سزا دیتے ہیں. عذاب دیتے ہیں. عذّبه على كذا تعذيبًا : سزا دینا. بلالًا : حضرت بلال حبشی، ایک جلیل القدر صحابی جو ابتدائی دور میں مشرف باسلام ہوگئے تھے، اور کفار مکہ کے نزدیک اسلئے مجرم تھے کہ دین اسلام کو گلے لگایا تھا. (اجتمعوا على تحقيق الدين) لوگوں نے دین کی تلاش و جستجو کا ارادہ کیا. (سافروا من أجله) اسکے واسطے سفر کیا. فتنصّر : نصرانی ہوگیا. از تفعُّل. تعَلَّمَ : سیکھا. از تفعّل. الكتب : کتاب کی جمع. مراد آسمانی کتابیں ہیں. یعنی توریت، انجیل وغیرہ. صدّقه : رسول کریم کی تصدیق کی. فلم يدرك الاسلام : اسلام نہیں پایا.

لَقَدْ نَصَحْتُ لِأَقْوَامٍ وَقُلْتُ لَهُمْ أَنَا النَّذِيرُ فَلَا يَغْرُرْكُمْ أَحَدٌ.

اعراب :- (لقد نصحت) لام مؤذنہ للقسم. یعنی وَاللّٰہِ لقدْ. قد نصحت الخ جواب قسم ہے. (نصحت) فعل أنا کی ضمیر اس میں فاعل. (لأقوام) جار مجرور نصحت سے متعلق (وقلت) واو حرف عطف. قلت : فعل أنا کی ضمیر اس میں فاعل (لھم) قلت سے متعلق ہے. (أنا النذیر) أنا: مبتدا النذیر : خبر. جملہ معطوف علیہ (فلا یغرر) فا عاطفہ لا یغرر : فعل نہی (کم) مفعول بہ (احدٌ) فاعل. جملہ معطوف. معطوف معطوف علیہ ملکر قول کا مقولہ ہے اور محلاً منصوب ہے.

تحقیق لغات :- نصحت : واحد متکلم ماضی. میں نے نصیحت کی. خیر خواہی کی. نصح (ف) نَصْحًا و نُصْحًا. نصیحت کرنا. خالص اور سچی دوستی کرنا. أقوام: مفرد ھا قوم. آدمیوں کا گروہ. قریبی رشتہ دار جو ایک دادا میں شریک ہوں. النذیر معنی میں مُنْذِر کے ہے جیسے بدیع معنی میں مُبْدِع کے ہے بمعنی ڈرانیوالا. خبردار کرنیوالا. أنذرہ بالأمر إنذارًا و نذیرًا: باخبر کرنا. اور انجام سے ڈرانا. ج نُذُر. لا یغرر : واحد مذکر غائب فعل نہی. وہ دھوکا نہ دے غرّ (ن) غرًّا و غِرّۃً و غرورا : دھوکا دینا. باطل کی رغبت دلانا. محاورہ میں بولا جاتا ہے ماغرّک بفلانٍ : تو نے اسکے خلاف کیسے جرأت کی.

[ترجمہ: میں] نے قوموں کو نصیحت کی اور ان سے کہا کہ میں ڈرانیوالا ہوں لہٰذا [تمہیں] کوئی دھوکہ نہ دے.

(١) لَا تَعْبُدُنَّ إِلٰهًا غَيْرَ خَالِقِكُمْ فَإِنْ دُعِيتُمْ فَقُولُوا دُونَهُ حَدَدٌ

(٢) سُبْحَانَ ذِي الْعَرْشِ لَا شَيْءٌ يُعَادِلُهُ رَبُّ الْبَرِيَّةِ فَرْدٌ وَاحِدٌ صَمَدٌ

(١) اعراب :- (لا تعبدن) فعل أنتم کی ضمیر اس میں فاعل. (إلھا) مفعول بہ موصوف (غیر خالقکم) مضاف مضاف الیہ ہوکر صفت. (فان دُعیتم) إنْ حرف شرط دُعیتم : فعل شرط (فقولوا) فا رحرف جزا. قولوا: فعل أنتم کی ضمیر اس میں فاعل (دونہ) مبتدا (حدد) خبر. جملہ محلا منصوب قول کا مقولہ ہے.

تحقیق لغات :- لا تعبدنّ : فعل نہی جمع مذکر حاضر بانون ثقیلہ. تم ہرگز عبادت نہ کرو. دون : بمعنی غیر. علاوہ. حددٌ : ممانعت. رکاوٹ. ترجمہ :- تم اپنے خالق کے علاوہ ہرگز کسی کی عبادت نہ کرو، لہٰذا اگر (غیر اللہ کی عبادت کی طرف) بلائے جاؤ تو کہدو کہ اس کے غیر کی ممانعت ہے. اعراب :- سبحان ذی العرش : یعنی أسبّح ذا العرش سبحانًا. (أسبح) فعل با فاعل (ذا العرش) مفعول بہ (سبحانا) مفعول مطلق. سبحان ذی العرش : میں سبحان کی اضافت مفعول بہ کی طرف ہے. (لا) نافیہ. (شیٔ) مبتداء (یعادلہ) خبر (رب البریۃ) مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا محذوف ھو کی خبر ہے (فرد) خبر ثانی (واحد) خبر ثالث (صمد) خبر رابع. تحقیق لغات :- سبحان : مصدر : پاکی بیان کرنا. سبح اللہ وللہ : اللہ کی پاکی بیان کرنا. یعادل : واحد مذکر غائب مضارع. عادل بین الشیئین معادلۃً : دو چیزوں کے درمیان برابری کرنا. البریۃ : مخلوق ج برایا. صمد : بے نیاز، ٹھوس. ہمیشہ رہنے والا، بلند شان والا. اللہ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے

ترجمہ :- میں عرش والے کی پاکی بیان کرتا ہوں، کوئی چیز اسکی برابری نہیں کرسکتی، وہ مخلوق کا خدا تنہا اکیلا اور بے نیاز ہے.

أنا النَّذيرُ فلا يغرُرْكم أحدٌ. لقَدْ نَصَحْتُ لِأقْوامٍ وقلتُ لهُمْ

لقد نصحت الخ. یعنی وَاللّٰہِ لقَدْ. لام مؤذنہ للقسم

اعراب :- (لقد نصحت) لام مؤذنہ للقسم. (نصحت) فعل أنا کی ضمیر اس میں فاعل. (لأقوام) جار مجرور نصحت سے متعلق جواب قسم ہے. (وقلت) واو حرف عطف. قلت: فعل أنا کی ضمیر اس میں فاعل (لهم) قلت سے متعلق ہے. (أنا النذير) أنا: مبتدا، النذير: خبر. جملہ معطوف علیہ (فلا يغرر) فاء عاطفہ لا يغرر: فعل نہی (كم) مفعول بہ (احدٌ) فاعل. جملہ معطوف. معطوف معطوف علیہ ملکر قول کا مقولہ ہے اور محلاً منصوب ہے.

تحقیق لغات :- نصحت : واحد متکلم ماضی. میں نے نصیحت کی. خیر خواہی کی. نصح (ف) نَصحًا ونُصحًا. نصیحت کرنا. خالص اور سچی دوستی کرنا. أقوام: مفرد ها قوم. آدمیوں کا گروہ. قریبی رشتہ دار جو ایک دادا میں شریک ہوں. النذیرُ معنی میں مُنذِر کے ہے جیسے بدیع معنی میں مُبدِع کے ہے بمعنی ڈرانیوالا. خبردار کرنیوالا. أنذرہ بالأمر إنذارًا ونذيرًا: باخبر کرنا. اور انجام سے ڈرانا. ج نُذُر. لا يغرر: واحد مذکر غائب فعل نہی. وہ دھوکا نہ دے غرّ (ن) غرًّا وغِرّۃ وغرورا: دھوکا دینا. باطل کی رغبت دلانا. محاورہ میں بولا جاتا ہے ماغرّك بفلانٍ: تونے اسکے خلاف کیسے جرأت کی.

ترجمہ :- میں نے قوموں کو نصیحت کی اور ان سے کہا کہ میں ڈرانیوالا ہوں لہذا تمھیں کوئی دھوکہ نہ دے.

(١) لاتعبُدُنّ إلهًا غيرَ خالِقِكم فإن دُعيتُمْ فقُولوا دُونَه حَدَدُ

(٢) سبحانَ ذی العرشِ لاشیءٌ يُعادِلُه ربُّ البَرِيّةِ فردٌ واحدٌ صمدٌ

(١) اعراب :- (لاتعبدن) فعل أنتم کی ضمیر اس میں فاعل. (إلها) مفعول بہ موصوف (غير خالقكم) مضاف مضاف الیہ ہوکر صفت. (فان دُعيتم) إنْ حرف شرط دُعيتم: فعل شرط (فقولوا) فاء حرف جزا. قولوا: فعل أنتم کی ضمیر اس میں فاعل (دونه) مبتدا (حدد) خبر جملہ محلا منصوب قول کا مقولہ ہے۔

تحقیق لغات :- لاتعبدنّ: فعل نہی جمع مذکر حاضر با نون ثقیلہ. تم ہرگز عبادت نہ کرو. دون: بمعنی غیر. علاوہ. حددٌ: ممانعت. رکاوٹ. ترجمہ :- تم اپنے خالق کے علاوہ ہرگز کسی کی عبادت نہ کرو، لہذا اگر (غیر اللہ کی عبادت کی طرف) بلائے جاؤ تو کہدو کہ اس کے غیر کی ممانعت ہے. اعراب :- سبحان ذی العرش: یعنی أسبّح ذا العرش سبحانًا. (أسبح) فعل با فاعل (ذا العرش) مفعول بہ (سبحانا) مفعول مطلق. سبحان ذی العرش: میں سبحان کی اضافت مفعول بہ کی طرف ہے. (لا) نافیہ. (شیء) مبتدا (يعادله) خبر (رب البرية) مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا محذوف هو کی خبر ہے (فرد) خبر ثانی (واحد) خبر ثالث (صمد) خبر رابع. تحقیق لغات :- سبحان: مصدر: پاکی بیان کرنا. سبّح اللّٰہ وللّٰہ: اللہ کی پاکی بیان کرنا. يعادل: واحد مذکر غائب مضارع. عادل بین الشیئین معادلةً: دو چیزوں کے درمیان برابری کرنا. البريّة: مخلوق ج برايا. صمد: بے نیاز، ٹھوس. ہمیشہ رہنے والا، بلند شان والا. اللہ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے

ترجمہ :- میں عرش والے کی پاکی بیان کرتا ہوں، کوئی چیز اسکی برابری نہیں کرسکتی، وہ مخلوق کا خدا تنہا اکیلا اور بے نیاز ہے۔

(۱) سُبحانَهٗ ثمّ سُبحانًا نعُوذُ بهٖ وقبلَنا سبَّحَ الجُودِیُّ والجَمَدُ

(۲) مسخّرٌ کلٌّ من تحتَ السماءِ لهٗ لاینبغی أن یناویَ مُلکَہٗ أحدٌ

---

(۱) اعـــراب ظاہر ہے

تحقیق لغات :- نعوذ : جمع متکلم مضارع. ہم پناہ ڈھونڈھتے ہیں. عاذ بہ (ن) عوذا وعیاذًا: پناہ ڈھونڈھنا. الجودی : وہ پہاڑ جس پر طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ٹھہری تھی. الجمد : ایک دوسرے پہاڑ کا نام. سبح الجودی : اسمیں تلمیح ہے قرآن کی اس آیت کی طرف : واستوت علی الجودی وقیل بُعدًا للقـوم الظـلمین.

ترجمہ :- ہم خوب خوب اسکی پاکی بیان کرتے ہیں اور اسکی پناہ ڈھونڈھتے ہیں، اور ہم سے پہلے جودی وجمد نے اسکی پاکی بیان کی.

(۲) اعراب : (مسخر) خبر مقدم (کل) مضاف (من) موصولہ (تحت السماء) مضاف مضاف الیہ ہوکر ظرف اور مستقرٌ محذوف سے متعلق ہوکر صلہ. موصول وصلہ ملکر مضاف الیہ. مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مؤخر (لہ) مسخرٌ سے متعلق ہے. (لاینبغی) فعل (أن) مصدریہ (یناوی) فعل (ملکہ) مضاف ومضاف الیہ ہوکر مفعول بہ. (أحد) فاعل. فعل وفاعل اور مفعول ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر لاینبغی کا فاعل.

تحقیق لغات :- مسخّر : صیغہ اسم مفعول. مطیع. فرمانبردار. یناوی : واحد مذکر غائب مضارع ازمفاعلۃ ناوی یناوی مناواۃ : مقابلہ کرنا. فخر کرنا. دشمنی کرنا.

ترجمہ :- جو بھی آسمان کے نیچے ہے اس کا فرمانبردار ہے، اسکی بادشاہت کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا.

لا شیءَ مِمّا تری تبقَی بشاشتُہٗ یبقَی الإلٰہُ ویُودِی المالُ والولَدُ

اعراب :- (لا) نفی جنس (شیء) اسم. ممّا تری : اصل میں مِن مَا تراہ ہے. (مِن) من : حرف جار. ما : بمعنی الذی اسم موصول (تری) صلہ. تری : فعل أنت کی ضمیر اس میں فاعل (ہ) ضمیر مفعول بہ ذو الحال جس کا مرجع ما ہے (تبقی) فعل. (بشاشتہ) مضاف مضاف الیہ ہوکر فاعل. جملہ حال ہے. (یبقی) فعل (الإلہ) فاعل. جملہ معطوف علیہ. (ویودی) واو حرف عطف (یودی) فعل (المال) معطوف علیہ (والولد) واو حرف عطف الولد : معطوف. معطوف معطوف علیہ ملکر یودی کا فاعل. جملہ معطوف.

تحقیق لغات :- تبقی : واحد مؤنث غائب مضارع : وہ باقی رہتی ہے. بقی (س) بقاءً: باقی رہنا. البشاشۃ : چہرہ کی رونق. تازگی. یُودی : واحد مذکر غائب مضارع ہلاک ہوتا ہے. أودی إیداءً : ہلاک ہونا. أودی بہ الموت : موت کا کسی کو لے جانا. المال : مال. دولت. اہل بادیہ کے نزدیک مال کا اطلاق مویشی پر ہوتا ہے. کہتے ہیں : خرج إلی مالہ. اپنی جائداد یا اونٹوں کی طرف گیا. الولد : بچہ. مذکر، مؤنث واحد، تثنیہ، جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے. ج أولاد وولدۃ.

ترجمہ :- جن چیزوں کو تم دیکھتے ہو ان میں سے کسی چیز کی رونق باقی نہیں رہے گی (صرف) خدا باقی رہے گا اور مال واولاد ہلاک ہوجائیں گے (کل شیء ھالک إلا وجہہ اور کل من علیہا فانٍ ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والإکرام سے یہ معنی ماخوذ ہے)

لم تغنِ عن هُرمزٍ یوماً خزائنُه   والخلدَ قد حاولتْ عادٌ فما خلدوا

جار مجرور لم تغن سے متعلق ہے

اعراب :- (لم تغن) فعل منفی مضارع (عن هرمز) جار مجرور لم تغن سے متعلق ہے۔ مرجع ھرمز ہے۔ مضاف و مضاف (یوماً) ظرف (خزائنه) خزائن: مضاف. ھاء: مضاف الیہ. مضاف الیہ ملکر لم تغن کا فاعل. (والخلد) مفعول مقدم (قد حاولت) فعل (عادٌ) فاعل (فما خلدوا) فا: عاطفہ ما: نافیہ خلدوا: فعل واو جمع اسمیں فاعل جملہ معطوف. والخلد قد حاولت الخ کا اعراب علی شریطۃ التفسیر بھی ہو سکتا تھا لیکن ہم نے طلبار کی سہولت کیلئے آسان اعراب اختیار کیا۔

تحقیق لغات :- لم تغن : واحد مؤنث غائب فعل مضارع مجزوم بلم : اس نے بے نیاز نہیں کیا. فائدہ نہیں پہونچایا. أغنى عنه إغناءً : بے نیاز بنانا۔ دور کرنا۔ نفع دینا. فائدہ پہونچانا. ھذا ما یغنی عنك شیئاً : یہ تجھے کوئی فائدہ نہیں دے گا. ھرمز: فارس کے ایک بادشاہ کا نام نوشیرواں عادل کا بیٹا اور خسرو پرویز کا باپ. الخلد: بضم خاء ہمیشگی. دوام. حاولت : از مفاعلۃ، صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی : اس نے کوشش کیا حاول محاولۃ : کوشش کرنا. کوشش کرکے دیکھنا. دھوکے سے لینے کی کوشش کرنا. ورغلانا. پھسلانا. عادٌ : ہود علیہ السلام کی قوم. فما خلدوا : از نصر، جمع مذکر غائب ماضی : وہ لوگ ہمیشہ نہیں رہے. خلد (ن) خلوداً : ہمیشہ رہنا۔

ترجمہ :- کسی دن ہرمز کو اس کے خزانے نے فائدہ نہیں پہونچایا اور قوم عاد نے ہمیشگی کی کوشش کی (مگر) وہ ہمیشہ نہیں رہے۔

حوضٌ ھنالك موردٌ بلا كذبٍ   لا بد مِنْ وِرْدِہٖ یوماً كما وَرَدُوْا

اعراب :- (حوض) خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی الموت حوض. (ھنالك) ظرف مکان (مورود) حوض کی صفت (بلا كذب) جار مجرور مورودٌ سے متعلق ہے.

(لابد) لا : نفی جنس بدّ : اسم (من وردہ) من : حرف جار ورد : مضاف (ہ) مضاف الیہ جس کا مرجع حوض ہے. (یوما) ظرف (کما) کاف تشبیہ مضاف ما : مصدریہ (وردوا) فعل ھم کی ضمیر اس میں فاعل. فعل و فاعل تاویل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ. مضاف مضاف الیہ ملکر مصدر محذوف کی صفت.

تقدیر عبارت : ورودًا مثلَ ورودھم. اور من وردہ یوما کما وردوا جار مجرور ہو کر لار نفی جنس کی خبر محذوف کائنٌ سے متعلق ہے۔

تحقیق لغات :- حوض : پانی جمع ہونے کی جگہ ج أحواض وحیاض وحیضان. ھنالك : اسم اشارہ بعید کے لئے. ھنالك اصل میں ھنا ہے جو اسم اشارہ قریب کیلئے ہے بمعنی یہاں کبھی اسمیں ھاء تنبیہ کا اضافہ کرکے کہتے ہیں ھٰھنا اور کبھی کاف خطاب لگا کر ھناك کہا جاتا ہے. پھر اسمیں لام بُعد کا اضافہ کرکے ھنالك کہا جاتا ہے بمعنی وہاں. مورود : موضع ورود کے معنی میں ہے - ورد (ض) ورودًا : اترنا. پانی کے گھاٹ پر اترنا. قرآن میں ہے فلمّا ورد ماء مدین۔

ترجمہ :- موت ایک حوض ہے بلا شبہہ وہاں اترنا ہے، چنانچہ کسی نہ کسی دن ہر شخص کو اسپر اترنا ہے جیسا کہ بہت سے لوگ اترے. یہ معنی ماخوذ ہے قرآن کی اس آیت سے : کلّ نفس ذائقۃ الموت۔

ولاسلیمان إذ دان الشعوب له　　والجن والإنس تجری بینهما البُرُد

اعراب :- (لا) نافیہ ۔ (سلیمان) فعل محذوف کا فاعل ذوالحال ۔ تقدیر عبارت : ما خلد سلیمان ۔ (إذ) ظرفیہ مضاف (دان) فعل (الشعوب) فاعل (له) دان سے متعلق ہے (والجن) واو حالیہ الجن : معطوف علیہ (والإنس) واو حرف عطف الإنس : معطوف ۔ معطوف معطوف علیہ ملکر مبتدا ۔ (تجری) فعل (بینهما) مضاف مضاف الیہ ہوکر ظرف اور تجری سے متعلق ہے ۔ (البرد) فاعل فعل و فاعل اور متعلق ملکر خبر جملہ حال ہے ۔

تحقیق لغات :- سلیمان : انبیاء بنی اسرائیل میں سے ایک جلیل القدر نبی ہیں ۔ داؤد علیہ السلام کے بیٹے تھے آپ کا دور حکومت ۹۷۰ سے ۹۳۵ قبل مسیح ہے ۔ دان : صیغہ واحد مذکر غائب ماضی ۔ وہ فرمانبردار ہوا ۔ دان (ض) دیناً فرمانبردار ہونا ۔ کسی کے سامنے اظہار عجز کرنا ۔ الشعوب : مفردھا شعب ۔ بڑا قبیلہ ۔ لوگوں کی جماعت دراڑ، شگاف ۔ الجن : جن ۔ پری ۔ دیو ۔ ایک مخلوق جسکی تخلیق آگ سے ہوئی ہے اور آنکھوں سے اوجھل رہتی ہے ۔ الإنس : آدمی ۔ واحد إنسیٌّ وأنَسِیٌّ ج أناس وأناسی ۔ البُرُد : بضم باء و راء مفردھا برید بمعنی ڈاک، قاصد، ایلچی

ترجمہ : اور سلیمان علیہ السلام ہمیشہ نہیں رہے، جبکہ تمام قومیں اور جن و انسان ان کے مطیع و فرمانبردار ہوگئے اس حال میں کہ جن و انس کے درمیان نامہ و پیام چلتے تھے (یعنی ان کے مابین مواصلات اور تعلقات قائم تھے باوجود اس کے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ہمیشگی نصیب نہ ہوسکی)

أین الملوك التی كانت نوافلها　　من كل أوب إلیها وافد یفد

اعراب :- (أین) خبر مقدم (الملوك) موصوف (التی) اسم موصول (كانت) تامہ فعل (نوافلها) نوافل : مضاف ھا مضاف الیہ جس کا مرجع الملوک ہے ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل ۔ فعل و فاعل ملکر صلہ ۔ موصول و صلہ ملکر الملوک کی صفت اول ۔ (من) حرف جار (كل أوب) مضاف و مضاف الیہ ہوکر مجرور ۔ جار مجرور آنیوالے یفد سے متعلق ۔ (إلیها) جار مجرور یفد سے متعلق ۔ (وافد) موصوف (یفد) فعل ھو کی ضمیر اس میں فاعل فعل اپنے فاعل اور متعلقات سے ملکر وافد کی صفت ۔ موصوف و صفت ملکر الملوك کی صفت ثانی ۔ الملوك اپنی دونوں صفت سے ملکر مبتدا مؤخر ۔ (من كل أوب إلیها وافد یفد) کا اعراب مبتدا، خبر کا بھی ہوسکتا ہے لیکن میں نے موصوف و صفت کا اعراب اختیار کیا ہے ۔

تحقیق لغات :- الملوك : مفردھا ملِكٌ بمعنی بادشاہ النوافل : مفردھا نافلة بمعنی بخشش ۔ غنیمت ۔ فرض سے زائد چیز ۔ أوب : جہت ۔ راستہ کہا جاتا ہے جاؤا من كل أوب : وہ لوگ ہر سمت اور ہر جہت سے آئے ۔ وافد : صیغہ اسم فاعل آنے والا ۔ قاصد ۔ آدمیوں کی جماعت جو مشترکہ کام کے لئے بھیجی جائے ج وفد، وفود، وفاد ۔ یفد : واحد مذکر غائب، مضارع وفد (ض) وفداً وفوداً و وفادة : وفد بنکر آنا ۔ قاصد بنکر آنا ۔

ترجمہ :- کہاں ہیں وہ بادشاہ جن کی بخششیں ہوتی تھیں اور ہر طرف سے ان کے پاس وفد آتے رہتے تھے (یعنی دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ ، جاہ و سطوت کے مالک ان کو بھی گردش زمانہ نے اچک لیا ع زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے)

يُروی أنّ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه حجّ آخر عمرہ فلمّا کان بضُجنان قال لا إلٰهَ إلّا اللہ العلیّ العظیم المعطی من شاء ماشاء کنت بهذا الوادی فی مدرعة صوف أرعی إبل الخطاب، وکان فظّاغلیظًا یتعبنی إذا عملت، ویضربنی إذا قصرت وقد أمسیت اللیـلة لیسَ بیـنی وبین اللہ أحدٌ، ثم أنشد : لا شئ مما تری تبقی بشاشتہ، ویبقی الإله ویودی المال والولد الخ۔

وقال آخر

أری رجالًا بأدنی الدّین قد قنعوا ولا أراهم رضوا فی العیش بالدون

اعراب :- (أری) فعل أنا کی ضمیر اسمیں فاعل (رجالًا) مفعول بہ موصوف (بأدنی الدین) با رحرف جار أدنی : مضاف۔ الدین : مضاف الیہ۔ مضاف ومضاف الیہ ملکر مجرور۔ جار مجرور قد قنعوا سے متعلق (قد قنعوا) فعل ھم کی ضمیر اس میں فاعل۔ فعل وفاعل ملکر صفت۔ جملہ معطوف علیہ۔ (ولا أراھم) واو حرف عطف (لا أرا) فعل أنا کی ضمیر اسمیں فاعل ھم ضمیر مفعول بہ جس کا مرجع رجالًا ہے (رضوا) فعل با فاعل (فی العیش) اور (بالدون) رضوا سے متعلق۔

تحقیق لغات :- قنعوا : جمع مذکر غائب ماضی۔ قنع (س) قنعًا وقناعة : جو کچھ حصہ میں آئے اسپر صبر کرنا۔ دون : معمولی خسیس چیز۔

ترجمہ :- میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ دین کے معمولی حصہ پر مطمئن ہوگئے اور دیکھتا ہوں کہ دنیاوی زندگی میں تھوڑی چیز پر راضی نہیں ہیں۔

فَاسْتَغْنِ بالدّینِ عن دنیا الملوک کما إسْتَغْنَی الملوکُ بدنیاھُم عن الدّینِ

اعراب :- إستغن : فعل امر أنت کی ضمیر اسمیں فاعل، (بالدین) إستغن کا متعلق اول اور (عن دنیا الملوك) متعلق ثانی۔ (کما استغنی) کاف تشلیہ مضاف ما : مصدریہ استغنی : فعل (الملوك) فاعل۔ (بدنیاھم) با رحرف جار۔ دنیا : مضاف۔ ھم : مضاف الیہ۔ مرجع الملوك ہے۔ مضاف ومضاف الیہ مجرور إستغنی کا متعلق اول (عن الدین) متعلق ثانی۔ فعل وفاعل اور متعلقات ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر صفت مصدر محذوف کی۔ تقدیر عبارت : فاستغن بالدین عن دنیا الملوك إستغناءً مثل إستغناء الملوك۔

تحقیق لغات :- إستغن : واحد مذکر بحث امر۔ تو بے نیاز ہوجا۔ إستغنی إستغناءً بے نیاز ہونا۔ إستغنی عنه به : اکتفا کرنا۔ إستغنی اللہ : خدا سے دعا کرنا کہ بے نیاز کردے۔ الدین : دین کا لفظ قرآن میں چار معنوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔

(۱) مذہب وشریعت کے معنی کے لئے مثلا أفغیر دین اللہ یبغون۔ ۸۳۔ آل عمران

(۲) قانون ملکی کیلئے مثلا : ماکان لیأخذ أخاہ فی دین الملك ۷۶۔ یوسف

(۳) اطاعت کے معنی کیلئے مثلا : ولہ ما فی السموٰت والارض ولہ الدین واصبا ۵۲۔ نحل

(۴) جزا کے معنی کیلئے مثلا : إنّما توعدون لصادق وانّ الدین لواقع ۶۔ ذاریات

ترجمہ :- تو بادشاہوں کی دنیا سے بے نیاز ہوکر دین پر اکتفا کرلے، جیسا کہ بادشاہوں نے دین سے بے نیاز ہوکر اپنی دنیا پر اکتفا کرلیا ہے۔

يُروى أنّ عمر بن الخطاب رضى الله عنه حجّ آخر عمرہٖ فلمّا كان

بضُجنان قال لا إلٰهَ إلّا الله العليّ العظيم المعطى من شاء ما شاء كنت

بهذا الوادى فى مدرعة صوف أرعى إبل الخطاب، وكان فظّاً غليظاً

يتعبني إذا عملت، ويضربني إذا قصرت وقد أمسيت الليلة

ليس بيني وبين الله أحد" ثم أنشد : لا شئ مما ترى تبقى بشاشته

ويبقى الإله ويودى السال والولد الخ۔

وقال آخر

أرى رجالاً بأدنى الدّين قد قنعوا   ولا أراهم رضوا فى العيش بالدون

اعراب :- (أرى) فعل أنا کی ضمیر اسمیں فاعل (رجالاً) مفعول بہ موصوف (بأدنى الدين) با رحرف جار أدنى : مضاف۔ الدين : مضاف اليہ مضاف ومضاف اليہ ملکر مجرور۔ جار مجرور قد قنعوا سے متعلق (قد قنعوا) فعل هم کی ضمیر اس میں فاعل۔ فعل وفاعل ملکر صفت۔ جملہ معطوف علیہ۔ (ولا أراهم) واو حرف عطف (لا أرا) فعل أنا کی ضمیر اسمیں فاعل هم ضمیر مفعول بہ جس کا مرجع رجالاً ہے (رضوا) فعل با فاعل (فى العيش) اور (بالدون) رضوا سے متعلق۔

تحقیق لغات :- قنعوا : جمع مذکر غائب ماضی۔ قنع (س) قنعاً وقناعة : جو کچھ حصہ میں آئے اسپر صبر کرنا۔ دون : معمولی خسیس چیز۔

ترجمہ :- میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ دین کے معمولی حصہ پر مطمئن ہو گئے اور دیکھتا ہوں کہ دنیاوی زندگی میں تھوڑی چیز پر راضی نہیں ہیں۔

فَاسْتَغْنِ بالدّينِ عن دنيا الملوك كما   إسْتَغْنَى الملوكُ بدنياهُم عن الدّينِ

اعراب :- إستغن : فعل امر أنت کی ضمیر اسمیں فاعل، (بالدين) إستغن کا متعلق اول اور (عن دنيا الملوك) متعلق ثانی۔ (كما استغنى) کاف تشبیہ مضاف ما : مصدریہ استغنى : فعل (الملوك) فاعل۔ (بدنياهم) با رحرف جار۔ دنيا : مضاف۔ هم : مضاف اليہ۔ مرجع الملوك ہے۔ مضاف ومضاف اليہ مجرور إستغنى کا متعلق اول (عن الدين) متعلق ثانی۔ فعل وفاعل اور متعلقات ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف اليہ۔ مضاف ومضاف اليہ ملکر صفت مصدر محذوف کی۔ تقدیر عبارت : فاستغن بالدين عن دنيا الملوك إستغناءً مثل إستغناء الملوك۔

تحقیق لغات :- إستغن : واحد مذکر بحث امر۔ تو بے نیاز ہوجا۔ إستغنى إستغناءً بے نیاز ہونا۔ إستغنى عنه به : اکتفا کرنا۔ إستغنى الله : خدا سے دعا کرنا کہ بے نیاز کردے۔ الدين : دین کا لفظ قرآن میں چار معنوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔

(۱) مذہب وشریعت کے معنی کے لئے مثلاً أفغير دين الله يبغون۔ ۸۳۔ آل عمران

(۲) قانون ملکی کیلئے مثلاً : ماكان ليأخذ أخاه فى دين الملك۔ ۷۶۔ یوسف

(۳) اطاعت کے معنی کیلئے مثلاً : وله ما فى السموٰت والارض وله الدين واصبا ۵۲۔ نحل

(۴) جزا کے معنی کیلئے مثلاً : إنّما توعدون لصادق وانّ الدين لواقع۔ ۶۔ ذاریات

ترجمہ :- تو بادشاہوں کی دنیا سے بے نیاز ہوکر دین پر اکتفا کرلے، جیسا کہ بادشاہوں نے دین سے بے نیاز ہوکر اپنی دنیا پر اکتفا کرلیا ہے۔

عَجِبْتُ لِمُبْتَاعِ الضَّلَالَةِ بِالْهُدٰى وَمَنْ يَشْتَرِي دُنْيَاهُ بِالدِّيْنِ أَعْجَبُ

اعراب :- پہلے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے۔ (ومن یشتری) واو عاطفہ من : موصول یشتری : فعل۔ ھو کی ضمیر مستتر فاعل (دنیاہ) دنیا : مضاف۔ ھاء : مضاف الیہ۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول بہ (بالدین) یشتری سے متعلق فعل و فاعل و مفعول اور متعلق ملکر صلہ۔ موصول و صلہ ملکر مبتدا، (أعجب) خبر

تحقیق لغات :- عَجِبْتُ : واحد متکلم ماضی از سمع : میں نے تعجب کیا۔ عجب عجباً من الأمر وله : تعجب کرنا ـــ إليه : پسند کرنا۔ المبتاع : صیغہ اسم فاعل خریدنے والا۔ إبتاع الشیٔ إبتاعاً : خریدنا۔ الضلالة : گمراہی۔ باطل۔ ہلاکت۔ الهدى : کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے : (۱) قلبی نور و بصیرت کیلئے مثلاً : والّذین اهتدوا زادهم هدى ۱۷۔ محمد۔ (۲) دلیل و حجت اور نشان راہ کے لئے مثلاً : أو أجد على النار هدى ۱۰۔ طٰہٰ۔ (۳) سیدھا اور صاف راستہ مثلاً : إنّك لعلى هدى مستقيم ۶۸۔ حج (۴) فعل ہدایت مثلاً : ليس عليك هداهم ولكنّ الله يهدي من يشاء ۔ أعجبُ : صیغہ اسم تفضیل : زیادہ تعجب خیز ہے، بہت حیرت انگیز

ترجمہ : ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنے والے پر مجھے تعجب ہے۔ اور جو اپنا دین دیکر دنیا خریدتا ہے وہ اور زیادہ تعجب خیز ہے (یعنی ہدایت چھوڑ کر ضلالت اختیار کرنا، اور دین پر دنیا کو ترجیح دینا ایک تعجب خیز بات ہے۔

ع برین عقل و دانش بباید گریست)

وأَعْجَبُ مِنْ هٰذَيْنِ مَنْ بَاعَ دِيْنَهُ بِدُنْيَا سِوَاهُ فَهُوَ مِنْ ذَيْنِ أَعْجَبُ

اعراب :- (أعجب) اسم تفضیل (من هذين) جار مجرور ہوکر أعجبُ سے متعلق أعجب اپنے متعلق سے ملکر خبر مقدم (من باع دينه) من : موصولہ۔ باع : فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل۔ مرجع مَن ہے۔ دینه : مضاف و مضاف الیہ ہوکر مفعول بہ (بدنیا) باء حرف جار۔ دنیا : مضاف (سواہ) سوا : مضاف الیہ مضاف ھاء : مضاف الیہ۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مجرور۔ جار مجرور باعَ سے متعلق باعَ اپنے فاعل و مفعول اور متعلق سے ملکر صلہ۔ موصول و صلہ ملکر مبتدا، مؤخر (فهو) فاء استینافیہ۔ ھوَ : مبتدا، مرجع مَن ہے۔ (من ذين) جار و مجرور آنیوالے أعجب سے متعلق۔ (أعجب) صیغہ اسم تفضیل اپنے متعلق سے ملکر خبر۔ یہ جملہ أعجب من هذين کی محض تاکید ہے۔

تحقیق لغات :- من هذين : ان دونوں سے یعنی ہدایت کے بدلے گمراہی اور دین کے بدلے دنیا خریدنے والے سے۔ باع : واحد مذکر ماضی از ضرب۔ بیچا۔ باعَ (ض) بيعاً ومبيعاً ـــ فلاناً كتاباً أو من فلان كتاباً : بیچنا۔ خریدنا۔

ترجمہ :- اور ان دونوں سے زیادہ تعجب خیز وہ شخص ہے جو اپنے سوا کسی دوسرے کی دنیا کے بدلے اپنا دین بیچے، لہٰذا وہ ان دونوں سے بھی زیادہ تعجب خیز ہے (یعنی جو شخص دوسرے کی دنیا بنانے کے لئے اپنا دین بگاڑے وہ یقیناً ان دونوں سے زیادہ قابل حیرت و حسرت ہے۔

قال محمود الورّاق

تَعصِیْ الإِلٰہَ وأنت تُظہِرُ حُبَّہٗ ۔۔۔ ھذا مُحالٌ فی القیاس بَدیعٗ

اعراب :۔ (تعصی) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال. (الإلٰہ) مفعول بہ (وأنت تظہر حبہ) واوحالیہ. أنت : مبتدا، تظہر حبہ : خبر. جملہ حال ہے. (ھذا محال) ھذا : مبتدا، محال : خبر اول. (فی القیاس) بدیعٌ سے متعلق. (بدیع) خبر ثانی.

تحقیق لغات :۔ تعصی : واحد مذکر حاضر مضارع : تم نافرمانی کرتے ہو از ضرب عصی (ض) عصیاً ومعصیۃً : نافرمانی کرنا۔ مخالفت کرنا۔ دشمنی کرنا۔ الإلٰہ: معبود۔ وہ ذات جو نفع وضرر پر قادر ہو۔ وہ ذات جس کی کنہ اور ماہیت میں عقل انسانی متحیر اور اسکے ادراک سے قاصر ہے ج آلہۃ ۔ الحبّ: محبت۔ اُنس۔ دوستی۔ رغبت۔ خواہش۔ حبّ (ض) حُبّاً۔ الشیٔ: محبت کرنا۔ رغبت کرنا۔ محالٌ : بضم میم۔ غیر ممکن۔ انہونی بات۔ مشکل۔ دشوار۔ القیاس : اندازہ۔ میزان عقل۔ اصطلاح منطق میں وہ قول جو دو جملوں سے مرکب ہو اور اس سے کچھ نتیجہ نکلے۔ بولا جاتا ہے : ھذا اقیاس ذاك : یہ اسکے مشابہ ہے۔ بدیع : نادر اور انوکھی چیز۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ایک اسم کہا جاتا ہے : اللہ بدیع السموات والأرض: یعنی اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کا موجد ہے۔ علم البدیع : وہ علم جس سے کلام کی لفظی ومعنوی خوبیاں معلوم ہوں

ترجمہ :۔ تم خدا کی نافرمانی کرتے ہو اور اس سے محبت کا اظہار بھی، یہ عقلاً محال اور ایک انوکھی چیز ہے۔ (یہ محال ہے کہ اللہ سے محبت بھی ہو اور اس کی نافرمانی بھی)

لوکان حُبُّكَ صادقاً لأطعتَہٗ ۔۔۔ إنّ المُحِبَّ لِمَن یُحِبُّ یُطیعُ

اعراب :۔ (لوکان حبك) لو: حرف شرط. کان : فعل ناقص. (حبك) مضاف ومضاف الیہ ہو کر اسم. (صادقا) خبر. (لأطعتہ) لام جزائیہ. أطعت : فعل. أنت کی ضمیر اسمیں فاعل. ھاء : مفعول بہ. مرجع الإلٰہ ہے. فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جزاء. (إن المحب) إنّ : حرف تاکید. ألمحب: إنّ کا اسم (لمن یحب) لام حرف جار من : موصولہ. یحبّ : صفت. موصوف وصفت ملکر مجرور. جار مجرور آنے والے یطیع سے متعلق. (یطیع) فعل ھو کی ضمیر اسمیں فاعل. مرجع المحب ہے. فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر إنّ کی خبر.

تحقیق لغات :۔ أطعت : واحد مذکر حاضر ماضی : تونے فرمانبرداری کی۔ بات مانی : تابعداری کی۔ أطاعہٗ إطاعۃً : فرمانبرداری کرنا۔ حکم ماننا۔ (المحِبّ) بکسر حاء : عاشق۔ فریفتہ۔ دلدادہ۔ دوست۔ آشنا۔ محبٌّ لذاتہ : خودغرض۔ خود رائے۔ حُبٌّ : عشق۔ محبت۔ چاہت۔ خواہش۔ جذبہ۔ یحبُّ : واحد مذکر غائب مضارع : محبت کرتا ہے۔ پسند کرتا ہے۔ چاہتا ہے۔ أحبّہ : محبت کرنا۔ چاہنا۔ فریفتہ ہونا۔

ترجمہ :۔ اگر تیری محبت سچی ہوتی تو واقعی تو اسکی فرمانبرداری کرتا، بیشک عاشق جس سے محبت کرتا ہے اس کی فرمانبرداری کرتا ہے (اظہار محبت ایک دعویٰ ہے، فرمانبرداری اور وفاشعاری اس کی دلیل، اور دعوی بلا دلیل غلط)

وقال أيضاً

یا ناظِراً یَرْنُو بعَینَی راقِدٍ　　ومشاهِداً للأمرِ غیرَ مشاهِد

اعراب :- (یاناظرا) یا: حرف ندا، ناظراً: منادی غیر معین موصوف. (یرنو) فعل، ھو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع ناظرا ہے. (بعینی راقد) با: حرف جار، عینی: مضاف، راقد: مضاف الیہ. مضاف ومضاف الیہ ملکر مجرور. جار مجرور یرنو سے متعلق. یرنو اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر صفت. موصوف وصفت ملکر منادی. مشاھداً: منصوب بحذف ندا، (غیر مشاھد) مضاف ومضاف الیہ ہوکر حال مشاھداً کی ضمیر سے. حال وذوالحال ملکر منادی.

تحقیق لغات :- یرنو: صیغہ واحد مذکر غائب مضارع، وہ ٹکٹکی باندھکر دیکھتا ہے. رنی (ن) رُنوّا ورنی إلیہ: کسی کیطرف ٹکٹکی لگاکر دیکھنا. توجہ سے دیکھنا. رنی الرجل: دل کی خواہش کے غلبہ کیساتھ کھیل کود میں لگنا. بعینی: اصل میں بعینین ہے اضافت کیوجہ سے نون تثنیہ گر گیا. راقد: اسم فاعل بمعنی سونیوالا از نصر رقد (ن) رقودا ورُقادا: سونا. رقد السوق: بازار کا سرد پڑنا. مشاھد: اسم فاعل دیکھنے والا. مشاہدہ کرنیوالا. شاھدہ مشاھدۃ: معائنہ کرنا. مشاہدہ کرنا. ملاحظہ کرنا.

ترجمہ :- اے ٹکٹکی باندھکر دیکھنے والے، سونیوالوں کی آنکھوں سے اور اے امور کا مشاہدہ کرنیوالے حالانکہ مشاہدہ کرنیوالا نہیں ہے (جس طرح بعض سونیوالے کی آنکھ کھلی رہتی ہے، حالانکہ وہ دیکھتا نہیں اسیطرح تو بھی ہے کہ دیکھتا ہے مگر تیرے اندر حقیقت تک رسائی اور عبرت پذیری کی صلاحیت نہیں ہے.

مَنّیت نَفْسَكَ ضِلّةً وأبحْتَها　　طُرُقَ الرَّجاء وهُنّ غیرُ قَواصِدِ

اعراب :- (منیت) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل. (نفسك) مضاف ومضاف الیہ ہوکر مفعول اول. ضلّۃ: مفعول ثانی. فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے ملکر معطوف علیہ (وأبحتها) واو حرف عطف. أبحت: فعل بافاعل. ھا: مفعول اول مرجع النفس ہے (طرق الرجاء) طرق: مضاف. الرجاء: مضاف الیہ. مضاف ومضاف الیہ ملکر مفعول ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے ملکر معطوف (وھن غیر قواصد) واو حالیہ. ھنّ: مبتدا. غیر: مضاف. قواصد: مضاف الیہ. مضاف ومضاف الیہ ملکر خبر، یہ جملہ حال ہے طرق الرجاء کا.

تحقیق لغات :- منّیت: واحد مذکر حاضر ماضی: تم نے آرزو دلایا. منّی تمنیۃً- الرجلُ الشیئَ بالشیئ آرزو دلانا. رغبت دلانا. ضِلّۃ: بکسر ضاد: گمراہی ج ضلالات. أبحتها: أبحت: واحد مذکر حاضر ماضی: تم نے مباح کردیا. أباح إباحۃً- الشیئ: کسی چیز کو جائز ٹھہرانا. مباح کرنا. ماخذ اشتقاق (ب- و- ح) ہے- طرق: مفردھا طریق بمعنی راستہ. الرجاء: امید- آرزو- تمنا. قواصد: مفردھا قاصدۃ: بمعنی معتدل- میانہ- طریق قاصدۃ: سیدھا راستہ، حق تک پہونچنے والا راستہ، بولا جاتا ہے إنّہ علی قصد وہ ہدایت پر ہے.

ترجمہ :- تم نے اپنے نفس کو گمراہی کا آرزومند بنادیا، اور امید کے راستوں کو تم نے مباح کردیا حالانکہ وہ سیدھے نہیں ہیں.

تَصِلُ الذُّنُوبَ إِلى الذُّنُوبِ تَرتَجِي ۔ دَرَكَ الجِنانِ بِهَا وَفَوْزَ العابِدِ

اعراب :- تصل :- فعل۔ أنت کی ضمیر مستتر فاعل (الذنوب) ذوالحال (إلی الذنوب) إلی: حرف جار۔ الذنوب: مجرور۔ جار مجرور متعلق حال محذوف سے، اور یہ حال کی جگہ میں ہے۔ تقدیر عبارت: تصل الذنوب مضمومةً إلی الذنوب۔ حال وذوالحال ملکر تصل کا مفعول بہ۔ فعل وفاعل اور مفعول ملکر معطوف علیہ۔ (وترتجی) واو حرف عطف۔ ترتجی: فعل۔ أنت کی ضمیر مستتر فاعل۔ (درك الجنان) مفعول بہ (بہا) ترتجی سے متعلق۔ جملہ معطوف علیہ۔ (وفوز العابد) واو حرف عطف۔ فوز العابد: مضاف ومضاف الیہ ہوکر معطوف۔

تحقیق لغات :- تصل: واحد مذکر حاضر مضارع: تم ملاتے ہو۔ جوڑتے ہو۔ وصل (ض) وصلاً وصِلةً ووُصلةً ـــ الشیئَ بالشیئِ: جوڑنا۔ ملانا۔ وصلهٗ بألف دینار: کسی کو ہزار دینار دینا۔ ترتجی: واحد مذکر حاضر مضارع: تم امید رکھتے ہو۔ إرتجی إرتجاءً ـــ الشیئَ: امید کرنا۔ إرتجی فلانًا: کسی سے امید لگانا۔ مادۂ اشتقاق (ر۔ج۔و) درك: مصدر۔ پانا۔ حاصل ہونا۔ چیز کی انتہائی گہرائی۔ کہا جاتا ہے: بلغ الغوّاصُ دركَ البحرِ: غوطہ زن سمندر کی گہرائی میں پہنچا۔ الجنان: بکسر جیم مفردها الجنّة: بہشت۔ ہرا بھرا باغ۔ فوز: کامیابی وکامرانی۔ فاز (ن) فوزًا ـــ بالأمرِ: کامیاب ہونا ـــ من المکروہ: نجات پانا۔

ترجمہ :- تم گناہ پر گناہ کئے جاتے ہو، اور ان گناہوں کی بدولت جنت اور عبادت گذار کی کامیابی کی امید رکھتے ہو (یہ خود فریبی بھی عجیب ہے)

وَنَسِيتَ أَنَّ اللهَ أَخرَجَ آدَمًا ۔ مِنْهَا إِلَى الدُّنيا بِذَنبٍ وَاحِدِ

اعراب :- (نسیت) فعل با فاعل۔ (إن الله) أنّ حرف تاکید الله: أنّ کا اسم (أخرج آدمًا) أخرج: فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل۔ مرجع الله ہے۔ آدمًا: مفعول بہ (منها) من: حرف جار۔ ھا: ضمیر مجرور مرجع الجنان ہے۔ جار مجرور أخرج کا متعلق اول۔ (إلی الدنیا) متعلق ثانی۔ (بذنب واحد) با: حرف جار ذنب: موصوف۔ واحد: صفت۔ موصوف صفت ملکر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثالث أخرج اپنے فاعل ومفعول اور متعلقات سے ملکر أنّ کی خبر۔ اور پورا جملہ نسیت کا مفعول بہ۔

تحقیق لغات :- نسیت: واحد مذکر حاضر ماضی: تو بھول گیا۔ نسِی (س) نسیانًا: بھولنا۔ آدم: سیدنا ابو البشر علیہ السلام۔ سلسلہ انبیاء کی پہلی کڑی۔ ابن عباس رض نے آدم کی کنیت ابو محمد بیان کی ہے۔ لفظ آدم عربی ہے۔ لیکن اس کے مادہ اشتقاق میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ أدیم سے مشتق ہے، کیونکہ وہ أدیم أرض یعنی صفحۂ زمین سے پیدا کئے گئے۔ ابن عباس رض کہتے ہیں کہ آدم کا اشتقاق أُدْمَةٌ سے ہے جس کے معنی گندم گوں ہونے کے ہیں۔ اور بعض کا خیال ہے کہ آدم ع أدَمَةٌ سے مشتق ہے جس کے معنی موافقت اور شرکت کے ہیں چونکہ ان کا خمیر پانی اور مٹی سے ملاکر کیا گیا اس لئے ان کا نام آدم ہوا۔ آدم: أفعَلُ کے وزن پر ہے۔ علمیت اور وزن فعل کی بنا پر غیر منصرف ہے۔

ترجمہ :- اور تم بھول گئے کہ ایک گناہ کے سبب اللہ نے آدم ع کو جنت سے نکال کر دنیا میں بھیج دیا۔

وقال آخر

بِقَدْرِ الكَدِّ تُكْتَسَبُ المَعَالِي　　وَمَنْ طَلَبَ العُلٰى سَهِرَ اللَّيَالِي

اعراب :- (بقدر الکدّ) جار مجرور تکتسب سے متعلق۔ (تکتسب) فعل مجہول (المعالی) نائب فاعل۔ جملہ معطوف علیہ۔ (ومن طلب) واو حرف عطف من : شرطیہ مبتدا، طلب : فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل۔ مرجع مَنْ ہے۔ (العلی) مفعول بہ۔ فعل و فاعل اور مفعول ملکر فعل شرط۔ (سهر اللیالی) فعل جزا، فعل شرط و فعل جزا ملکر خبر۔

تحقیق لغات :- القَدْر : بسکون دال بمعنی مقدار۔ اندازہ۔ بزرگی۔ درجہ۔ حیثیت۔ قسمت۔ طاقت۔ مشابہ و مساوی۔ بولتے ہیں : ھذا قدر ذاك۔ یہ اسکے مساوی ہے۔ الکدّ : مصدر کوشش۔ محنت۔ محاورہ ہے : لیس ھذا امر کدّك ولا امر کدّ أبیك۔ یہ تمہاری اور تمہارے باپ کی کوشش سے حاصل نہیں ہوئی۔

تُكْتَسَبُ : واحد مؤنث غائب مضارع مجہول۔ حاصل کی جاتی ہے۔ إكتسب إكتساباً : کمانا۔ حاصل کرنا ــــ الشئ کسی چیز کو جمع کرنا ــــ الاثم : بار گناہ اٹھانا۔ المعالی : مفردھا مَعْلاة : شرافت۔ بلندی۔ العلی : بزرگی۔ سربلندی۔ سهر : واحد مذکر غائب ماضی : رات بھر جاگا۔ سهر (س) سهراً : رات بھر جاگتے رہنا۔ (صفت) ساھر و سهران۔ لیلة ساھرة : رت جگے کی رات۔

ترجمہ :- محنت و مشقت کے اندازے سے بزرگیاں حاصل کیجاتی ہیں۔ اور جو بزرگی کا طالب ہوتا ہے وہ راتوں رات جاگتا ہے۔ (یعنی سخت کوشی، جانفشانی، نیند کی لذت، اور عیش و عشرت کی قربانی ہی کامرانی کی ضمانت ہے، اور اس سے ہٹکر چھوٹی آرزوؤں کا ایک طویل سلسلہ ہے، جسکے دام فریب میں الجھکر کتنی انسانی صلاحیتوں نے دم توڑ دیا)

يَغُوصُ البحرَ مَنْ طَلَبَ اللآلی　　وَيَحْظٰى بالسِّيادةِ والنَّوالِ

اعراب :- (یغوص) فعل (البحر) مفعول بہ (من طلب اللآلی) من : اسم موصول طلب : فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل۔ مرجع مَنْ ہے۔ (اللآلی) مفعول بہ جملہ صلہ ہے۔ موصول و صلہ ملکر جملہ معطوف علیہ (ویحظی) واو حرف عطف : یحظی : فعل۔ ھو کی ضمیر مستتر فاعل۔ مرجع مَنْ ہے۔ (بالسیادة) با حرف جار السیادة : معطوف علیہ۔ (والنوال) واو حرف عطف۔ النوال : معطوف معطوف و معطوف علیہ ملکر مجرور، جار مجرور یحظی سے متعلق۔ یحظی اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر معطوف۔

تحقیق لغات :- يغوص : واحد مذکر غائب مضارع : وہ غوطہ لگاتا ہے۔ غاص (ن) غوصاً و غیاصاً و غیاصةً ــــ فی الماء : پانی میں غوطہ لگانا۔ غاص علی الشئ : اچانک آجانا ــــ علی المعانی : معانی کی تہ کو پہونچنا۔ اللآلی : مفردھا لؤلؤ : موتی۔ آبدار بڑا موتی۔ قلیل و کثیر دونوں کیلئے آتا ہے۔ يحظى : واحد مذکر غائب مضارع وہ حاصل کرتا ہے۔ حظی (س) حُظْوةً و حِظْوةً و حِظَةً ــــ بالشئ : حاصل کرنا پانا۔ حصہ پانا۔ بہرہ مند ہونا۔ السيادة : بزرگی۔ سرداری۔ ساد (ن) سیادةً و سُؤْدَداً : شریف ہونا۔ بزرگ ہونا۔ سردار ہونا۔ النَّوال : بفتح نون بخشش۔ حصہ تحفہ۔ طریقہ۔ لائق۔ مناسب۔

ترجمہ :- جو موتیوں کا متلاشی ہو وہ سمندر میں غوطہ لگاتا ہے، پھر کہیں سرداری اور بخشش سے بہرہ مند ہوتا ہے۔

(۱) ومَنْ طَلَبَ العُلیٰ مِنْ غَیرِ کَدٍّ　　أضَاعَ العمرَ فی طَلَبِ المحالِ

وقال آخر

(۲) إنی رَأیتُ وفی الأیامِ تجربةٌ　　للصبر عاقبةٌ محمودةُ الأثرِ

اعراب (۱) (من طلب العلی) من: شرطیہ مبتدا، طلب العلی: فعل شرط۔ (من غیر کد) جار مجرور طلب سے متعلق۔ (أضاع العمر) فعل جزاء۔ فعل شرط و فعل جزاء ملکر خبر۔ (فی طلب المحال) جار مجرور أضاع فعل سے متعلق۔

تحقیق لغات:- المحال: غیر ممکن۔ باطل۔ انہونی بات۔ مشکل۔ دشوار۔

ترجمہ: اور جو بلا کد و کاوش بلندی کو چاہتا ہے وہ محال چیز کی طلب میں اپنی زندگی رائگاں کرتا ہے۔

اعراب (۲) (إنی رأیت) إنّ: حرف تاکید۔ یاء ضمیر متکلم اسم (رأیت) فعل أنا کی ضمیر مستتر ذوالحال۔ (وفی الأیام تجربة) واو حالیہ۔ فی الأیام: خبر مقدم تجربة: مبتدا مؤخر۔ جملہ حال ہے۔ (للصبر) جار مجرور خبر مقدم۔ (عاقبة) موصوف۔ (محمودة الأثر) صفت۔ موصوف و صفت ملکر مبتدا مؤخر۔ مبتدا و خبر رأیتُ کے دونوں مفعول کے قائم مقام ہیں۔

تحقیق لغات:- محمودة: پسندیدہ۔ عمدہ۔ الأثر: اثر۔ نشان۔ حدیث ج آثار و أثور بولا جاتا ہے: خرج فی أثره: وہ اس کے بعد نکلا۔ وعلی الإثر: یعنی فوراً اور فی الحال نکلا۔

ترجمہ:- میں نے صبر کا انجام پسندیدہ اثر والا دیکھا، اور زمانہ میں تجربہ حاصل ہوتا ہے۔

وقَلَّ مَنْ جَدَّ فی أمرٍ یُحاوِلُهُ　　فاستَصْحَبَ الصَّبرَ إلّا فازَ بالظَّفَرِ

اعراب:- (قل من جدّ) قل بمعنی ما: نافیہ۔ مَنْ: شرطیہ مبتدا، جدّ: فعل شرط ھو کی ضمیر مستتر فاعل۔ مرجع مَنْ ہے (فی أمر یحاوله) فی حرف جار۔ أمر: موصوف یحاول: فعل۔ ھو کی ضمیر مستتر فاعل۔ ھاء مفعول بہ۔ فعل و فاعل اور مفعول بہ ملکر صفت۔ موصوف و صفت ملکر مجرور۔ جار مجرور جدّ سے متعلق (فاستصحب) فاء عاطفہ۔ إستصحب: فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل (الصبر) مفعول بہ۔ جملہ معطوف (إلا فاز بالظفر) إلّا: حرف استثناء لغو۔ فاز بالظفر: فعل جزاء۔ فعل شرط و فعل جزاء ملکر خبر۔

تحقیق لغات:- قلّ: کم ہوا۔ اور کبھی نفی کے معنی میں بھی آتا ہے۔ جَدَّ: واحد مذکر غائب ماضی اس نے کوشش کی۔ جدّ (ض) جِدًّا کوشش کرنا و- فی الأمر: تحقیق و جستجو کرنا۔ یحاول: واحد مذکر غائب مضارع: قصد کرتا ہے۔ کوشش کرتا ہے۔ حاوَله محاولةً وحِوالًا الشیءَ: ارادہ کرنا۔ اور حیلہ سے طلب کرنا۔ إستصحب: واحد مذکر غائب ماضی: وہ ساتھ لیا۔ لگا رہا۔ لازم پکڑا۔ الظفر: کامیابی۔ فتح۔ جیت۔

ترجمہ:- اور کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو کسی ایسے کام کی کوشش کرے جس کا وہ ارادہ کرتا ہے اور صبر کو لازم پکڑ لے مگر وہ کامیابی حاصل کر لیتا ہے (یعنی صبر و تحمل کے ساتھ جس کام کی کوشش کیجائے گی، اس میں کامیابی ضرور قدم چومیگی)

قال کعب بن زھیر المزنی

وَلَيْسَ لِمَنْ لَمْ يَرْكَبِ الْهَوْلَ بُغْيَةٌ ۔۔۔ وَلَيْسَ لِرَحْلٍ حَطَّهُ اللّٰهُ حَامِلُ

اعراب :- (لیس) فعل ناقص . (لمن) لام حرف جار . من : اسم موصول (لم یرکب الهول) صلہ ۔ موصول صلہ ملکر مجرور ۔ جار مجرور خبر مقدم ۔ (بُغیۃ) اسم موخر .

(لیس لرحل حطه الله حامل) کا اعراب ظاہر ہے .

تحقیق لغات :- لم یرکب : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلَمْ : سوار نہیں ہوا . رکبَ (س) رکوبًا ومرکبًا ــ الدّابۃَ وعلی الدّابۃ : سوار ہونا و ــ البحر : سمندر کا سفر کرنا و ــ الطریقَ : راستہ پر چلنا و ــ أثرَہٗ : پیروی کرنا ۔ رکبہ الدَّیْنُ : قرضمند ہونا ۔ الهول : خوف ۔ خطرہ ۔ گھبراہٹ ج أهوال . بغیۃ : بضم بار وفتحہا ۔ مرغوب شئ ۔ مقصود . رحل بفتح رار وسکون حار : کجاوہ ۔ پالان . منزل ۔ قیام گاہ ۔ سفر میں ساتھ رہنے والا ساز و سامان ۔ بولا جاتا ہے . حطّ رَحْلَهٗ وألقی رحله : یعنی فلاں اقامت گزیں ہوا ۔ حطّ : واحد مذکر ماضی : اس نے گرایا ۔ اتارا حطّ (ن) حطًّا ــ الشئ : اتارنا ۔ رکھنا ۔ چھوڑنا ۔ حامل : اسم فاعل اٹھانیوالا حمل (ض) حملاً : اٹھانا ، لادنا ، ڈھونا .

ترجمہ :- وہ شخص جو خطرات پر سوار نہ ہو اس کا کوئی مقصد نہیں ، اور جس کے کجاوے کو اللہ گرادے اسکو کوئی اٹھانیوالا نہیں ہے (یعنی محنت ومشقت کے بغیر انسان کو منزل مقصود نہیں ملتی اور بلا مشیت ایزدی کسی کا مقصد حاصل نہیں ہوتا)

إِذَا أَنْتَ لَمْ تُعْرِضْ عَنِ الْجَهْلِ وَالْخَنَىٰ ۔۔۔ أَصَبْتَ حَلِيمًا أَوْ أَصَابَكَ جَاهِلُ

اعراب :- إذا کے بعد ایک فعل محذوف ہے جسکی تفسیر آنیوالا فعل لم تعرض کر رہا ہے ؛

تقدیر عبارت : إذا لم تعرض أنت .

(إذا) شرطیہ مضاف ۔ (لم تعرض) فعل . (أنت) فاعل ۔ فعل وفاعل ملکر فعل شرط (لم تعرض عن الجهل والخنی) لم تعرض : فعل . أنت کی ضمیر مستتر فاعل ۔ عن الجهل : جار مجرور معطوف علیہ ۔ والخنی : معطوف . معطوف ومعطوف علیہ ملکر لم تعرض فعل سے متعلق ۔ فعل وفاعل اور متعلق سے ملکر جملہ تفسیریہ . (أصبت حلیما) أصبت : فعل . أنت ضمیر مستتر فاعل حلیماً : مفعول بہ ۔ جملہ معطوف علیہ (أو أصابك جاهل) أو : عاطفہ ۔ أصاب : فعل . کاف : مفعول بہ ۔ جاهل : فاعل جملہ معطوف ۔ معطوف ومعطوف علیہ ملکر فعل جزا ، فعل شرط وفعل جزا ملکر جملہ مضاف الیہ ۔

تحقیق لغات :- لم تعرض : واحد مذکر حاضر مضارع مجزوم بلَمْ : تم نے اعراض نہیں کیا . تم کنارہ کش نہیں ہوئے أعرض عنه إعراضًا : اعراض کرنا ۔ روگردانی کرنا . الخنی : بدزبانی . فحش گوئی خنی (ن . س) خنواً وخنیً وأخنی علیه فی الکلام : کسی کے ساتھ فحش کلامی سے پیش آنا ۔ أصبت : واحد مذکر حاضر ماضی از إصابۃ : بمعنی تکلیف دینا ۔ حلیما : صیغہ صفت بمعنی بردبار ۔ ناگوار خاطر کو انگیز کرنیوالا ج حلماء أحلام ــ ترجمہ :- جب تو جہالت اور بے حیائی سے باز نہیں آئے گا تو کسی شریف آدمی کو تو ایذا پہنچائے گا یا کوئی جاہل تجھکو ایذا پہنچادے گا (یعنی جہالت کا نتیجہ برا ہوتا ہے ، اسلئے بردباری شرافت اور ضبط نفس کو اپنا شیوہ بنانا چاہئے)

ومن مختار شعره

(۱) لو كنتُ أعجَبُ من شيءٍ لأعجبَني　سَعيُ الفتى وهو مخبوءٌ له القدَرُ

(۲) يسعَى الفتَى لأمورٍ ليس يُدرِكُها　فالنَّفسُ واحِدة والهمُّ منتَشِرُ

(۱) اعراب :- (لو) حرف شرط (كنت أعجب) فعل شرط. (من شيءٍ) جار مجرور أعجب سے متعلق (لأعجبني) لام جوابیہ. أعجب : فعل. نون : وقایہ. یا: ضمیر متکلم مفعول. (سعي الفتى) مضاف ومضاف الیہ ہوکر ذوالحال (وهو مخبوء له) واو حالیہ هو : مبتدا. مخبوء : اسم مفعول. له : مخبوء سے متعلق (القدر) مخبوءٌ کا نائب فاعل. مخبوء اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر خبر. جملہ حال ہے. حال و ذوالحال ملکر أعجبني کا فاعل. فعل و فاعل اور مفعول سے ملکر جواب شرط۔

تحقیق لغات :- مخبوءٌ : اسم مفعول. چھپا ہوا. خَبَأ (ف) خباءً الشيءَ : چھپانا. القدَر: بفتح قاف و دال : تقدیر. اشیاء پر خدا کا اندازہ. مشیت خداوندی۔

ترجمہ :- اگر مجھے کسی چیز سے تعجب ہوتا تو ضرور تعجب ہوتا نوجوان کی کوشش پر جبکہ اس کا مقدر پوشیدہ ہے (یعنی انسان کو یہ علم نہیں کہ تقدیر کا فیصلہ کیا ہے پھر بھی اپنے مقصد کیلئے جد وجہد کرتا ہے واقعی یہ حیرت کی بات ہے.

(۲) اعراب :- ظاہر ہے.

تحقیق لغات :- يدرك : واحد مذکر غائب مضارع أَدْرَكَ إدراكًا الشيءَ : پانا. الهمّ : ارادہ. غم ج هموم۔

ترجمہ :- نوجوان کوشش کرتا ہے ایسی چیزوں کیلئے جن کو وہ نہیں پاتا ہے، کیونکہ نفس ایک ہے اور ارادے مختلف ہیں۔

المرء ما عاش ممدودٌ له أمل　لا تنتهي العين حتى ينتهي الأثر

اعراب :- (المرء ما عاش) المرء : مبتدا. ما : مصدریہ ظرفیہ. عاش : فعل هو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع المرء ہے. فعل و فاعل تاویل میں مصدر کے ہوکر ظرف. تقدیر عبارت : مدة عيشه. اور ظرف ممدود سے متعلق. (ممدود له) ممدود: اسم مفعول. له : اس سے متعلق. (أمل) ممدود کا نائب فاعل. ممدود اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر خبر (لا تنتهي العين) لا تنتهي : فعل منفی. العين: فاعل. (حتى) برائے غایت بمعنی إلى (ينتهي) فعل منصوب بتقدیر أن بعد حتى (الأثر) فاعل. فعل و فاعل تاویل میں مصدر کے ہوکر مجرور. جار مجرور تنتهي سے متعلق. تقدیر عبارت : لا تنتهي العين إلى إنتهاء الأثر.

تحقیق لغات :- ما عاش : ما بمعنی مادام یعنی جبتک زندہ رہا. ممدود : اسم مفعول از مَدّ بمعنی پھیلا ہوا. لمبا. أمل : امید. آرزو ج آمال. لا تنتهي : واحد مؤنث غائب مضارع منفی. وہ نہیں ختم ہوتی ہے. وہ باز نہیں آتی. إنتهى إنتهاء عن الشيء: رکنا. باز آنا. إنتهى الشيءُ : شی کا اپنی انتہا کو پہنچنا. إنتهى إليك المثل أو الخبر: خبر کا پہونچنا. الأثر: نشان. کھنڈر. تاثیر. حدیث. سنت نبوی۔

ترجمہ :- انسان جبتک زندہ ہے اس کا رشتہ آرزو دراز ہے، آنکھ باز نہیں آتی جبتک کہ نشان انتہا کو نہ پہونچ جائے۔

وقال آخر

(۱) وليس فتى الفتيانِ من راح واغتدى — لشُربِ صَبوحٍ أو لشُربِ غبوقِ

(۲) ولكن فتىَ الفتيانِ مَنْ راحَ واغتدى — لضَرِّ عَدُوٍّ أو لنَفعِ صَدِيقِ

(۱) اعراب :- (ليس) فعل ناقص. (فتى الفتيان) مضاف ومضاف اليہ ہوکر ليس کی خبر مقدم (من) موصولہ (راحَ واغتدى) معطوف ومعطوف عليہ ہوکر صفت. موصوف وصفت ملکر ليسَ کا اسم مؤخر. (لشرب صبوح) لام حرف جار. شُرب: مضاف ومضاف اليہ ملکر مجرور. جار مجرور معطوف عليہ (أو لشرب غبوق) أو: عاطفہ. لام حرف جار. شُرب غبُوق: مضاف ومضاف اليہ ہوکر مجرور. جار مجرور معطوف ومعطوف عليہ ملکر إغتدى سے متعلق.

تحقیق لغات :- فتى: نوجوان. سخی. غلام. تثنیہ فتوانِ وفتیانِ ج فِتیانٌ وفِتیۃٌ وفتوۃٌ. راحَ: واحد مذکر غائب. وہ شام کے وقت آیا یا گیا. راح (ن) روحًا شام کے وقت آنا یا جانا یا کام کرنا. وقت کے بغیر مطلق جانے کے معنی میں بھی آتا ہے. إغتدى: صبح کے وقت آنا یا جانا یا کام کرنا. صبوح: بفتح صاد. ہر وہ چیز جو صبح کے وقت کھائی یا پی جائے. یہاں مراد صبح کی شراب ہے. غبوق: شام کی شراب.

ترجمہ :- جوان مرد وہ نہیں ہے جو شراب نوشی کے لئے صبح وشام کرے (یعنی عیش پرستی میں مبتلا ہو).

(۲) اعراب ظاہر ہے.

ترجمہ :- ہاں جواں مرد وہ ہے جو دشمن کو زک پہونچانے یا دوست کو نفع پہونچانے کے لئے صبح وشام کرے.

قال إمرء القيس بن حجر الكندی

ولو أنَّما أسْعَىٰ لِأدْنى مَعيشةٍ — كفاني ولَمْ أطْلُبْ قليلٌ منَ المالِ

اعراب :- (لو) حرف شرط (أنَّما) أنَّ: حرف تاکید. ما: مصدریہ (أسعى) فعل با فاعل جملہ تاویل میں مصدر کے ہوکر أنَّ کا اسم. یعنی: أنّ سعيي. (لأدنى معيشة) لام حرف جار. أدنى معيشة: مضاف ومضاف اليہ ہوکر مجرور. جار مجرور أنّ کی خبر محذوف سے متعلق. تقدیر عبارت: ولو ثبت كون سعيي لأدنى معيشة. (كفاني) كفا: فعل. نون: وقایہ. یا: متکلم مفعول (ولم أطلب) واو حرف عطف. (لم أطلب): فعل با فاعل. اس کا مفعول محذوف ہے. تقدیر عبارت: لم أطلب المجد المؤثل. (قليل) موصوف (من المال) صفت. موصوف وصفت كفاني کا فاعل. معنی: أنا لو أسعى للعيش الدنيوي الذي هو أخسُّ وأحقر ولا يكفيني مال قليل منه وأنا أطلب المجدَ المؤثَّلَ.

تحقیق لغات :- أدنى: معمولی. حقیر. معيشة: بقاء زندگی کا سامان. کھانے پینے کی چیز جس سے زندگی بسر ہو سکے. ج معايش. كفا: واحد مذکر ماضی. کافی ہوا. كفا (ض) كفايةً — الشيءُ: کافی ہونا. كفاهُ الشرَّ: شر سے محفوظ رکھنا. كفِيٌّ له: اہل. لائق.

ترجمہ :- اگر میں معمولی سامان زندگی کے لئے کوشش کرتا. اور عزت وبزرگی طلب نہ کرتا تو تھوڑا مال بھی مجھکو کافی ہوجاتا (یعنی میں دنیا کی حقیر زندگی کا طالب نہیں اور نہ ہی دنیا کا متاع قلیل میرے لئے کافی ہے. میں تو پائدار بزرگی کا متلاشی ہوں)

ولکنّما أسعیٰ لِمجدٍ مؤثّلٍ　　وقد یُدرِكُ المجدَ المؤثّلَ أمثالی

اعراب :- حرف استدراک. مآ: کافہ. (أسعی) فعل. أنا: کی ضمیر مستتر فاعل (المجد مؤثل) لام حرف جار. مجد: موصوف. مؤثل: صفت. موصوف و صفت ملکر مجرور. جار مجرور أسعی سے متعلق. (قد یدرك) فعل (المجد المؤثل) موصوف وصفت ہوکر مفعول (أمثالی) مضاف ومضاف الیہ ہوکر فاعل

تحقیق لغات :- المجد: بفتح میم وسکون جیم: بزرگی. عظمت. ج امجاد از کرم مجد (ک) مجدا: بزرگ ہونا. صاحب عظمت ہونا. المؤثل: اسم مفعول بمعنی پائدار. مضبوط. أثل المجد تأثیلا: بزرگی کی بنیاد رکھنا. أسعیٰ: واحد متکلم مضارع. میں کوشش اور جد وجہد کرتا ہوں. سعی (ف) سعیاً: کوشش کرنا. و— فی حاجة الرجل: کسی کی ضرورت میں مدد کرنا. و— للامر انجام دینے کی فکر کرنا. و— لعیاله: بچوں کے لئے کمانا. قد یدرك: قد: چار معنوں میں مستعمل ہے. (۱) تحقیق کے لئے جیسے: قد یعلم ما أنتم علیه. اور قد نری تقلّبَ وجهِكَ فی السّماء. اور لقد خلقنا الإنسان. اور قد أفلح المؤمنون. (۲) تقریب کے لئے جبکہ ماضی پر داخل ہو جیسے: قد قامت الصلوٰة. ای قد حان وقتها (۳) تقلیل کے لئے. یہ مضارع کے ساتھ خاص ہے جیسے: قد یصدق الکذوب. اور قد یعثر الجواد (۴) توقع کے لئے جیسے: قَدْ فَعَلَ. هَلْ فَعَلَ کے جواب میں. کیونکہ سائل جواب کا منتظر ہوتا ہے.

ترجمہ :- لیکن میں تو پائدار بزرگی کے لئے جد وجہد کرتا ہوں اور اکثر مجھ جیسے لوگ بزرگی کی دولت سے بہرہ مند ہوتے ہیں.

وَمَا المَرءُ مادَامتْ حُشَاشَةُ نَفْسِهِ　　بمُدْرِكِ أطرافِ الخُطوبِ والاآلی

اعراب :- (ما) بمعنی لیس (المرء) اس کا اسم (مادامت) مآ: مصدریہ ظرفیہ دامت: فعل. (حشاشة نفسه) مضاف ومضاف الیہ ہوکر فاعل. جملہ تاویل میں مصدر کے ہوکر ظرف. تقدیر عبارت: مدة حیاته. (بمدرك) با زائدہ مدرك: مضاف. (أطراف) مضاف الیہ مضاف (الخطوب) مضاف الیہ. مضاف ومضاف الیہ ملکر معطوف علیہ. (ولا آلی) داو حرف عطف. لآ: نافیہ. آلی: اسم فاعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل. اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر معطوف. معطوف ومعطوف علیہ مآ کی خبر ہیں.

تحقیق لغات :- مادامت: واحد مؤنث غائب ماضی: جبتک باقی رہے. حُشاشة: بیمار یا زخمی میں زندگی کا آخری سانس. تھوڑی سی جان حالت نزع. مدرك: از إدراك: پانیوالا. پہونچنے والا. أطراف: مفردھا طرف: کنارہ. سرا. جانب. نہایت. الخطوب: مفردھا خطبٌ: معاملہ. بڑا واقعہ. حادثہ. عموماً ناگوار اور ناپسندیدہ معاملہ کے لئے استعمال ہوتا ہے. آلی: صیغۂ اسم فاعل: سُستی اور کوتاہی کرنیوالا. آلی (ن) ألْواً و ألُوّاً و ألِیّاً: سستی کرنا. دیر کرنا. کہاجاتا ہے: لم یأل جهداً: اس نے کوشش کرنے کے لئے سستی نہیں کی.

ترجمہ :- جبتک انسان کی آخری ہچکی باقی ہے وہ حادثات کے آخری سرے پر پہونچنے والا نہیں ہے اور نہ ہی اس سے سستی کرنیوالا ہے (یعنی انسان کا آخری سانس بھی حادثات کے تسلسل سے بچ نہیں سکتا.

ع

سلسلۂ روز وشب نقش گر حادثات

وقال آخر

على المرء أن يسعى لما فيه نفعه ... وليس عليه أن يساعده القدر

اعراب :- (على المرء) خبر مقدم (أن يسعى) أن : مصدریہ . یسعی : فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع المرء ہے (لما فيه نفعه) لام حرف جار. ما: موصولہ. فیہ : جار مجرور خبر مقدم. نفعہ : مبتدا مؤخر. مبتدا و خبر ملکر صلہ. موصول وصلہ مجرور. جار مجرور یسعی سے متعلق. یسعی اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر مبتدا مؤخر. (ولیس) واو حرف عطف. لیس : فعل ناقص. (علیہ) خبر مقدم. (أن) مصدریہ (یساعدہ القدر) جملہ تاویل میں مصدر کے ہوکر لیس کا اسم مؤخر.

تحقیق لغات :- یساعد : واحد مذکر غائب مضارع : مدد کرتا ہے. موافقت کرتا ہے. تعاون کرتا ہے. ساعدہ على الأمر مساعدۃ : مدد کرنا. موافقت کرنا. تعاون کرنا. القدر : بفتح قاف و دال : تقدیر الٰہی . ہر کام کی مقدار اور نہایت. خدا کا اندازہ. مشیت خداوندی ج أقدار.

أی واجبٌ على المرءِ السَّعْیُ والجِدّ لما یحصل به نفعه، و لایجب علیه أن یُؤَیِّدَہ ما قضاہ اللّٰہ فی قَدَرِہ.

ترجمہ :- انسان پر ضروری ہے کہ اس کام کے لئے جد وجہد کرے جسمیں اس کا نفع ہو اور یہ کوئی نہیں کہ تقدیر الٰہی اسکی معاونت کرے (یعنی انسان صرف اس بات کا مکلّف ھیکہ میدان عمل میں جولانی کرتا ہے، خواہ نوشتہ تقدیر ساتھ دے یا نہ دے کیونکہ تقدیری فیصلے کا ادراک انسانی طاقت سے باہر ہے)

فإن نال بالسعی المُنیٰ تمّ قصدہ ... وإن خالف المقدور کان له عذر

اعراب :- (فإن نال) إن : حرف شرط نال : فعل شرط . ھو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع المرء ہے (بالسعی) جار مجرور فعل سے متعلق (المنی) مفعول بہ (تمّ) فعل (قصدہ) قصد : مضاف. ھاء : مضاف الیہ مرجع المرء ہے. مضاف ومضاف الیہ ملکر فاعل. جملہ فعل جزاء. (وإن خالف المقدور کان له عذر) کا اعراب ظاہر ہے.

تحقیق لغات :- المنی : بضم میم مفردھا مُنْیَۃٌ : آرزو. تمنا. تَمَنِّیْ کا اسم ہے از تفعّل آرزو کرنا. خالف : واحد مذکر ماضی : مخالفت کیا. خالف مخالفۃ : مخالفت کرنا. خالف عن کذا : پیچھے رہنا. خالَفَ بینَ رجلیه : پاؤں کو آگے پیچھے کرنا. کہا جاتا ہے : خالَفَنی عن کذا : جبکہ وہ اعراض کر رہا ہو اور تم اسکا قصد کر رہے ہو. خالَفَنی إلی کذا : جبکہ تم اعراض کر رہے اور وہ تمہارا قصد کر رہا ہو. المقدور : قضاء. تقدیر. ضروری امر. فیصلہ شدہ معاملہ. عُذْر : بضم ذال وسکونہا : بمعنی الزام دور کرنا. وہ دلیل کہ جس سے معذرت پیش کی جاتی ہو ج اعذار. عُذُرٌ : اسم ہے اور عذر (ض) عُذْرًا سے آتا ہے بمعنی ملامت رفع کرنا.

ترجمہ : تو اگر جد وجہد سے اپنی آرزوئیں پوری کرلیں تو اس کا مقصد حاصل ہوگیا. اور اگر نوشتہ تقدیر نے مخالفت کی تو وہ معذور ہے (یعنی کہ مشیت ایزدی میں یہی فیصلہ تھا)

وقال علی بن الجہم

ولاخیرَ فی عیشِ امرءٍ وھوخامِلٌ   وذِکرُالفتی بالخیرِعمرٌمُجَدَّدٌ

اعراب :- (لاخیر) لا: نفی جنس. خیر: اس کا اسم. (فی عیش امرءٍ) فی حرف جار عیش: مضاف مجرور. جار مجرور لا نفی جنس کی خبر محذوف حاصل سے متعلق. إمرءٍ: مضاف الیہ ذوالحال. (وھوخامل) واوحالیہ. ھو مبتدا، خامل: خبر. مبتدا، خبر ملکر حال. تقدیر عبارت: لاخیرحاصلٌ فی عیش امرءٍ حال کونہ خاملاً. (وذکرالفتی) ذکر: مضاف. الفتی: مضاف الیہ. مضاف ومضاف الیہ ملکر مبتدا، (بالخیر) جار ومجرور ذکرٌ سے متعلق. (عمرمجدد) موصوف وصفت ہوکر خبر.

تحقیق لغات :- خیر: بہتر، بھلا، نیکی، بھلائی، نیک کام، عقل، عدل، فضل، جو چیز سب کو پسند ہو وہ خیر ہے، شر اسکی ضد ہے. خیر: مال ودولت کے معنی میں بھی مستعمل ہے، مگر خیر سے وہ مال مراد ہے جو کثیر ہو اور بوجہ حلال جمع کیا گیا ہو. خیر: کا دوطرح پر استعمال ہوتا ہے. ایک اسم ہوکر جیسے: ولْتَکُنْ مِنْکم أُمّۃٌ یَدعُونَ إلی الخیرِ (اور تم میں ایک جماعت ہونی چاہئے جو نیک کام کی طرف بلائے) دوسرے وصف ہوکر اس صورت میں اَفعلُ التفضیل کے معنی ہوتے ہیں. جیسے: فإنّ خیرالزادالتقویٰ (بلاشبہ بہترین زادراہ تقویٰ ہے) یہاں خَیرُ افضل کے معنی میں آیا ہے. عیش: زندگی. نازونعم. عشرت. خوشی، آرام، روٹی. خامل: اسم فاعل. گمنام، حقیر، ذلیل، بے وقعت. ج خَمَلٌ. مُجَدَّدٌ: اسم مفعول از تجدید. نیا — ترجمہ :- اس انسان کی زندگی میں کوئی خیر نہیں، جو گمنام اور بے وزن ہو، انسان کا ذکر خیر کیساتھ ایک نئی زندگی ہے

تنبّہ عن النوم الحسام ولاتنم   لتبقی فما فی الأرض شیءٌ مُخلّدٌ

اعراب :- (تنبّہ) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل. (عن النوم الحسام) جار مجرور ہوکر تنبّہ سے متعلق. جملہ معطوف علیہ. (ولاتنم) واو حرف عطف. لاتنم: فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل. جملہ معطوف. (لتبقی) لام تعلیلیہ. تبقیٰ: فعل منصوب بتقدیر أن بعد لام. أنت کی ضمیر مستتر فاعل. تاویل میں مصدر کے ہوکر مجرور. جار مجرور لاتنم سے متعلق. (فما فی الارض) فا تعلیلیہ. ما: نافیہ. فی الارض: خبر مقدم (شیءٌ مخلد) مبتدا مؤخر.

تحقیق لغات :- تنبّہ: واحد مذکر فعل امر از تفعُّل. مادہ اشتقاق (نَبِہٌ) ہے. تو بیدار ہوجا تنبّہ تَنَبُّہاً — من نومہ: نیند سے بیدار ہونا. تنبّہ علی أو للأمر: واقف ہونا. سمجھنا. الحسام: تیز کاٹنے والی تلوار. حسام السیف: تلوار کی دھار. النوم الحسام: خواب غفلت، ایسی نیند جو انسان کو مقصد زندگی سے منقطع اور غافل کردینے والی ہو. لاتنم: واحد مذکر حاضر فعل نہی. تو نہ سو. نام (س) نوماً: سونا. مخلّد: اسم مفعول از تفعیل: وہ چیز جسے دوام حاصل ہو.

معنیٰ :- إن أردتَ أن یبقی ذکرك ویتلقاہ الناس بعد موتك فاستیقظ من النوم العمیق الذی یشغل الانسانَ عمّا یجب علیہ من المسئولیات، واعلَمْ أنہ لایخلد شیءٌ فی ھذہ الدنیا۔

ترجمہ :- تو اپنی بقاء کے لئے خواب غفلت سے بیدار ہوجا، اور نہ سو کیونکہ دنیا میں کوئی چیز ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے (لہذا تو بھی نہیں رہے گا مگر اچھے کردار کے جلوہ میں ہمیشہ باقی رہے گا)

أبو تمام حبیب بن أوس الطائی

وقال ابو تمام حبیب بن أوس الطائی

وَمَا ابْنُ آدَمَ إِلَّا ذِكْرُ صَالِحَةٍ ۔۔۔ أَوْ ذِكْرُ سَيِّئَةٍ يَسْرِيْ بِهَا الْكَلِمُ

اعراب :- (ما) حرف نفی (ابن آدم) مبتدا۔ (إلّا) حرف استثنار لغو۔ (ذکر صالحة) خبر معطوف علیہ (أو) حرف عطف۔ (ذکر سَیّئَةٍ) موصوف۔ (یسری بہا الکلم) صفت۔ موصوف صفت ملکر معطوف۔ یسری: فعل۔ بہا: فعل سے متعلق۔ ضمیر مجرور کا مرجع علی سبیل الإنفراد صالحة اور سَیّئَة دونوں ہیں۔

تحقیق لغات :- الصالحة: نیکی، اچھا کام۔ ج الصالحات۔ صلح (ک۔ن۔ف) صلاحًا وصلوحًا وصلاحية: درست ہونا۔ ٹھیک ہونا۔ صلح الرجل: نیک ہونا۔ سیّئة: گناہ، بُرے کام۔ ج سیّئات۔ ساءَ (ن) سوءً وسواءةً: بُرا ہونا۔ یسری بہا: واحد مذکر غائب مضارع: وہ پھیلاتا ہے۔ اسکا چرچا کرتا ہے۔ سری (ض) سُریً وسُریةً وسریاناً: رات میں چلنا۔ سرایت کرنا، پھیلنا۔ صفت (سارٍ ج سُراة) وسری بہ: رات کو سفر کرانا۔ پھیلانا۔ الکلم: بفتح کاف وکسر لام۔ اسم جنس جمعی ہے اس لئے اسکی طرف مذکر کی ضمیر لوٹتی ہے جیسے (یحرفون الکلم عن مَّواضِعِہ) (وإلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ)

ترجمہ :- انسان کا وجود اس کی نیکی و بدی کا ذکر ہے جن کو لیکر باتیں چلتی ہیں (یعنی انسان کی اچھائی یا برائی کا تذکرہ لوگوں کے درمیان ہوتا رہتا ہے جس سے اسکی حیثیت کا تعین ہوتا ہے۔

أَمَا سَمِعْتَ بِدَهْرٍ بَادَ أُمَّتُهُ ۔۔۔ جَاءَتْ بِأَخْبَارِهَا مِنْ بَعْدِهَا أُمَمُ

اعراب :- (أ) ہمزۂ استفہام۔ (ما) حرف نفی (سمعت) فعل۔ أنت کی ضمیر مستتر فاعل (بدھر) با: حرف جار سمعت سے متعلق دھر: مجرور موصوف (باد أمّته) صفت (جاءت) فعل۔ (بأخبارھا) با: حرف جار۔ جاءت کا متعلق اول۔ اخبار: مضاف۔ ھا: ضمیر مجرور مضاف الیہ۔ مرجع أمّة ہے۔ (من بعدھا) جار مجرور متعلق ثانی (أمم) جارت کا فاعل۔ جملہ محلاً منصوب سمعت کا مفعول ہے۔

تحقیق لغات :- دھرٌ: زمانہ۔ لمبا زمانہ، وقت، زمانہ کی سختی۔ ایک ہزار سال، وہ زمانہ جس میں انسان زندہ ہے، مصیبت، انتہا، غایت، کہا جاتا ہے: (ما ذاك بدھری) یہ میری عادت نہیں۔ (ما دھری بکذا) یہ میری غایت و انتہا نہیں۔ دھر: اصل میں عالم کو وجود میں آنے سے لیکر اس کے ختم ہونے تک کی مدت کا نام ہے، اور پھر دھر سے لمبی مدت مراد ہوتی ہے برخلاف (زمانٌ) کے کہ وہ مدت کثیرہ اور قلیلہ دونوں کے لئے آتا ہے ج أَدْهُر و دُهور باد: واحد مذکر ماضی۔ وہ ہلاک ہوا۔ مادۂ اشتقاق (بید) باد (ض) بیدا وبیادًا وبیودا: ہلاک ہونا۔ أمم: مفرد ھا أمّة: جماعت، آدمیوں کا گروہ، وقت، مدت۔ أمة: باعتبار لفظ واحد اور باعتبار معنی جمع ہے۔ اور أمة: دین کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ بولتے ہیں: (فلان لا أمّة له) فلاں کا کوئی دین و مذہب نہیں۔

ترجمہ :- کیا تونے گذشتہ زمانہ کی ہلاک شدہ قوم کے بارے میں نہیں سنا کہ ان کی حکایتیں بعد کی نسلوں نے بیان کیں۔

ابوالقاسم احمد بن عمر بن عبد اللہ بن عصفور

وقال أبوالقاسم احمد بن عمر بن عبد الله بن عصفور

وقال أبوالقاسم احمد بن عمر بن عبد الله بن عصفور وعنه نكاشِفْ كلَّ مَنْ عنده فَهَمٌ

مع العلم فاسْلُكْ حيثما سَلَكَ العلمُ وعنه نكاشِفْ كلَّ مَنْ عنده فَهَمٌ

اعراب :- (مع العلم) مضاف ومضاف الیہ ہوکر ظرف اور حال محذوف سے متعلق، تقدیر عبارت : فاسلك متلبسًا مع العلم. (فاسلك) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال. (حیثما) برائے شرط. (سلك) فعل شرط. (العلم) فاعل حیثما کی جزار محذوف ہے جس پر ما قبل کا جملہ دلالت کر رہا ہے. یعنی حیثما سلك العلم فاسلك معه. (وعنه فكاشف) واو حرف عطف. عنه : كاشف سے متعلق. كاشف : فعل أنت : کی ضمیر مستتر فاعل. (كل من) كلّ : مفعول مضاف مَنْ : اسم موصول مضاف الیہ (عنده فهم) صله. عنده : خبر مقدم. فهم : مبتدا، مؤخر.

تحقیق لغات :- فاسلك : واحد مذکر امر. تو چلتا رہ. سلك (ن) سلكًا وسلوكًا۔ الطريق : راستہ پکڑ کر چلتے رہنا. روش اختیار کرنا. برتاؤ کرنا. پرونا و۔ المكان : داخل ہونا. العلم : مصدر : جاننا. علم، دانش، معرفت، شعور، یقین، عَلِم (س) عِلْمًا : جاننا. سمجھنا. یقین کرنا، عِلْم : کے معنی جب یقین کے آتے ہیں تو متعدی بدو مفعول ہوتا ہے اور جب معرفت کے معنی میں آئے تو متعدی بیک مفعول ہوگا. اور کبھی شعور کے معنی میں آتا ہے تو اس صورت میں متعدی بذریعہ باء بھی ہوتا ہے جیسے (علمتُه اور علمتُ به) كاشف : واحد مذکر امر. کاشف مکاشفة عن الامر : کھولنا، ظاہر کرنا. و۔ عن کذا : سائل ومسئول دونوں کا ایک دوسرے کو بتانا.

ترجمہ :- علم کے ساتھ چلتا رہ جہاں کہیں علم چلے، اور سمجھ والوں سے علم حاصل کر اور انکو علم دے.

نفيه جلاءٌ للقلوب من العَمىٰ وعونٌ على الدِّينِ الذى أمرُهٗ حَتمٌ

اعراب :- (ففيه) فار تعلیلہ. (فيه) خبر مقدم (جلاءٌ) مبتدا، مؤخر معطوف علیہ (للقلوب) جلاءٌ کا متعلق اول. (من العمى) متعلق ثانی. (وعون) واو حرف عطف عون : معطوف. (على) حرف جار عونٌ سے متعلق (الدين) موصوف (الذى) اسم موصول (أمره حتم) صلہ. موصول وصلہ ملکر صفت۔

تحقیق لغات :- جلاء : روشنی، صفائی، وضاحت، انکشاف، انخلاء، روانگی. جلا (ن) جلاءً ظاہر ہونا، واضح ہونا. و۔ عن بلده ومنه : اپنے شہر سے نکلنا. القلوب : مفردها قلب : بمعنی دل. اور کبھی قلب بولکر ارادہ، نیت، خیال مراد ہوتے ہیں، اور کبھی وہ اوصاف مراد ہوتے ہیں جو قلب کے ساتھ مخصوص ہیں جیسے : علم، فہم، عقل، جان، شجاعت وغیرہ. العمى : اندھاپن خواہ آنکھ کا ہو یا دل کا، جہالت، تاریکی، گمراہی. عمِيَ (س) عَمْيًا : اندھا ہونا، جاہل ہونا و۔ عن الشئ وعنده : ہدایت نہ پانا. وعليه : مشتبہ ہونا. عون : مددگار، مدد کرنا، خادم ج اعوان. حتم : یقین، پختگی، واجب، ثابت. الدّين : چار معنوں میں مستعمل ہے : (۱) مذہب و شریعت کے معنی میں جیسے : أفَغَيرَ دِينِ اللهِ يبغُون. (۲) قانون ملکی کے معنی میں جیسے : ما كان ليأخذ أخاه فى دين الملك. (۳) اطاعت کے معنی میں جیسے وله مافى السموات والارض وله الدين واصبًا. (۴) جزا کے معنی میں جیسے : إنّما تُوعَدُون لصادق و إن الدين لواقع.

ترجمہ :- اسلئے کہ اسمیں دلوں کی تاریکی کے لئے روشنی ہے، اور اس دین پر مدد ہے جس کا امر واجب ہے۔

فَإِنِّي رأيتُ الجَهْلَ يُزْرِيْ بأَهلِهِ وَذُوْ العلمِ فی الأقوامِ یرفعُہ العلمُ

اعراب :- (فإنی) فاء تفصیلیہ. إنّ : حرفِ تاکید. یاء ضمیر متکلم اسم. (رأیت) فعل أنا ضمیر مستتر فاعل. (الجهل) مفعول بہ ذوالحال (یزری) فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل (بأهله) جار مجرور یزری سے متعلق. جملہ حال ہے (وذوالعلم) واو استینافیہ. ذوالعلم : مضاف ومضاف الیہ ہو کر مبتدا. (فی الأقوام) یرفع سے متعلق (یرفعه) یرفع : فعل. ھاء ضمیر منصوب مفعول. (العلم) فاعل جملہ خبر۔

تحقیق لغات :- رأیت : واحد متکلم ماضی. میں نے دیکھا. رؤیۃً اور رأیٌ سے مشتق ہے نفس کے مختلف قوی کے اعتبار سے رؤیۃ کی مختلف قسمیں ہیں. اول آنکھ سے دیکھنا (۲) بذریعہ وہم وتخیل دیکھنا (۳) بذریعہ تفکر دیکھنا (۴) بذریعہ عقل دیکھنا اور رؤیۃ کبھی علم کے معنی میں آتا ہے، اس وقت اس کا تعدیہ دو مفعولوں کی طرف ہوتا ہے جیسے (ویری الذین أوتوا العلم) اور جانتے ہیں وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے. یزری : واحد مذکر غائب مضارع وہ عیب لگاتا ہے، ذلیل کرتا ہے. أزری به وأزراه وإزراءً : عیب لگانا، ذلیل کرنا، بدگوئی کرنا، حق کم کرنا. یرفع : واحد مذکر غائب مضارع. وہ اُٹھاتا ہے، بلند کرتا ہے. رفع (ف) رفعًا الشیءَ : اٹھانا. و الکلمة : کلمہ پر رفع کی علامت لگانا. رفعه إلی الحاکم : فیصلہ کیلئے حاکم کے پاس جانا

ترجمہ :- میں نے دیکھا کہ جہالت آدمی کو حقیر و ذلیل کر دیتی ہے، اور علم صاحب علم کو قوموں میں بلند کر دیتا ہے.

يُعَدُّ كَبِيْرَ القومِ وَهُوَ صغيرُهم وينفذ منه فيهِمُ القولُ والحكمُ

اعراب :- (یعد) فعل. ھو کی ضمیر مستتر نائب فاعل. مرجع ذوالعلم ہے (کبیر القوم) مفعول ثانی ذوالحال (وهو صغیرهم) حال. واو حالیہ. ھو : مبتدا. صغیرھم : خبر. (وینفذ) واو استینافیہ ینفذ : فعل. (منه) متعلق اول (فیهم) متعلق ثانی. (القول) معطوف علیہ (والحکم) معطوف. معطوف معطوف علیہ ملکر ینفذ کا فاعل

تحقیق لغات :- یعد : واحد مذکر غائب مضارع مجہول. وہ شمار کیا جاتا ہے، سمجھا جاتا ہے. عدّ (ن) عدًّا وتعدادًا الشیءَ : شمار کرنا. گننا، گمان کرنا، شمار میں لانا. کہا جاتا ہے عددتُ خالدًا صادقًا : میں نے خالد کو سچا سمجھا. کبیر : صیغۂ صفت از کرم. بلند مرتبہ، بڑا، بڑے حجم کا. کبیر العدد : بھاری تعداد میں. کبیر المقام : بڑی پوزیشن والا. ج کبار وکُبَراء کبُر (ک) کبرًا وکبارةً فی القدر : مرتبہ میں بڑا ہونا. صغیر : صیغۂ صفت از کرم : چھوٹا، ذلیل، کم حیثیت صغیر النفس : تنگ ظرف، چھوٹی طبیعت کا ج صغار صغر (ک) صغرًا وصغارةً وصغرانًا : ذلیل وخوار ہونا. ینفذ : واحد مذکر غائب مضارع. نافذ ہوتا ہے، جاری ہوتا ہے. نفذ (ن) نفوذًا ونفاذًا — الأمرُ أو القول : حکم یا قول کا پورا ہونا. نفذ الکتاب إلی فلان : خط کا پہونچنا. نافذ الکلمة : با اقتدار آدمی القول : حکم، وعدہ، بات، رائے، نظریہ. الحکم : فرمان، فیصلہ، زور، پختگی، سلطنت.

ترجمہ :- وہ قوم کا بلند مرتبہ انسان سمجھا جاتا ہے حالانکہ وہ کم عمر ہے اور قوم میں اسکی بات اور حکم کا نفاذ ہوتا ہے

وقال الحکم ابن قنبر

العِلْمُ زَیْنٌ وتَشْرِیفٌ لصاحبه   فاطْلُبْ هُدِیُت فنون العلم والأدبا

اعراب :- (العلم زین) العلم: مبتدا، زین: خبر (وتشریف) معطوف علیہ۔ معطوف (لصاحبه) تشریف سے متعلق (فاطلب) فعل: أنت کی ضمیر مستتر فاعل (هدیت) فعل: أنت کی ضمیر مستتر نائب فاعل۔ جملہ دعائیہ ہے (فنون العلم) أطْلُبْ کا مفعول بہ معطوف علیہ (والأدبا) معطوف۔

تحقیق لغات :- زین : آرائش، زیب، خوبصورتی، زینت۔ تشریف : تعظیم کرنا، عزت کرنا، بزرگی دینا۔ هدیت : صیغہ واحد حاضر ماضی مجہول۔ تجھے ہدایت دی جائے، تجھے رہنمائی حاصل ہو۔ فنون : مفرد ها فنٌ بمعنی قسم۔ آرٹ، علمی علم، کرتب ڈھنگ، طریقہ، معز زپیشہ۔ الأدباء : ادب، علم، تمیز، سلیقہ، شائستگی، قاعدہ حسن عمل۔ الف : اشباع کا ہے

معنی :- العلم یزین العالم ویشرفه فیجب علیك أن تطلب العلم والأدب وأدعوالله أن هداك إلیه.

ترجمہ :- صاحب علم کے لئے علم باعث زینت وشرف ہے (خدا تجھے ہدایت دے) تم تمام علوم وفنون کو حاصل کرو۔

لاخیرَ فیمن له اصلٌ بلا أدبٍ   حتی یکون علیٰ ما نابهٗ حدبًا

اعراب :- (لا) نفی جنس (خیر) اس کا اسم (فیمن) فی حرف جار متعلق لا نفی جنس کی خبر محذوف سے تقدیر عبارت : لاخیر حاصلٌ فیمن لهٗ اصلٌ بلا أدب۔ من: موصولہ (له اصل بلا ادب) صلہ۔ له : خبر مقدم۔ اصل: موصوف۔ بلا ادب: صفت۔ (حتی یکون) حتی : ابتدائیہ یکون : فعل ناقص۔ ھو کی ضمیر مستتر اسم (علی ما نابه) علیٰ : حرف جار متعلق آنیوالے حدبًا سے (ما) موصولہ۔ (ناب) صلہ (ھاء) ضمیر منصوب کا مرجع مَنَ ہے (حدبًا) خبر۔

تحقیق لغات :- اصل : حسب، جڑ، مصدر، منبع۔ ما فعلتُه أصلاً : میں نے اس کام کو قطعاً نہیں کیا ج اصول ناب : واحد مذکر غائب ماضی۔ اترا، نازل ہوا، پیش آیا۔ ناب (ن) نوبًا ونوبة ـ فلانا أمر۔ معاملہ پیش آنا، نازل ہونا ـ حدبا : کبڑاپن، اُبھرا ہوا، کوزپشت۔ حَدِبَ (س) حدبًا۔ کبڑا ہونا، ٹیڑھا ہونا، جھکا ہوا ہونا۔

معنیٰ :- لا یوجد الخیر فیمن له شرف بدون ادب حتی یتعطف علی ما نابه من المصائب.

ترجمہ :- جس شخص کو بلا علم وادب خاندانی عزت حاصل ہے اسمیں کوئی بھلائی نہیں یہاں تک کہ جھک جائے اس چیز پر جو اسکو پیش آئے (بے ادب آدمی میں نیکی نہیں پائی جاتی گو وہ زمانہ کے حوادثات ومصائب کا سامنا کرکے تجربہ کار ہوجائے)

کَمْ مِن حسیبٍ أخِی عَیٍّ وطِمْطِمةٍ   فَدْمٍ لدی القول معروفٍ إذا نُسِبا

اعراب :- (کم) خبریہ ممیز، مبتدا، (من حسیب) تمیز. من: حرف جار. حسیب: مجرور موصوف (أخی عی) صفت اول (وطمطمة) صفت ثانی (فدم) صفت ثالث (لدی القول) مضاف ومضاف الیہ ہوکر ظرف اور فدمٍ سے متعلق (معروف إذا نسبا) صفت رابع.

تحقیق لغات :- حسیب : خاندانی شرافت رکھنے والا، محاسبہ کرنیوالا ج حُسباء. کہا جاتا ہے (کفی باللہ حسیبا) محاسبہ کیلئے اللہ کافی ہے. حَسُب (ک) حسابة : شریف الاصل ہونا. عیٌّ : بفتح عین، صیغۂ صفت. وہ شخص جو بولنے سے عاجز ہو. عَیِی (س) عیًّا وعَیاءً ــ بأمرہ أوعن أمرہ : کام سے عاجز ہونا، درست نہ کرسکنا. و ــ فی المنطق : کلام کرتے کرتے ایک دم رک جانا. أخو عَیّ : بات کرنے سے عاجز رہ جانے والا. طِمطِمة : بکسر طائین. زبان کی لکنت، ہکلاہٹ. فدم : بفتح فاء وسکون دال، صیغۂ صفت. جو کلام میں عاجز ہو، بے وقوف، کم سمجھ ج فدام. مؤنث فدْمة ازکرم. فدم فدامة : بیوقوف ہونا، تتلا ہونا. لدی : ظرف مکان غیر متمکن. پاس، طرف، ضمیر کی طرف اضافت کے وقت لدی کی وہی حالت ہوتی ہے جو علیٰ حرف جار کی ہوتی ہے جیسے (لدینا، علینا، لدیه، علیه، لدیك، علیك، لدیَّ، علیَّ. نسبا : واحد مذکر ماضی مجہول، الف اشباع کا ہے : نسب بیان کیا گیا، منسوب کیا گیا، نسب (ن.ض) نسبًا ونسبةً ــ الرجل : نسب بیان کرنا، نسب دریافت کرنا.

ترجمہ :- کتنے نسبی شرافت والے جنکی زبان میں لکنت ہے اور وہ بولنے میں ہکلاتے ہیں، جب ان کا نسب بیان کیا جائے تو وہ مشہور ہیں.

فی بیتِ مَکْرُمَةٍ آباؤہ نُجُبٌ   کانوا الرُّؤس فأضحیٰ بعدَھم ذَنَبًا

اعراب :- (فی بیت مکرمة) صفت خامس، جار مجرور متولدٌ محذوف سے متعلق ہے (آباءہ نجبٌ) صفت سادس. جملہ کانوا الرؤس نُجُبٌ سے بدل ہے. کم میزہ اپنی تمیز سے ملکر مبتدا. اور (فأضحیٰ بعدھم ذنبا) خبر. أضحی : فعل ناقص. ھو کی ضمیر مستتر اسم مرجع حسیب ہے. بعد : مضاف. ھم : مضاف الیہ مرجع آباء ہے ذنبا : خبر

تحقیق لغات :- مکرمة : بفتح میمین وضم راء : نیک کام، بزرگی، عزت، بخشش، احسان ج مکارم. بیت مکرمة : شریف گھرانہ، ازکرُم. کرم کرامةً : معزز وشریف ہونا، فیاض ہونا. نجب : بضم نون وجیم، مفردھا نجیبٌ، مؤنث نجیبة ج نجائب : شریف، بزرگ، شریف خاندان کا جس کی نسبت میں کوئی عیب نہ ہو، مرد اصیل، عمدہ اونٹ. ازکرُم. نجب نجابة : نیک خصلت ہونا، شریف الاصل ہونا. الرؤس : مفردھا رأسٌ : سر، قوم کا سردار، کسی چیز کی ابتدار، کسی چیز کا سب سے بلند تر حصہ، اصل. ذنب : بفتح ذال ونون. دُم، پونچھ، مجازاً کم حیثیت، ذلیل ج أذناب. أذناب الناس : دم چھلے، گھٹیا اور نیچے طبقہ کے لوگ.

معنیٰ :- متولد فی بیت کریم، وآباؤہ کانوا شرفاء وسادة القوم ولکنه صار وضیعًا ذلیلاً بعدھم

ترجمہ :- شریف گھرانہ میں (پیدا ہوے) ان کے باپ دادا کے نسب میں کوئی عیب نہیں تھا، وہ قوم کے سردار تھے لیکن ان کے بعد یہ لوگ ذلیل اور کم حیثیت ہوگئے.

(١) وخاملٍ مُقْرِفِ الآباءِ ذی أدبٍ — نالَ المعالی بهِ والمالَ وَالحُسَبَا

(٢) أمسی عزیزاً عظیم الشأن مشتهراً — فی خدِّہِ صعرٌ قد ظلّ مُحتجِبا

اعراب (١) :- (وخامل) واو حرف عطف. خامل: موصوف، تمیز، کم ممیز محذوف کی یعنی (کم من خامل) (مقرف الآباء) صفت اول (ذی أدب) صفت ثانی (نال المعالی به الخ) پورا جملہ، صفت ثالث. موصوف اپنی تینوں صفات سے ملکر تمیز. ممیز و تمیز ملکر مبتدا.

تحقیق لغات :- خامل: گمنام، بے قدر، بے وزن، بے ویلو. ج خُمّلٌ. مقرف: قابل نفرت حقیر، کمینہ، مقرف الآباء: جس کے خاندان میں عیب ہو، باپ کی طرف سے خالص حریت نہ ہو. الحسب: ذاتی بزرگی، شرف نسبی، اندازہ، تعداد، مقدار، شرافت بالفعل.

ترجمہ :- بہت سے بے حیثیت، کم اصل باپ دادا والے، صاحب علم وادب، جو اپنے علم کی بدولت بلندیاں، مال اور شرافت حاصل کئے

اعراب (٢) :- یہ پورا شعر خبر ہے.

تحقیق لغات :- عزیزاً: معزز، پیارا، دلپسند، غالب، بزرگ ج أعزّاء. الشأن: شوکت، عظمت، کام، حال، عظیم الشان: بڑی شان وشوکت والا. خد: چہرہ، رخسار، گال ج خدود. صعر: ٹیڑھ، کجی صعر (س) صعراً وجههٗ: منہ کا ٹیڑھا ہونا. (فی خدہ صعر) سے کنایۃً تکبر مراد ہے. اور یہاں پر فی برائے علت وسبب ہے جیسے حدیث میں وارد ہے (عُذّب المرأۃ فی هرّۃ) ایک بلی کی وجہ سے عورت کو عذاب دیا گیا محتجباً: اسم مفعول بمعنی پردہ نشین.

ترجمہ :- وہ معزز بڑی شان وشوکت والے اور مشہور ہو گئے اور کبر وغرور کی وجہ سے پردے میں رہنے لگے.

وصاحِبُ العِلْمِ مَعْروفٌ به أبَدًا — نِعْمَ الخَلیطُ إذا ما صاحبٌ صَحِبَا

اعراب :- (صاحب العلم) مبتدا، معروفٌ خبر (به) معروف سے متعلق (أبدا) ظرف معروف سے متعلق (نعم) فعل مدح (الخلیط) فاعل. جملہ خبر مقدم مخصوص بالمدح جو محذوف ہے یعنی العلم مبتدا مؤخر ہے. تقدیر عبارت یہ ہے: نعم الخلیط العلم. (إذا ما صاحب صحبا) إذا شرطیہ. ما: زائد (صاحب) فاعل فعل محذوف کا جسکی تفسیر بعد والا فعل کر رہا ہے. یعنی: إذا صحب صاحبٌ. فعل وفاعل ملکر فعل شرط. اسکی جزاء محذوف ہے جس پر نعم الخلیط دلالت کر رہا ہے.

تحقیق لغات :- معروف: مشہور، پہچانا ہوا، احسان، بھلائی، نیکی، خدا کی اطاعت، بھلی بات أبداً: ہمیشہ، مستقبل غیر محدود برائے ظرف زمان، مستقبل میں نفی واثبات کی تاکید کے لئے آتا ہے جیسے (لا افعله أبدا) میں کبھی نہیں کروں گا. (أفعله أبدا) میں اسکو کرتا رہوں گا. نِعْمَ: کلمہ مدح ہے، جس طرح بئس فعل ذم ہے. اسی طرح نعم فعل مدح ہے، لیکن نعم واحد مذکر ماضی اور نِعْمَتْ واحد مؤنث ماضی کے علاوہ اس سے ماضی ومضارع کا اور کوئی صیغہ مستعمل نہیں ہے. نِعْم کا ماخذ اشتقاق نعمۃٌ ہے جیسے (نَعْمُ عینٍ ونُعْمَۃُ عینٍ ونُعْمیٰ عینٍ) سب کا ماخذ نِعْمَۃٌ ہے یا ماخذ أنْعُمْ منه ہے جس کا معنی ہے: بہت نرم، بہت سہل. الخلیط: دوست، ساتھی، شریک، ساجھی، شوہر، پڑوسی. ج خُلُط وخُلَطاء.

ترجمہ :- اور صاحب علم ہمیشہ مشہور ہوتا ہے، علم بہترین دوست ہے جبکہ کوئی اسکی صحبت اختیار کرے.

قد یَجْمَعُ المالَ شخصٌ ثمّ یُحْرَمُهٗ عمّا قلیلٍ فیلْقَی الذُّلَّ والحَرَبَا

اعراب :- ظاہر ہے۔

تحقیق لغات :- یجمع : واحد مذکر غائب مضارع : وہ جمع کرتا ہے، فراہم کرتا ہے۔ جمع (ف) جمعًا۔ المتفرّق : جمع کرنا، اکٹھا کرنا، شیرازہ بندی کرنا، ایک کرنا، ملانا و۔ الأرقام : حساب لگانا، جوڑنا۔ و۔ الکتاب : تالیف کرنا۔ و۔ الجمعیّة : میٹنگ بلانا۔ یُحْرَمُ : واحد مذکر غائب مضارع مجہول محروم کردیا جاتا ہے۔ حرَم (ض) حرمًا وحرمانًا۔ الشئَ : محروم کرنا، محروم رکھنا۔ عمّا قلیلٍ : یعنی : عن قلیل : جلد ہی۔ ما زائدہ ہے۔ حرف جر کے بعد ما زائدہ کا استعمال عام ہے جیسے (فبما رحمةٍ من اللهِ لِنتَ لهم) اور (عمّا قلیلٍ لیُصبحُنّ نادمین)۔ یَلْقَی : واحد مذکر غائب مضارع : ملتا ہے، استقبال کرتا ہے۔ لقِیَ (س) لقاءً ولُقیانًا ولِقیانًا۔ فلانًا : استقبال کرنا، دیکھنا، سابقہ پڑنا، دوچار ہونا۔ الذّل : (مص) تواضع، ذلت، عاجزی۔ دوسرے کے دباؤ کی بنا پر جو ذلت ہو اس کو ذُلٌّ کہتے ہیں۔ اور بغیر کسی کے دباؤ کے اپنی سرکشی کے بعد جو ذلت حاصل ہو وہ ذِلٌّ کہلاتی ہے۔ الحَرَب : بفتح راء۔ ہلاکت، تباہی، خرابی۔

معنیٰ :- العلم والمال لا یحِلّانِ منزلةً لأن المالَ زوالُهٗ سریع، وصاحبُهٗ یفقدہ عن قریب، ثم یقاسی الذّل والهوان۔

ترجمہ :- آدمی مال جمع کرتا ہے، پھر اس سے جلد ہی محروم ہوجاتا ہے، اسکے بعد ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے (لہٰذا طلب علم میں اپنے قیمتی اوقات کو لگانا ہی دانشمندی ہے کہ اس سے بڑی دولت اور کچھ نہیں : ومَن یُؤتَ الحِکمةَ فقد أُوتیَ خیرًا کثیرًا)

(۱) وجامعُ العِلْمِ مَغبوطٌ بهٖ أبَدًا ولا یُحَاذَرُ منه الفوتَ والسلبا
(۲) یا جامعَ العِلْمِ نِعْمَ الذخرُ تجمَعُهٗ لا تَعْدِلَنّ به دُرًّا ولا ذهبًا

تحقیق لغات :- (۱) اس شعر کا اعراب ظاہر ہے۔ مغبوط : اسم مفعول۔ جس پر رشک کیا جائے۔ غبطهٗ (ض) غبطًا وغبطةً : کسی چیز کا نظروں میں چڑھ جانا، دوسرے کی نعمت دیکھکر اپنے لئے بھی اس کی تمنا کرنا مگر دوسرے کے لئے زوال کی خواہش نہ کرنا۔ یُحاذَر واحد مذکر غائب مضارع مجہول : ڈرا جاتا ہے، احتیاط کی جاتی ہے۔ از محاذرة۔ الفوت : اسم فعل۔ آگے بڑھ جانا گرفت سے باہر ہونا، رسائی سے نکل جانا۔ ھو فوتُ رُمحِه : وہ اسکے نیزے کی رسائی سے آگے ہے۔ ھو فوتُ یدِہ : وہ ہاتھ کی پہونچ سے باہر ہے۔ السلب : چھیننا۔ ترجمہ :- اور صاحب علم پر ہمیشہ رشک کیا جاتا ہے (اور علم ایسی نعمت ہے) جس کے فوت ہونے اور چھننے کا اندیشہ نہیں کیا جاتا۔

اعراب (۲) :- (یا جامع العلم) ندا اور منادی۔ (نعم) فعل مدح (الذخر) فاعل فعل و فاعل خبر مقدم۔ (تجمعه) صلہ ہے موصول محذوف کا۔ تقدیر عبارت : نعم الذخر العلم الذی تجمعه۔ العلم : مخصوص بالمدح ہے۔ الذی اسم موصول تجمعه صلہ۔ جملہ مبتدا مؤخر۔ (لا تعدلنّ) فعل با فاعل۔ (به) فعل سے متعلق۔ (دُرًّا ولا ذهبًا) مفعول۔

تحقیق لغات :- لا تعدلنّ : واحد مذکر بحث نہی مستقبل معروف : تم ہرگز برابر نہ کرو۔

ترجمہ :- اے علم جمع کرنے والے تو بہترین ذخیرہ جمع کر رہا ہے۔ تو زر و گوہر کو ہرگز علم کے برابر نہ کرنا۔

وقال آخر

(۱) لوکان هٰذا العلم یُدرَكُ بالمُنیٰ ماکان یبقیٰ فی البریّة جاهل

(۲) فاجهد ولاتکسل ولاتكُ غافلًا فندامةُ العقبیٰ لمن یتکاسل

اعراب (۱) :- (لو) حرف شرط. (کان) فعل ناقص (هذا العلم) اسم (یُدرَكُ بالمنیٰ) خبر. یُدرك: فعل. ھو کی ضمیر مستتر نائب فاعل. بالمُنیٰ: فعل سے متعلق. جملہ شرط ہے. (ما) نافیہ. (کان یبقیٰ) فعل. (فی البریة) فعل سے متعلق (جاهل) فاعل. جملہ جواب شرط.

تحقیق لغات :- یُدرَكُ : واحد مذکر غائب مضارع مجہول از إدْراك: پایا جاتا ہے، حاصل کیا جاتا ہے ادرك إدراكًا— الشیٔ : پانا و— الثمر: پکنا و— الغلام: بالغ ہونا. المنیٰ: مفردها: مُنیة: آرزو، تمنا، مقصد، مادۂ اشتقاق (م، ن، ی) ہے.

البریة :- مخلوق، خلق خدا، دنیا ج برایا

ترجمہ :- اگر علم کی دولت محض تمناؤں سے حاصل ہو جاتی تو دنیا میں کوئی جاہل نہ رہتا.

اعراب (۲) ظاہر ہے. تحقیق لغات :- إجهد : واحد مذکر امر: تو خوب جد وجہد کر، جهد (ف) جهدًا— فی الأمر: خوب کوشش کرنا. لاتکسل : واحد مذکر حاضر بحث نہی: تو سستی نہ کر کسلمندی سے کام نہ لے. کسِل (کسلاً: سستی کرنا، صفت (کسِلٌ وکسْلانُ ج کَسالیٰ وکُسالیٰ) ندامة : شرمندگی، پشیمانی نَدِم (س) ندمًا وندامةً علی ما فعل: شرمندہ ہونا، پشیمان ہونا. العقبیٰ : آخرت، انجام. ترجمہ :- خوب جد وجہد کر نہ کسلمندی سے کام لے نہ غافل رہ کیونکہ انجام کی پشیمانی اس شخص کے لئے ہے جو سست کار ہو.

(۱) تعلّم فلیس المرءُ یولد عالمًا ولیس أخو علم کمن هو جاهل

(۲) وإن کبیر القوم لاعلم عنده صغیر إذا التفّت علیه المحافل

اعراب (۱) :- (تعلّم) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل (فلیس المرءِ) فا تعلیلیہ. المرء: لیس کا اِسم (یولد عالما) خبر. (کمن هو جاهل) کاف حرف جار. مَن : موصولہ مجرور. جار مجرور لیس کی خبر محذوف کائنًا سے متعلق. هو جاهل: صلہ.

تحقیق لغات :- تعلّم: واحد مذکر امر: تو سیکھ، علم حاصل کر. تعلّم تعلّمًا: سیکھنا. و — الأمر: مضبوط کرنا، اسمیں مطاوعت اور فعل کی قبولیت کا معنیٰ پایا جاتا ہے جیسے (عَلَّمْتُه فتعلّمَ) میں نے اسکو سکھایا تو سیکھ گیا. یولد : واحد مذکر مضارع مجہول: از ضرب: پیدا ہوتا ہے.

ترجمہ :- تو علم حاصل کر کیونکہ کوئی انسان (ماں کے پیٹ سے) علم نہیں پیدا ہوتا، اور علم والا مثل جاہل کے نہیں ہوتا.

اعراب (۲) :- (کبیر القوم) موصوف (لاعلم عنده) صفت. موصوف وصفت إنّ کا اسم (صغیر) خبر. (إذا شرطیہ. (التفت) فعل (علیه) فعل سے متعلق (المحافل) فاعل جملہ فعل شرط. اس کی جزا پر مصرعہ اولی دلالت کر رہا ہے.

تحقیق لغات :- إلتفت : واحد مؤنث غائب ماضی. وہ لپٹی، وہ جمع ہوئی. إلتفّ إلتفافًا — فی ثوبه : کپڑے میں لپٹنا. و— علیه القوم : قوم کا کسی کے پاس جمع ہونا.

ترجمہ :- اور قوم کا بڑا آدمی جس کے پاس علم نہیں ہے جب اسکے پاس مجلسوں کا انعقاد ہوتا ہے تو وہ ایک معمولی انسان ہوتا ہے (کیونکہ بلا علم انسان کو قدر ومنزلت حاصل نہیں ہوتی)

وممایںنسب الی الشافعیؒ

(۱) علمی معی حیثما یممتُ ینفعُنی قلبی وعاء له لا بطن صندوق

(۲) إن کنتُ فی البیت کان العلم فیه معی أو کنتُ فی السوق کان العلم فی السوق

اعراب (۱) (علمی) مبتدا (معی) ظرف. کائن خبر محذوف سے متعلق۔ یعنی: علمی کائن معی (حیثما) ظرف مکان برائے شرط۔ (یممتُ) فعل. أنا کی ضمیر مستتر فاعل. جملہ فعل شرط (ینفعنی) فعل جزا. (قلبی) مبتدا. (وعاء) موصوف (له) صفت یعنی: وعاءٌ کائنٌ له. موصوف وصفت ملکر معطوف علیہ (لا بطن صندوق) لا عاطفہ. بطن صندوق: معطوف. معطوف ومعطوف علیہ ملکر خبر۔

تحقیق لغات:۔ حیثما: جہاں کہیں. یممتُ: واحد متکلم ماضی. میں نے قصد کیا، ارادہ کیا یَمّمهٗ تیمیمًا: ارادہ کرنا، قصد کرنا. یَمَّمَ المریضَ للصلوۃ: مریض کو نماز کے لئے تیمم کرانا. ینفع: واحد مذکر مضارع از فتح: نفع دیتا ہے فائدہ پہونچاتا ہے وعاء: برتن، ظرف. ج أوعیة. بطن: پیٹ، ہر چیز کے اندر کا حصہ. قبیلہ کی شاخ ج بطون۔

ترجمہ (۱):۔ میں جہاں بھی رہوں میرا علم میرے ساتھ ساتھ ہوتا ہے اور مجھکو نفع دیتا ہے علم کا ظرف میرا سینہ ہے نہ کہ صندوق.

ترجمہ (۲) اگر گھر میں ہوتا ہوں تو علم میرے ساتھ گھر میں ہوتا ہے، اور اگر بازار میں ہوتا ہوں تو بازار میں ہوتا ہے (واقعی ایک عالم کی شان یہی ہونی چاہئے)

وممایںنسب إلیٰ علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ

لیس الجمالُ بأثوابٍ تُزَیِّنُنَا إنّ الجمالَ جمالُ العلمِ والأدبِ

اعراب:۔ (الجمال) لیس کا اسم (باثواب) با رحرف جار، متعلق لیس کی خبر محذوف کائنًا سے. یعنی لیس الجمال کائنًا باثواب. أثواب: موصوف. جملہ (تزیّننا) صفت. موصوف وصفت ملکر مجرور. دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے۔

تحقیق لغات:۔ الجمال: خوبصورتی، رونق، حسن کثیر، یعنی بہت خوبی کو جمال کہتے ہیں. اسکی دو قسمیں ہیں (۱) وہ خوبی جو انسان کی ذات یا اس کے بدن یا اس کے فعل سے مخصوص ہو (۲) وہ خوبی جو اس سے دوسروں کو پہونچے، چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے (إنّ اللہَ جَمِیْلٌ ویُحِبُّ الجَمالَ) بیشک اللہ خوبیوں والا ہے اور خوبی کو دوست رکھتا ہے. تزیّن: واحد مؤنث غائب مضارع. زینت دیتی ہے، سنوارتی ہے، اچھا بنا کر دکھاتی ہے. زینت: تین طرح کی ہوتی ہے (۱) زینت نفسی. جیسے علم اور اچھے عقائد۔ (۲) زینت بدنی جیسے: صحت مند اور طاقتور ہونا (۳) زینت خارجی. جیسے جاہ و مال. قرآن میں ہے (فخرج علیٰ قومه فی زینته) یہاں زینت سے مراد ظاہری شان وشوکت، مال ومنال اور جاہ واثاثہ ہیں.

ترجمہ:۔ زینت بخشنے والے کپڑوں سے خوبصورتی حاصل نہیں ہوتی، خوبصورتی تو علم وادب کی خوبصورتی ہے (صاحب علم کسی بھی لباس میں ہو خوبصورت لگتا ہے)

اذا ازان إنسانٌ منَ العلمِ نفسه فکلُّ رداءٍ یرتدیه جمیلٌ

إنَّ الیتیمَ یتیمُ العِلمِ وَالحَسَبِ
لَیسَ الیتیمُ الَّذِی قدماتَ وَالدُہُ

اعراب:- لیس فعل ناقص (الیتیم) موصوف اسم (الذی) موصول (قدمات والدُہٗ) صلہ، موصول صلہ ملکر صفت (إنّ) حرف تاکید۔ (الیتیم) اسم (یتیم العلم والحسب) إنّ کی خبر۔ پورا جملہ لیس کی خبر ہے۔

تحقیق لغات:- الیتیم: وہ نابالغ بچہ جو باپ کے سایہ سے محروم ہوگیا ہو، بے نظیر و بے مثل چیز، دُرِّ یتیم: یکتائے روزگار۔ ج یتامیٰ و أیتامٌ۔ یتَمَ (ض) یُتمًا۔ الصبیُّ یتیم ہونا۔ قدمات: واحد مذکر ماضی قریب: مرگیا۔ مات (ن) موتًا: مرنا، آرام کرنا، سونا، موت مختلف معنوں میں مستعمل ہے۔ (۱) زمین کی سرسبزی و شادابی ختم ہوجائے تو زمین کی موت ہے۔ (یحیي الأرض بعد موتها) (۲) قوت نمو کے ساتھ حس و شعور بھی ختم ہوجائے یہ موت حیوانی ہے یا حس ختم ہوجائے اور قوت نامیہ باقی رہے جیسے خواب کی حالت۔ (۳) موت انسانی: علم و ادراک باطل ہوجائے یا رشد و ہدایت کی روشنی چھن جائے تو یہ انسانیت کی موت ہے۔ اسی لئے قرآن نے کافر کو میت سے تعبیر کیا ہے (إنّك لا تسمع الموتیٰ) میں مردہ روح کافر ہی کی مراد ہے۔ برخلاف اس کے شہدار کو زندہ کہا گیا (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ) کیونکہ انھیں رشد و ہدایت کی روشنی حاصل ہے۔

ترجمہ:- جس کا باپ مرگیا وہ یتیم نہیں ہے دراصل یتیم وہ ہے جو علم و حسب سے محروم ہے۔

(ولہ)

رَضِینَا قسمةَ الجبارِ فینا لَنا علمٌ وللجُھّالِ مالُ
فإنّ المالَ یفنی عن قریبٍ وإنّ العلمَ باقٍ لا یزالُ

(۱) اعراب:- (رضینا) فعل با فاعل (قسمة الجبار) قسمة: مصدر اپنے فاعل کیطرف مضاف مفعول بہ الجبار: مضاف الیہ (فینا) قسمة سے متعلق (لنا) خبر مقدم (علم) مبتدا مؤخر۔ (وللجھال مال) واضح ہے۔

تحقیق لغات:- رضینا: جمع متکلم ماضی، ہم خوش ہیں، راضی ہیں، ہمیں پسند ہے۔ رضِیَ (س) رُضیً و رِضیً و رضوانًا۔ عنه وعلیه: راضی ہونا، خوش ہونا۔ رَضِیَ الشیءَ و رَضِیَ به وفیه: پسند کرنا، قناعت کرنا۔ بندے کا اللہ سے راضی ہونا یہ ہے کہ جو کچھ اس پر قضاء الٰہی جاری ہو وہ اسے بُرا نہ سمجھے۔ اور اللہ کے اپنے بندے سے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسکو اپنے حکم کا فرمانبردار اور اپنی نہی سے پرہیزگار دیکھے۔ قسمة: إقتسامٌ کا اسم ہے۔ تقسیم، حصہ، بھاگ، نصیبہ، بانٹ۔ إقتسم القومُ المالَ: سب نے اپنا حصہ لے لیا۔ الجبار: صیغہ مبالغہ۔ زبردست گردن کش، مغرور، قاہر، جبر کرنے والا، ٹوٹے کو جوڑنے والا۔ خدائے تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ الجُھّال: مفرد ھا جاھل۔ نادان، بے خبر۔ تحقیق لغات (۲) یفنی: واحد مذکر غائب مضارع: فنا ہوتا ہے، معدوم ہوتا ہے فنی (س ض) فناءً: معدوم ہونا۔ ہلاکت اور فنا میں معمولی سا فرق ہے۔ جب کسی چیز کی ہیئت ترکیبی ختم ہوجائے اور اجزاء باقی ہوں تو وہ ہلاکت ہے اور اجزاء بھی معدوم ہوجائیں تو وہ فنا ہے۔

ترجمہ (۱) و (۲) خدا نے جو حصہ ہم کو دیا ہے ہم اس پر راضی ہیں (اس لئے کہ) ہمارے حصہ میں علم ہے اور جاہلوں کی قسمت میں مال۔ کیونکہ مال جلد ہی فنا ہوجائے گا اور علم کی دولت باقی رہیگی۔

وقال سابق البربری

العلم یحیی قلوب المیتین کما تحیی البلاد إذا ما مسہا المطر

اعراب :- (العلم) مبتدا. (یحیی) فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع العلم ہے (قلوب المیتین) مفعول بہ (کما) کاف مثلیہ مضاف. ما: مصدریہ (تحیی البلاد) تحیی: فعل. البلاد: فاعل. جملہ تاویل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ مضاف ومضاف الیہ صفت ہے مصدر محذوف کی. تقدیر عبارت: یحیی قلوب المیتین إحیاءً مثل حیوۃ البلاد. (إذا) ظرفیہ. ما: مصدریہ. (مس) فعل. ھا: ضمیر مفعول بہ. مرجع البلاد ہے: (المطر) فاعل. فعل و فاعل اور مفعول تاویل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ یعنی عند مسّ المطر إیّاھا.

تحقیق لغات :- یحیی: واحد مذکر غائب مضارع. زندہ کرتا ہے، زندگی بخشتا ہے، سرسبز وشاداب بناتا ہے، أحیی إحیاءً: زندہ کرنا. و- النارَ: سلگانا. و- الأرضَ: سرسبز وشاداب بنانا. حیوۃ: مختلف معنوں میں مستعمل ہے. (۱) قوت نامیہ جو نبات وحیوان میں ہوتی ہے. (۲) قوت احساس جسکی بنا پر حیوان کو حیوان کہا جاتا ہے (إن الذی أحیاھا لمحیی الموتی) جس نے زمین کو زندہ کیا وہی مُردوں کو زندہ کرے گا. زمین کی زندگی سے اسکی شادابی یعنی قوت نامیہ اور مردوں کو جلانے سے قوت احساس کا عطا کرنا مقصود ہے (۳) عقل کی قوت کارکردگی (۴) بقار فہم کے ساتھ ساتھ لذت اندوزی جیسے مجاہدین شہدار کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ زندہ ہیں یعنی ان میں فہم باقی ہے اور اللہ کی نعمتوں سے لذت اندوز ہو رہے ہیں (۵) آخرت کی دائمی زندگی (۶) ہلاکت سے نجات دینا.

ترجمہ :- علم مردہ لوگوں کے دلوں کو اسطرح زندہ کر دیتا ہے جسطرح بارش ہونے سے زمین زندہ ہو جاتی ہے.

والعلم یجلو العمی عن قلب صاحبہ کما یجلی سواد الطخیۃ القمر

اعراب :- (العلم) مبتدا. (یجلو) خبر. یجلو: فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع العلم ہے (عن قلب صاحبہ) جار مجرور فعل سے متعلق (کما) کاف مثلیہ ما: مصدریہ (یجلی) فعل. (سواد الطخیۃ) مضاف ومضاف الیہ مفعول. (القمر) فاعل فعل و فاعل اور مفعول تاویل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ. مضاف ومضاف الیہ مصدر محذوف کی صفت. تقدیر عبارت: العلم یجلو العمی عن قلب صاحبہ جلاءً مثل جلاء القمر سواد الطخیۃ.

تحقیق لغات :- یجلو: واحد مذکر غائب مضارع. روشن کرتا ہے، صاف کرتا ہے، دور کرتا ہے. جلا (ن) جلاءً- الأمر: واضح کرنا، ظاہر وآشکار کرنا. و- عنہ الھمَّ: غم کو زائل کرنا. و- السیفَ: تلوار کو صیقل کرنا. العمی: (مص) اندھاپن گمراہی عَمِیَ (س) عمیً: اندھا ہونا، جاہل ہونا. و- عن الشیٔ: ہدایت نہ پانا. و- علیہ مشتبہ ہونا. العمی: کا استعمال دونوں آنکھوں کی بینائی جاتی رہنے کے لئے ہوتا ہے اور بطور استعارہ کور دل ہونے کے لئے بھی آتا ہے. سواد: تاریکی، وہ شخص یا وہ چیز جو دور سے سیاہی کی طرح نظر آوے، جماعت، نواحی شہر ج أسودۃ. الطخیۃ: طاء مثلثۃ وخاء ساکنۃ: تاریکی. سواد کی اضافت الطخیۃ کی طرف اضافت بیانیہ ہے.

ترجمہ :- علم صاحب علم کے دل سے جہالت کی تاریکی کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح چاند، رات کی سخت تاریکی کو.

وقال سابق البربری

العلم یحیی قلوب المیتین کما تحیی البلاد إذا ما مسہا المطر

اعراب :- (العلم) مبتدا، (یحیی) فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع العلم ہے (قلوب المیتین) مفعول بہ (کما) کاف مثلیہ مضاف. ما: مصدریہ (تحی البلاد) تحی: فعل. البلاد: فاعل. جملہ تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ۔ مضاف ومضاف الیہ صفت ہے مصدر محذوف کی. تقدیر عبارت: یحیی قلوب المیتین إحیاءً مثل حیوۃ البلاد. (إذا) ظرفیہ. ما: مصدریہ. (مس) فعل. ھا: ضمیر مفعول بہ. مرجع البلاد ہے: (المطر) فاعل. فعل وفاعل اور مفعول تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ یعنی عند مسّ المطر إیاھا.

تحقیق لغات :- یحیی: واحد مذکر غائب مضارع. زندہ کرتا ہے، زندگی بخشتا ہے، سرسبز وشاداب بناتا ہے، أحییٰ إحیاءً: زندہ کرنا. و— النارَ: سلگانا. و— الأرضَ: سرسبز وشاداب بنانا. حیوۃ: مختلف معنوں میں مستعمل ہے. (۱) قوت نامیہ جو نبات وحیوان میں ہوتی ہے. (۲) قوت احساس جسکی بنا پر حیوان کو حیوان کہا جاتا ہے (إن الذی أحیاھا لمحیی الموتی) جس نے زمین کو زندہ کیا وہی مُردوں کو زندہ کرے گا. زمین کی زندگی سے اسکی شادابی یعنی قوت نامیہ اور مردوں کو جلانے سے قوت احساس کا عطا کرنا مقصود ہے (۳) عقل کی قوت کارکردگی (۴) بقاء فہم کے ساتھ ساتھ لذت اندوزی جیسے مجاہدین شہداء کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ زندہ ہیں یعنی ان میں فہم باقی ہے اور اللہ کی نعمتوں سے لذت اندوز ہو رہے ہیں (۵) آخرت کی دائمی زندگی (۶) ہلاکت سے نجات دینا.

ترجمہ :- علم مردہ لوگوں کے دلوں کو اسطرح زندہ کردیتا ہے جسطرح بارش ہونیسے زمین زندہ ہوجاتی ہے.

والعلم یجلو العمی عن قلب صاحبہ کما یجلی سواد الظلمۃ القمر

اعراب :- (العلم) مبتدا، (یجلو) خبر. یجلو: فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع العلم ہے (عن قلب صاحبہ) جار مجرور فعل سے متعلق (کما) کاف مثلیہ ما: مصدریہ (یجلی) فعل. (سواد الطخیۃ) مضاف ومضاف الیہ مفعول. (القمر) فاعل فعل وفاعل اور مفعول تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ. مضاف ومضاف الیہ مصدر محذوف کی صفت. تقدیر عبارت: العلم یجلو العمی عن قلب صاحبہ جلاءً مثل جلاء القمر سواد الطخیۃ.

تحقیق لغات :- یجلو: واحد مذکر غائب مضارع. روشن کرتا ہے، صاف کرتا ہے، دور کرتا ہے. جلا (ن) جلاءً— الأمر: واضح کرنا، ظاہر وآشکار کرنا. و— عنہ الھمَّ: غم کو زائل کرنا. و— السیفَ: تلوار کو صیقل کرنا. العمی: (مص) اندھاپن گمراہی عَمِیَ (س) عمیً: اندھا ہونا، جاہل ہونا. و— عن الشیء: ہدایت نہ پانا. و— علیہ مشتبہ ہونا. العمی: کا استعمال دونوں آنکھوں کی بینائی جاتی رہنے کے لئے ہوتا ہے اور بطور استعارہ کور دل ہونے کے لئے بھی آتا ہے. سواد: تاریکی، وہ شخص یا وہ چیز جو دور سے سیاہی کی طرح نظر آوے، جماعت، نواحی شہر ج أسودۃ. الطخیۃ: طاء مثلثۃ وخاء ساکنۃ: تاریکی. سواد کی اضافت الطخیۃ کی طرف اضافت بیانیہ ہے.

ترجمہ :- علم صاحب علم کے دل سے جہالت کی تاریکی کو اس طرح دور کردیتا ہے جس طرح چاند، رات کی سخت تاریکی کو.

وقال الشافعی

(۱) أخي لن تنال العلم إلا بستةٍ سأنبيك عن تفصيلها ببيان

(۲) ذكاءٌ وحرصٌ، واجتهادٌ وبلغةٌ وإرشاد أستاذ وطول زمان

اعراب:- (أخي) حرف ندا محذوف کا منادی ہے۔ (لن تنال) فعل۔ أنت کی ضمیر مستتر فاعل (العلم) مفعول۔ (إلا) حرف استثنا لغو۔ (لبستة) مبدل منہ۔ دوسرا مصرع جملہ معترضہ بدل اور مبدل منہ کے درمیان۔ (ذکاء وحرص واجتہاد وبلغة و إرشاد استاذ وطول زمان) معطوف ومعطوف علیہ ہوکر بدل۔

تحقیق لغات:- لن تنال: واحد مذکر حاضر مستقبل منصوب بِلَنْ: تم ہرگز نہیں پاسکتے، پہونچ نہیں سکتے۔ نال (س) نیلاً — المطلب: پانا، حاصل کرنا۔ و — من فلان گالی دینا، عیب لگانا۔ — من عِرض فلانٍ: کسی کی بے عزتی کرنا۔ سأنبی: واحد متکلم مستقبل قریب: جلد ہی بتادوں گا، بتاؤں گا، أنبأ إنباءً — عن الشیئ: خبر دینا بتانا، آگاہ کرنا۔ بیان: (مص) بولنا۔ کسی چیز کے متعلق کھولنے اور واضح کرنیکا نام بیان ہے۔ بیان: عام ہے اور نطق خاص۔ اور کبھی جس چیز کے ذریعہ بیان کیا جاتا ہے، اسے بیان کہتے ہیں۔ چنانچہ کلام اول معنی کے اعتبار سے بیان کہلاتا ہے، کیونکہ وہ معنی مقصود کو کھولتا ہے اور ظاہر کرتا ہے، اور دوسرے معنی کے اعتبار سے مبہم کلام کی شرح کو بیان کہتے ہیں۔ ذکاء: بفتح ذال۔ ذہانت، حرص: شوق، دلچسپی۔ إجتہاد: محنت، کوشش، جد وجہد۔ بُلغة: توشہ، روزی، إرشادٌ: رہنمائی۔ إرشاد أستاذ: استاد کا سبق۔ طول زمان: تجربہ۔ ترجمہ:- دوست! میں تفصیل اور وضاحت سے بیان کردیتا ہوں کہ علم چھ چیز کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا (اور وہ یہ ہیں) ذہانت، شوق، محنت، روزی، استاد کا سبق اور تجربہ۔

وقال صالح بن عبد القدوس

(۱) وإنّ من أدّبته في الصّبا كالعود يُسقى الماء من غرسه

(۲) حتّى تراه مورقًا ناضرًا بعد الّذي أبصرت من يبسه

اعراب(۱):- (إنّ) حرف تاکید۔ (من) موصولہ (أدّبته) صلہ۔ موصول وصلہ ملکر إنّ کا اسم (فی الصبا) جار مجرور فعل سے متعلق۔ (کالعود) کاف حرف جار متعلق إنّ کی خبر محذوف سے: تقدیر عبارت: من أدبته فی الصبا کائنٌ کالعود۔ العود: مبتدا۔ (یسقی الماء من غرسه) خبر۔ تحقیق لغات:- أدّبت: واحد مذکر حاضر ماضی: تونے ادب سکھایا، مہذب بنایا۔ أدّب تادیبًا — کو ادب سکھانا، تعلیم دینا، مہذب بنانا، شائستہ بنانا، اخلاق سکھانا، الصّبا: بکسر صاد۔ بچپن، کم عمری، طفلی، کودکی، بلوغ سے پہلے کا زمانہ۔ مادۂ اشتقاق (ص۔ ب۔ و) العود: لکڑی، کٹی ہوئی شاخ، ایک خوشبودار لکڑی، بین، سارنگی ج عیدان وأعواد یسقی: واحد مذکر غائب مضارع مجہول۔ سیراب کیا جاتا ہے، سینچا جاتا ہے، سقی (ض) سقیًا: پانی پلانا، سیراب کرنا، غرس: پودا، جو زمین میں لگایا جائے ج أغراس۔ ترجمہ:- تم بچپن میں جسے تعلیم دوگے (اسکی مثال) اس شاخ جیسی ہے جو اپنے درخت سے سیراب ہوتی ہے۔

تحقیق لغات:- مورقًا: اسم مفعول۔ ہرا بھرا۔ أورق إیراق — الشجرُ: درخت کا پتہ دار ہونا، ہرا بھرا ہونا۔ ناضرًا: اسم فاعل۔ تروتازہ، بارونق۔ نضر (ن۔ ض۔ س۔ ک) نضرًا ونضارةً — الوجه أو اللون أو الشجرُ: تروتازہ اور بارونق ہونا۔ الیبسُ: بفتح یار وبار: تری کے بعد خشکی۔ بیفائدہ۔ ترجمہ:- یہانتک کہ وہ تم کو ہری اور تروتازہ نظر آتی ہے اس خشکی کے بعد جسے تونے دیکھا تھا (اسی طرح بچپن کی تعلیم انسانی زندگی کو سنوار دیتی ہے)

[illegible]

والشیخ لا یترک أخلاقہ حتی یواری

اعراب :- (الشیخ) مبتداء (لا یترک) فعل. ھُوَ کی ضمیر مستتر فاعل (أخلاقہ) مفعول بہ. جملہ خبر ہے. (حتی) برائے غایت بمعنی إلیٰ (یواری) فعل منصوب بتقدیر أنْ بعد حتی. ھُوَ کی ضمیر مستتر نائب فاعل مرجع الشیخ ہے (فی ثری رمسہ) یواری سے متعلق. فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر مجرور. جار مجرور یترک سے متعلق. یعنی الشیخ لا یترک أخلاقہ إلیٰ موارأتہ فی ضریحہ. تحقیق لغات :- داحد مذکر غائب مضارع منفی. نہیں چھوڑتا ہے. ترک (ن) ترکًا و تَرکانًا: چھوڑنا. ترک قصدًا اختیار سے چھوڑنا ہو یا بلا اختیار اضطراری طور پر چھوڑنا ہو، ترک کا اطلاق دونوں پر ہوتا ہے، ترک غیر اختیاری ہی کا نتیجہ ہوتا ہے جس کو میت چھوڑ جاتا ہے. أخلاق : بفتح ہمزہ، مفرد ھا خُلُقٌ : اچھی عادتیں، خصائل، مزاج طبعی. خُلُقٌ اور خَلْقٌ اصل میں دونوں ایک ہی ہیں جیسے (شُرْبٌ اور شَرْبٌ) مگر فرق اتنا ضرور ہے کہ خُلُق کا استعمال عادت و خصلت کیلئے مخصوص ہے، اور خَلْق کا استعمال خلقت کیلئے. یواری : داحد مذکر غائب مضارع مجہول : چھپایا جائے. واری موارأۃ (إفعال) چھپانا، پوشید کرنا. الثری : بفتح ثاء والف مقصورہ. خاک، نمناک مٹی، کثرت مال. بولا جاتا ہے (یَبِسَ الثری بینہم) ان کے درمیان مٹی خشک ہوگئی یعنی وہ دوست سے دشمن ہوگئے ج أثراء رمس: قبر، قبر کی مٹی، آہستہ دھیمی آواز ج رموس، أرماس.

:- بڈھا آدمی اپنی عادتوں سے باز نہیں آتا ہے، تا آنکہ قبر کی مٹی میں چھپا نہ دیا جائے.

[illegible] عاودہ جہلہ

کذی الضنیٰ عاد إلی نکسہ

اعراب :- (إذا) حرف شرط (إرعوی) فعل شرط (عاود) فعل (ھاء) مفعول بہ (جہلہ) فاعل. (کذی الضنی) کاف تشبیہ مضاف (ذی الضنی) مضاف مضاف الیہ ہوکر ذو الحال (عاد) اصل میں قد عاد ہے عاد: فعل با فاعل (إلیٰ نکسہ) عاد سے متعلق. جملہ حال ہے. حال ذو الحال ملکر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر صفت مصدر محذوف کی. تقدیر عبارت : عاودہ جہلہ معاودۃً مثلَ ذی الضنی.

تحقیق لغات :- إرعوی : داحد مذکر غائب ماضی : وہ لوٹا، وہ باز آیا إرعوی إرعواءً ـــ من الجہل : جہالت سے رکنا، باز رہنا. صفت (مرعوٍ) رجوع کرنیوالا. عاوَدَ : داحد مذکر غائب ماضی. لوٹ آنا، دوبارہ واپس آنا. عاوده معاودۃً ـــ الرجلُ پہلے معاملے کی طرف واپس ہونا و ـــ الشیء : عادت بنالینا. عاودتہُ الحُمّیٰ : بار بار بخار آنا. عاودہ بالمسألۃ : بار بار سوال کرنا. ذِی بمعنی صاحب الضَّنیٰ : بفتح ضاد : بیماری لاغری، بدحالی. ضَنِیَ (س) ضنیً : بیماری سے کمزور ونحیف ہونا. نکس : بضم نون. اچھا ہونے کے بعد مرض کا لوٹنا : نکِس (س) نکسًا ـــ المریضُ : دوبارہ بیمار پڑنا و ـــ الرجلُ : کمزور ہونا، عاجز ہونا.

ترجمہ :- بوڑھا آدمی اگر باز بھی آجائے تو پھر اسکی جہالت لوٹ آتی ہے، جیسے کمزور مریض کہ اچھا ہوکر پھر اپنے مرض کی طرف لوٹ جاتا ہے.

(١) مَا يبلُغُ الأعداءَ مِنْ جاهِلٍ مَا يبلغُ الجاهلُ مِنْ نفسه

وقال ابو محمد ابن السَّيِّد البطليوسى

(٢) أخُو العِلمِ حَيٌّ خالدٌ بعد موته وأوصالُهُ تحت الترابِ رَمِيمٌ

اعراب (١) :- (ما) نافیہ۔ (یبلغ) فعل (اعداء) مفعول بہ۔ (من جاھل) فعل سے متعلق (ما) اسم موصول (یبلغ) فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع ما ہے (جاھل) مفعول بہ (من نفسہ) یبلغ سے متعلق۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور متعلق سے ملکر صلہ۔ صلہ و موصول ملکر یبلغ اول کا فاعل۔

تحقیق لغات: یبلغ: واحد مذکر غائب مضارع۔ وہ پہونچتا ہے۔ بلغ (ن) بلوغًا: پہونچنا و ـــ الثمر: پھل کا پکنا۔ و ـــ الغلامُ: بالغ ہونا۔ بلغ منی کلامُك: یعنی تمہاری گفتگو نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا۔ الأعداء: مفرد ھا عدوٌّ دشمن۔ جاھل: نادان، بے خبر۔ ترجمہ (١) :- جاہل سے اس کے دشمنوں کو وہ (نقصان) نہیں پہنچتا جتنا جاہل کو خود اسکی ذات سے پہنچ جاتا ہے۔

اعراب (٢) :- اعراب ظاہر ہے۔

تحقیق لغات :- أخو العلم: صاحب علم، علم دوست۔ خالد: صیغہ صفت ہمیشہ رہنے والا، ان مٹ زندہ جاوید خلد (ن) خلودًا: ہمیشہ رہنا و ـــ إلى المكان و بالمكان: کسی جگہ اقامت کرنا و ـــ إلى الأرض: چمٹنا۔ أوصال: مفرد ھا وُصْلٌ۔ جوڑ، بند، قطع الله اوصالہٗ خدا اس کو ریزہ ریزہ کردے رمیم: صفت مشبہ: بوسیدہ، گلی ہوئی ہڈی ماخذ اشتقاق رِمَّةٌ ہے ج أرِمَّةٌ و رِمامٌ

ترجمہ :- صاحب علم مرنے کے بعد بھی ز[illegible] جاوید ہوتا ہے حالانکہ مٹی کے نیچے اسکے تمام اعضاء ریزہ ریزہ ہوجاتے ہیں

فی حل ازہار العرب

وذو الجهل مَيتٌ وهو ماشٍ على الثرى يُظَنُّ من الأحياء وهو عديمٌ

اعراب :- (ذو الجہل) مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، (میت) خبر (وھو ماش علی الثری) جملہ حالیہ۔ (یظن) فعل مجہول ھو کی ضمیر اس میں نائب فاعل ذو الحال مرجع ذو الجہل ہے (وھو عدیم) حال۔ یظن من الاحیاء الخ میتٌ کا بیان یا بدل واقع ہے۔

تحقیق لغات :- الجهل: اسم صفت: نادانی، بے خبری، بے سمجھی۔ میت: اسم صفت بفتح میم وسکون یاء، مادہ: موتٌ: مردہ، بے جان، بے حس، مردہ عقل، خشک زمین ج أموات وموتىٰ و میتون۔ ماشٍ اسم فاعل۔ اصل میں ماشيٌ ہے۔ یاء بوجہ ثقالت ساقط ہوگئی بمعنی پیدل چلنے والا۔ مَشْيٌ مصدر از ضرب۔ مشى (ض) مَشْيًا و تمشاءً: پیدل چلنا و ـــ بالنميمة: چغلی کھانا۔ يُظَنُّ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول گمان کیا جاتا ہے، سمجھا جاتا ہے، خیال کیا جاتا ہے۔ ظنّ (ن) ظنًّا۔ گمان کرنا اٹکل کرنا، یقین کرنا، جاننا، خیال میں آنا، وہم گزرنا، اس فعل کا تعدد دو مفعول کی طرف ہوتا ہے۔ ظننت زیدًا صادقًا: میں نے زید کو سچا جانا۔ عدیم: اسم صفت۔ معدوم، مردہ، فقیر، احمق، دیوانہ۔ عديم النظير أو المثال: بے نظیر، لاثانی۔ عديم الوجود: کمیاب، نایاب۔

معنیٰ :- والحق أنّ الجاهل ميت ومعدوم وإن هو يمشي على الأرض ويتقلّب فيها ويُعَدّ من الأحياء

ترجمہ :- اور جاہل آدمی مردہ ہے حالانکہ زمین پر چلتا پھرتا ہے (اس کا شمار زندوں میں ہوتا ہے حالانکہ وہ معدوم ہے۔

(وقَالَ عدیُ بن الرَّعلاء الغسَّانی جاھلی)

(۱) لَیسَ مَنْ مَاتَ فَاسترَاحَ بمَیّتٍ إنّمَا المَیّتُ مَیّتُ الأحْیَاءِ

(۲) إنّما المیّتُ مَنْ یَعِیشُ کئِیبًا کَاسِفًا بالُهُ قَلِیلَ الرَّخَاءِ

اعراب (۱) :- (من مَاتَ) مَنْ : موصولہ اسم (مات) فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل معطوف علیہ (فاستَرَاحَ) فاء عاطفہ۔ استرَاحَ : معطوف۔ معطوف ومعطوف علیہ ملکر صلہ (بمیّتٍ) باء زائدہ۔ میّت : لیس کی خبر (إنّما المیّتُ) إنّما : حرف حصر (المیّتُ مَیّتُ الأحْیَاءِ) مبتدا خبر۔

تحقیق لغات :- استرَاحَ : واحد مذکر غائب ماضی : آرام کیا، راحت پایا۔ استراح استراحۃً : آرام پانا و ــ إلیہ : تسلی وسکون پانا۔ میّت : اسم صفت مادّہ موتٌ ہے : مردہ، بے جان ج میّتون۔ ترجمہ (۱) :- وہ شخص مردہ نہیں ہے جو مرگیا اور آرام پایا۔ دراصل مردہ وہ ہے جو زندوں میں مرا ہوا ہے (یعنی جاہل۔

اعراب (۲) :- (إنّما) حرف حصر (المیت) مبتدا (من) موصولہ (یعیش) صلہ فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال (کئیبًا) حال اول (کاسفا بالُہ) حال ثانی (قلیل الرخاء) حال ثالث۔ موصول وصلہ ملکر خبر۔ تحقیق لغات : یعیش : واحد مذکر غائب مضارع : زندگی بسر کرتا ہے۔ عاش (ض) عیشًا وعیشۃً ومعاشًا : زندگی بسر کرنا زندہ رہنا۔ کئیب : اسم صفت : غمگین، رنجیدہ، کبیدہ خاطر، ایسا غمگین جو رونے کے قریب ہو، شکستہ دل۔ کئب (ض) کآبۃ : غمگین ہونا، بدحال ہونا، نڈھال ہونا۔ کاسفا : اسم فاعل، پریشان خاطر، ناامید کسفت (ض) کسوفا ــ حالُہُ : حالت خراب ہونا و ــ بالُہ امید منقطع ہونا۔ الرّخاء : خوش حالی، خوش عیشی۔ رخی (ن۔ض۔س) رخاء ــ العیش : زندگی کا آسودہ اور خوشگوار ہونا۔ قلیل الرخاء : بدحالی۔

ترجمہ (۲) :- جو شکستہ دل، پریشان خاطر اور بدحال ہو کر زندگی بسر کرے دراصل وہی مردہ ہے

وقال بکر بن عبد العزیز بن دلف أبی دلف العجلی

لاینالُ العُلیٰ ولایبلُغُ المجْدَ هَیوبٌ جَثّامَةٌ فی الظّلالِ

اعراب :- (لاینال : فعل۔ (العلی) مفعول بہ جملہ معطوف علیہ۔ (ولایبلغ) واو حرف عطف لایبلغ : فعل۔ (المجد) مفعول بہ جملہ معطوف۔ (ھیوبٌ) صفت موصوف محذوف کی لایبلغ کا فاعل (جثّامۃ) صفت ثانی (فی الظّلال) جثّامۃٌ سے متعلق۔ تقدیر عبارت : لایبلغ المجد رجلٌ ھیوب جثامۃ فی الظّلال۔

تحقیق لغات :- لاینال : واحد مذکر غائب مضارع منفی۔ حاصل نہیں کرتا ہے، پہونچتا نہیں ہے۔ (از نیلٌ۔ باب سمع) العلی : اسم، سربلندی، بزرگی، شرافت۔ المجد۔ عظمت بزرگی، عزت ج أمجاد۔ مجد (ک) مجدًا : بزرگی اور عزت والا ہونا۔ ھیوبٌ صیغہ مبالغہ بہت ڈرنے والا، ڈرپوک۔ ھابہ (س) ھیبًا وھیبۃ ومھابۃً : خوف کھانا، ڈرنا، بچنا۔ جثّامۃ : صیغہ مبالغہ : تاء : مبالغہ کی ہے جیسے علامۃ میں۔ نیند کا متوالا، آرام پسند، کوڑھی صفت، اپنی جگہ سے حرکت نہ کرنے والا، زندگی کی مشقتوں سے گریز کرنے والا، کند ذہن، بُردبار۔ (از جُثوم باب ن۔ض) جثم جثمًا وجثومًا ــ الرجل أو الطائر أو الحیوان : آدمی یا پرندہ یا حیوان کا سینہ کو زمین سے لگانا۔ چمٹے رہنا۔ الظّلال۔ بکسر ظاء۔ مفرد ہا ظلٌّ : سایہ، پرچھائی، چھاؤں۔ ظلٌّ میں باعتبار فیئ زیادہ عمومیت ہے کیونکہ ظلُّ اللیل اور ظلُّ الجنۃ بولا جاتا ہے مگر (فیئ اللیل اور فیئ الجنۃ) نہیں بولا جاتا ہے۔ ہر وہ جگہ جہاں دھوپ نہ پہونچتی ہو اسے ظلٌّ کہتے ہیں۔ مگر فیئ صرف اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے دھوپ جاچکی ہو

ترجمہ :- بزدل اور آرام طلب آدمی بزرگی اور سربلندی نہیں پاسکتا (کیونکہ وہ جد وجہد سے گریز کرتا ہے)۔

إنما يُحْرَزُ القِداحَ ويَحْوِى ۔۔۔ قصباتِ السِّباق عند النِّزال

اعراب :- (يحرز) فعل. (القداح) مفعول بہ. جملہ معطوف علیہ (ويحوى) واوَ حرف عطف. يَحْوِى : فعل (قصبات السباق) مفعول بہ (عند النزال) ظرف اور يَحْوِى سے متعلق جملہ معطوف.

تحقیق لغات :- يحرز : واحد مذکر غائب مضارع. حاصل کرتا ہے، جمع کرتا ہے، اکٹھا کرتا ہے، محفوظ رکھتا ہے. أحرز إحرازًا ۔ الشئ : حاصل کرنا، جمع کرنا، محفوظ کرنا. القِداح : بکسر قاف. مفرد ہا قِدْح جوئے کا بے پیکان اور بے پَر کا تیر، قمار بازی کے بارہ تیر جس سے عرب لوگ جُوا کھیلتے تھے. (يحرز القداح) قمار بازی کے تیر سمیٹ لیتا ہے یعنی بازی جیت لیتا ہے، سبقت لیجاتا ہے. يحوى : واحد مذکر غائب مضارع. اکٹھا کرتا ہے، حفاظت کرتا ہے. حوى (ض) حواية وحيًّا ۔ الشئَ : اکٹھا کرنا، حفاظت کرنا، مالک ہونا. قصبات : بفتح قاف وصاد. مفرد ہا قصبة : ہر وہ نبات جسمیں پور اور گرہیں ہوں جیسے (بانس. گنّا. نرسل وغیرہ) بولا جاتا ہے. (فلان أحرز قصبة السباق) جبکہ وہ سبقت لیجائے اور بازی جیت لے. السباق : بکسر سین. (مصدر) دوڑ کے میدان میں سبقت لیجانا. (قصبات السباق) سے مراد وہ لکڑی ہے جس کو اہل عرب میدان کے آخری سرے پر گاڑ دیتے تھے اور دوڑ میں جو پہلے اس لکڑی کو اکھاڑ لیتا تھا وہ اسکی کامیابی کی علامت ہوتی تھی. النِّزال : بکسر نون (مصدر) دو فوجوں کا میدان، جنگ میں مقابل ہونا. نازله منازلة ونزالًا ۔ فی الحرب : مقابل میں آنا اور جنگ کرنا.

ترجمہ :- جنگ کے وقت قمار بازی کے تیروں اور میدان مسابقت کے جھنڈوں کو درحقیقت وہ آدمی حاصل کرتا ہے (آئندہ)

مَنْ يَذُودُ المُلوكَ عن ساحةِ المُلكِ ۔۔۔ إذا ما تنافسوا فی المعالی

اعراب :- (من) اسم موصول (يذود) صلہ. يذود : فعل. هو کی ضمیر مستتر فاعل (الملوك) مفعول بہ. (عن ساحة الملك) جار مجرور فعل سے متعلق (إذا) ظرف فیہ مضاف (تنافسوا) فعل. هم کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع الملوك ہے. (فی المعالی) جار مجرور فعل سے متعلق. جملہ مضاف الیہ.

تحقیق لغات :- يذود : واحد مذکر غائب مضارع. دھکا دیتا ہے، دور کرتا ہے، دھتکارتا ہے. ذاده (ن) ذودًا وذيادًا ۔ عنه دفع کرنا، دھتکارنا. و ۔ الابلَ عن الماء : اونٹوں کو پانی سے ہنکانا. و ۔ عن حسبه : اپنے حسب کی حمایت وحفاظت کرنا. الملوك : بضم میم. مفرد ہا مَلِكٌ. صیغہ صفت. مادہ مُلكٌ ہے : بمعنی بادشاہ، با اقتدار، حاکم اعلیٰ. ساحة : میدان، ساحل، آنگن، رقبہ. ج ساحات وسوح. المُلك : اسم. بادشاہت، ملکیت، قبضہ، سلطنت، راج. زمین جو ایک بادشاہ کے زیر حکومت ہو. تنافسوا : جمع مذکر غائب ماضی از (تفاعل) انھوں نے باہم مقابلہ کیا، فخر کیا. تنافس متنافسة ۔ القومُ فی الأمر : لوگوں کا مقابلہ کرنا، اچھے کام میں رغبت کرنا. المعالی : مفرد ہا معلاة : بلندی، بزرگی.

معنیٰ :- من يدفع الملوك عن ميدان البلاد حين تراغبوا فی المكارم.

ترجمہ :- جو بادشاہوں کو سلطنت کے میدان سے بھگا دے (شکست دیدے) جب وہ لوگ بلندیوں میں مقابلہ کریں (یعنی فتح وکامرانی کا سہرا اسکے سر ہوگا جو داد شجاعت دیتے ہوئے میدان جنگ سر کرلے)

Scanned by CamScanner

وَيُدِيْرُ الأُمُوْرَ مِنْهُ بِرَأْيٍ ... طُبِعَتْ مِنْهُ مُرْهَفَاتُ النِّصَالِ

اعراب :- واؤ: عاطفہ. (یدیر) فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل (الامور) مفعول بہ. (منہ برأی) جار مجرور یدیر سے متعلق. رأی: موصوف. (طبعت) صفت طبعت: فعل (منہ) فعل سے متعلق (مرھفات النصال) نائب فاعل۔

تحقیق لغات :- یدیر: واحد مذکر غائب مضارع۔ انجام دیتا ہے، گھماتا ہے. أدارۃً و بہ إدارۃً: انجام دینا، گھمانا۔ الأمور: مفردھا أمر: حکم، فرمان، کام، معاملہ، حادثہ۔ أمر کا استعمال عربی زبان میں مطلق ہر شیٔ کے لئے ہوتا ہے جیسے اردو میں بات کا استعمال. رأی: تجویز، عقل، خیال، دانائی ج آراء. طبعت: واحد مؤنث غائب مجہول. ڈھالی گئی۔ طبعت النصال: پیکان ڈھالے گئے، بنائے گئے. طبع (ف) طبعًا۔ الشیٔ: تصویر بنانا. و۔ علیہ: مہر لگانا. و۔ الدرھم: ڈھالنا. مرھفات: مفردہا مرھفۃ: اسم مفعول مؤنث. تیز کی ہوئی. مانجھی ہوئی. أرھف إرھافًا۔ السیف او النصل: تلوار یا پیکان کی دھار کو تیز کرنا. (مرھفات النصال) میں صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے. اصل میں ہے: النصال المرھفات: تیز کئے ہوئے پیکان. النصال: مفردھا نصل: تیر کے پیکان.

معنیٰ: والذی یدیر الأمور برأیہ وفکرتہ التی عُمِلتْ بہا السیوف المرھفات والرماح المحددات۔

ترجمہ :- اور جو تمام امور کو اپنی ایسی رائے سے انجام دے جس سے تیز پیکان ڈھالے جائیں. (یعنی جسے تدبر، پختہ عقل، اور اچھی رائے حاصل ہو، شاعر نے فکر رسا کو تیز پیکان سے تشبیہ دی ہے)

وقال آخر

وَمَنْ هَرَّ أَطْرَافَ القَنَا خَشْيَةَ الرَّدَىٰ ... فَلَيْسَ لِمَجْدٍ صَالِحٍ بِكَسُوْبِ

اعراب :- (من) شرطیہ مبتدا، (ھرّ) فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع من ہے (أطراف القنا) مفعول بہ (خشیۃ الردی) مفعول لاجلہ. (فلیس لمجد صالح بکسوب) جزا ہے۔ فلیس: فا جزائیہ. لیس: فعل ناقص. ھو کی ضمیر مستتر اسم (لمجد صالح) لام حرف جار کسوب سے متعلق. مجد صالح: موصوف و صفت مجرور کسوب: لیس کی خبر.

تحقیق لغات :- ھرّ: واحد مذکر غائب ماضی. ناگوار سمجھا، تیوری چڑھائی، منہ بسورا. ھرّ (ض) ھرًّا۔ الشیٔ ناگوار سمجھنا. و۔ فی وجہ السائل: تیوری چڑھانا، ترشرو ہونا، منہ بسورنا. أطراف: مفردہا طرف. کنارہ، جانب، سمت، جہت. القنا: مفردھا قناۃ. نیزہ، بھالا، پانی کی نالی أطراف القنا: بھالے کی نوک، نیزے کی پیکان. خشیۃ: ڈر، خوف، ہیبت، خشیت جس خوف میں کسی چیز کی عظمت شامل ہو اسکو خشیۃ کہتے ہیں. الرّدیٰ: ہلاکت، تباہی. ردِی (س)، ردًی: ہلاک ہونا، گرنا. صالح: صیغہ اسم فاعل. مادہ صلاح ہے. نیک، اچھا، بھلا، پاکیزہ. مجد صالح: اچھی اور پاکیزہ بزرگی. کسوب: از (کسب) صیغہ مبالغہ. بہت کمانیوالا. معنیٰ :- من یکرہ أطراف القنا، ولا یصمد فی وجہ الشدائد والمصائب مخافۃ الہلاک والدمار فلا یتحقق لہ المجد الصالح. ترجمہ :- جو ہلاکت کے خوف سے نیزوں کی پیکان کو ناگوار سمجھے وہ اچھی بزرگی حاصل کرنیوالا نہیں (یعنی جو حالات کی سختیوں کی خائف ہوجائے، اور ان سے پنجہ آزمائی کا حوصلہ نہ رکھے اسکے لئے بزرگی میں کوئی حصہ نہیں)

وماهِيَ الأَرَقْدَةٌ تُوُرِثُ العُلٰى لِرَهْطِكَ مَاحَنَّتْ رَوَائِمُ نِيْبٍ

اعراب :- (ما) نافیہ. (هي) مبتدا، مرجع أطراف القنا ہے (إلا) حرف استثنا، لغو (رقدة) خبر موصوف (تورث) صفت - تورث : فعل هي کی ضمیر مستتر فاعل مرجع رقدة ہے (العُلٰى) مفعول بہ (لرهطك) جار مجرور تورثُ سے متعلق (ماحنّت) مَا مصدریہ ظرفیہ (حنّت) فعل (روائم نیب) فاعل. فعل فاعل تاویل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ. تقدیر عبارت : مدۃ دوامِ حَنِيْنِ الناقةِ علىٰ وَلَدِها.

تحقیق لغات :- رقدة : اسم. نیند. رقد (ن) رقدا و رُقوداً : سونا. و— السُّوق : بازار کا سرد پڑنا و— عن الأمر : غافل ہونا. تورث : واحد مؤنث غائب مضارع از افعال پیدا کرتی ہے، وارث بناتی ہے. أورث إيراثاً : پیدا کرنا، وارث بنانا. رهط : مردوں کا گروہ، قوم و قبیلہ جس میں عورت نہ ہو. رهط کی طرف اگر عدد کی اضافت کریں تو اس سے اشخاص و افراد مراد ہوتے ہیں جیسے کہتے ہیں عشرون رَهْطًا. یعنی بیس اشخاص. حنّت : واحد مؤنث غائب ماضی. از (حنان) مہربان ہوئی، شفقت کیا، مشتاق ہوئی، بچے کے مرنے پر چیخی، حنّ (ض) حناناً علیه. مہربانی کرنا، شفقت کرنا، رحم کھانا و— حنیناً إلیه : مائل ہونا، مشتاق ہونا، پیار کرنا. ماحنّت : جبتک پیار کرتی رہے. روائم : مفرد ہا رائمة : صیغہ صفت. مادہ رِئم ہے. شفقت کرنیوالی، پیار کرنیوالی رَئِمَ (س) رَأْماً و رِئْماناً— الشيءَ : محبت کرنا، الفت کرنا و— الناقة ولدَها : اونٹنی کا اپنے بچے پر مہربان ہونا. النّیب : مفرد ہا ناب : بوڑھی اونٹنی. روائم نیب. موصوف و صفت ہے یعنی نیب روائم. ترجمہ : اور نیزوں کی پیکان نہیں ہے مگر ایک ایسی نیند جو تیری قوم کو سربلندی کا وارث بنادیگی، جبتک کہ پیار کرنیوالی اونٹنیاں اپنے بچوں سے پیار کرتی رہیں (نیزوں کی پیکان پر خون بہانے سے گریز نہ کرو، چند منٹ میں ابدی نیند آجائے گی اور پھر تمہاری قوم کا سر رہتی دنیا تک اونچا رہے گا)

قال أبو سعيد المخزومي

مَتىٰ يَنَالُ الفتىٰ اليقظانُ هِمَّتَهٗ إذا المُقَامُ بِدَارِ اللَّهْوِ والغَزَلِ

اعراب :- (متی) ظرف زمان مستقبل کیلئے (ینال) فعل (الفتی) فاعل. موصوف (الیقظان) صفت (هِمّته) مفعول بہ (إذا) شرطیہ. (المقام) مبتدا (بدار اللهو والغزل) متعلق ہے خبر محذوف سے یعنی إذا المقام كائن بدار اللهو والغزل.

تحقیق لغات :- متی اسم بھی ہے اور حرف بھی. جب اسم ہو تو کبھی وقت دریافت کرنیکے لئے آتا ہے جیسے (متی هذا الوعد) اس وعدہ کا وقت کب ہوگا. اور کبھی شرط جزا کیلئے آتا ہے تو متی جب کے معنی میں ہوتا ہے جیسے (متى أضَعُ العِمَامَةَ تَعْرِفُوْنِي) جب میں سر سے عمامہ اتار دونگا تو مجھے پہچان لوگے. متی حرفی صورت میں مِن یا فِيْ کا ہم معنی ہوتا ہے جیسے (أخرجها متی كُمِّهٖ) اسکو اپنی آستین سے نکالا. اور (وضعتُهٗ متی كُمِّيْ) اسکو میں نے اپنی آستین میں رکھا. یہاں متی کا استعمال وقت دریافت کرنے کے لئے ہوا ہے. الیقظان : بیدار مغز، ہوشیار، بیدار، محتاط، چوکنا، ج أيقاظ. مؤنث يقظى ج يقاظى. يَقَظَ (س) يَقَظًا و يُقْظ (ک) يقاظةً : بیدار رہنا، بیدار مغز ہونا، محتاط رہنا. همة : بکسر هاء و فتحہا : مقصود ارادہ، خواہش، توجہ، جرأت، وہ ضروری کام جس کو کرنیکی فکر ہو ج هِمَمٌ. هَمَّ (ن) همًّا— الشيءَ : ارادہ کرنا، قصد کرنا. المُقام : بضم میم ظرف مکان از (إقامة) ٹھہراؤ، کھڑے ہونے کی جگہ. اللهو : اسم مصدر، سنجیدگی چھوڑ کر مزاح کیطرف میلان اور جھکاؤ، غیر دانشمندانہ تفریح، کھیل، تماشا. الغزل : (مصدر) عورتوں سے ہنسی مذاق، چھیڑ چھاڑ، اور عشق و محبت کی باتیں کرنا اور ان کے سراپا کی منظر کشی کرنا

ترجمہ :- ہوشمند نوجوان اپنا مقصود کب پاسکتا ہے جبکہ وہ لہو و لعب اور ہنسی مذاق میں لگا رہتا ہو. (رومان کی وادیوں میں الجھا ہوا انسان منزل مقصود تک نہیں پہونچ سکتا)

(۱) فی الخَیْلِ والخافقاتِ السُّودِ لی شُغُلٌ　لَیْسَ الصَّبَابَةُ والصَّہْبَاءُ مِنْ شُغُلِی

(۲) مَا کَانَ لِی أَمَلٌ فی غیرِ مَکْرُمَةٍ　والنَّفْسُ مَقْرُونَةٌ بالحِرْصِ والأَمَلِ

(۱) اعراب:- (فی الخیل والخافقات السود) خبر مقدم (لی) شغلٌ سے متعلق (شُغُلٌ) مبتدا مؤخر (لَیْسَ) فعل ناقص (الصبابة والصہبار) معطوف ومعطوف علیہ اسم۔ (من شغلی) جار مجرور خبر محذوف سے متعلق یعنی: لیس الصبابة والصہبار کائنةً من شغلی۔

تحقیق لغات(۱):- الخَیل: گھوڑے، مجازاً سوار ج خیول وأخیال۔ الخافقات: مفرد خافقة: لہراتے ہوئے جھنڈے السوَد: مفرد أسود۔ سیاہ۔ سوِد (س) یسْوَدُ سَوَاداً: سیاہ ہونا شغَل: کام، مشغولیت، مشغلہ، مصروفیت۔ الصبابة: عشق کی سوزش، حرارت، شدت گرمی، رقت قلب۔ صبّ (س) صبابة ــ الیہ عاشق ہونا، فریفتہ ہونا، الصہبار: سرخ وسفید انگوری شراب۔ صہب (س) صہبا وصہبة: سرخ سفید ہونا۔ صفت (اصہب مؤنث صہبار)

(۱) ترجمہ:- میری دلچسپی سواروں اور لہراتے جھنڈوں میں ہے، عشق ومحبت اور جام ارغوانی میرا مشغلہ نہیں ہے (میں کوئی نکمّہ یا اناڑی آدمی نہیں ہوں کہ فرائض زندگی سے غافل ہوکر پینے پلانے اور آنکھ مچولی کھیلنے میں اپنے قیمتی اوقات برباد کر دوں)۔

تحقیق لغات(۲):- أمَل: امید، آرزو، تمنا۔ ج آمال، مَکْرُمة: بزرگی، بخشش، احسان، نوازش ج مکارم۔ مقرونة: اسم مفعول مؤنث: ملی ہوئی، چمٹی ہوئی، پیوستہ۔ قرن (ض) قرناً ــ الشیٔ بالشیٔ: ملانا، جوڑنا، پیوست کرنا۔ الحرص: لالچ، طمع، آرزو۔

ترجمہ(۲):- عزت وبزرگی کے سوا میری اور کوئی تمنا نہیں ہے حالانکہ حرص وآز اور تمنا وآرزو انسانی نفس میں پیوست ہے

ذَنْبِی إلَی الخَیْلِ کَرِّی فی جَوَانِبِہا　إذا مَشَی اللَّیْثُ فیہا مَشْیَ مُخْتَتِلِ

اعراب:- (ذنبی) مبتدا، ذنب: مصدر مضاف اپنے فاعل کی طرف یا متکلم مضاف الیہ (إلی الخیل) ذنب سے متعلق۔ (کرّی) خبر کرُّ مضاف اپنے فاعل کیطرف۔ یا ضمیر متکلم مضاف الیہ (فی جوانبہا) کرّ سے متعلق (إذا) شرطیہ (مشی) فعل شرط (اللیث) فاعل (فیہا) مشی سے متعلق (مشی) مصدر مضاف (مختتل) مضاف الیہ۔ مضاف۔ مضاف الیہ ہوکر مفعول مطلق۔ جملہ شرط ہے اور اسکی جزا پر مصرعہ اولی دلالت کررہا ہے

تحقیق لغات:- ذنب: مصدر۔ پیچھے لگے رہنا۔ ذنبهٗ ذنباً: پیچھا نہ چھوڑنا۔ کرّ: مصدر، حملہ کرنا ــ دوبارہ پلٹنا۔ کرَّ (ن) کروراً: حملہ کرنا، لوٹنا، مڑنا۔ کہا جاتا ہے: (انہزم عنہ ثم کرَّ علیہ) اس سے شکست کھائی پھر حملہ کیلئے پلٹا۔ یعنی پینترا بدلنے کے لئے بھاگا، پھر دوبارہ حملہ کیا۔ جوانبہا: ضمیر کا مرجع الخیل ہے۔ جوانب: مفرد جانب۔ اردگرد، پہلو، طرف، کنارہ۔ اللیث: شیر، درندہ، مجازاً بہادر۔ ج لیوث۔ فیہا ضمیر کا مرجع جوانب ہے۔ مختتل: اسم فاعل۔ بھیدی۔ فریبی، راز اچکنے والا۔ اختتل اختتالاً ــ لِسِرّ القوم: لوگوں کے راز اچکنا و ــ الرجلَ: فریب دینا۔

ترجمہ:- میں گھوڑ سواروں کا تعاقب کرتا ہوں اور ان کے پہلو بہ پہلو حملہ کرتا ہوں، جبکہ ایک بہادر ان کے پہلو میں بھیدی کی چال چلتا ہے (یعنی میدان جنگ میرے لئے کھیل کا میدان ہے بے خوف وخطر اس میں کلیلیں بھرتا ہوں جبکہ بہادر لوگ دبے پاؤں پہلو بچا کر چلتے ہیں)

وَلِيْ مِنَ الفَيْلَقِ الجَأْوَاءِ غَمْرَتُهَا إِذَا تَقَحَّمَهَا الأَبْطَالُ بِالحِيَلِ

اعراب :- (لی) خبر مقدم۔ (من الفيلق الجاواء) مِن: حرف جار متعلق کائنۃ سے الفیلق: موصوف۔ الجاواء: صفت۔ موصوف وصفت مجرور۔ (غمرتها) مبتدا مؤخر۔ تقدیر عبارت: ولی غمرۃ کائنۃ من الفیلق الجاواء۔

تحقیق لغات :- الفیلق: فوجی دستہ، پانچ ہزار کی پلٹن، نیز مطلق فوج، گھوڑوں کا گروہ، ج فیالق الجاواء: صیغہ صفت۔ أَجْوَأُ کا مؤنث: سرخ سیاہی مائل۔ جأِیَ (ف) جُؤْءَۃً وجُؤْءَۃً: سرخ سیاہی مائل ہونا۔ الفیلق الجاواء: ایسا مسلح فوجی دستہ جو ہتھیاروں کی کثرت سے سیاہ نظر آئے۔ الفیلق: اگرچہ لفظاً مذکر ہے لیکن جمعیت کے معنیٰ کی رعایت سے صفت الجاواء مؤنث لائی گئی ہے۔ جس لفظ میں جمعیت کا معنیٰ ہو وہ مؤنث کے حکم میں ہے۔ غمرتها: ضمیر کا مرجع الفیلق ہے۔ غَمْرَۃ: بفتح غین وسکون میم۔ سختی۔ غمرۃ سے مراد ان خطرناک مراحل کی سختیاں ہیں جہاں جان کے لالے پڑ رہے ہوں جیسے میدان جنگ، موت شر ورد فتن ج غمرات وغِمارٌ وغُمَرٌ۔ تقحّم: واحد مذکر غائب ماضی از (تفعّل) گھس پڑا، آچڑھا، اپنے آپ کو بے دیکھے بھالے خطرے میں ڈالدیا۔ تقحّم تقحّمًا۔ الأمر: گھس پڑنا، اپنے آپکو کسی معاملہ میں بے خطر ڈالدینا۔ الأبطال: مفرد ہا بَطَلٌ۔ بہادر، شجاع، ہیرو، شہسوار۔ الحِیَلُ مفرد ہا حیلۃ۔ تدبیر، حیلہ، ہوشیاری، دوربینی، قوت عمل، فریب، پینترا۔

ترجمہ: ہتھیاروں سے سیاہ نظر آنیوالے لشکر جرار کی سختیاں (جھیلنا) میرا حوصلہ ہے جبکہ بہادر لوگ اس لشکر میں آنا کانی کرتے ہوئے گھستے ہیں

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق عقل تھی محوِ تماشائے لب بام ابھی

وقال القاضی أبو الحسن علی بن عبد العزیز الجرجانی

يَقُوْلُوْنَ لِيْ فِيْكَ انْقِبَاضٌ وَإِنَّمَا رَأَوْا رَجُلاً عَنْ مَوْقِفِ الذُّلِّ أَحْجَمَا

اعراب :- (یقولون) فعل۔ ھم کی ضمیر مستتر فاعل (لی) فعل سے متعلق (فیك) خبر مقدم (انقباض) مبتدا مؤخر۔ مبتدا خبر ملکر قول کا مقولہ ہے اور محلاً منصوب ہے۔ (وإنما) واو حالیہ۔ إنّما: حرف حصر۔ (رأوا) فعل۔ ھم کی ضمیر مستتر فاعل (رجلاً) مفعول بہ موصوف (عن موقف الذل) أحجما سے متعلق (أحجما) صفت۔ جملہ حال ہے۔ تحقیق لغات :- (مص) تنگ دلی، کبیدگی، ترشروئی، بدمزاجی، انشراح وانبساط کی ضد۔ موقِف: بکسر قاف۔ اسم ظرف، ٹھہرنے کی جگہ پوزیشن، حالت، رویہ، طرزِ عمل، صورت حال۔ الذّلّ: مصدر از (ض) ذلّ یذلّ ذلیل ہونا، متواضع ہونا، عاجز ہونا۔ دوسرے کے قہر اور دباؤ کی بنا پر جو ذلت ہو اسکو ذُلٌّ کہتے ہیں اور بغیر کسی کے قہر اور دباؤ کے خود اپنی سرکشی اور سخت گیری کے باعث جو ذلت حاصل ہو وہ ذِلٌّ کہلاتی ہے۔ أحجما: واحد مذکر غائب ماضی۔ اس میں الف اشباع کا ہے۔ وہ باز رہا، وہ رُک گیا، پیچھے ہٹا۔ أحجم عن کذا إحجامًا: باز رہنا، پیچھے ہٹنا، اقدام سے رکنا۔ ترجمہ :- مجھے لوگ کہتے ہیں تیرے اندر بدمزاجی ہے (حالانکہ یہ صحیح نہیں) بات صرف اتنی ہے کہ ایک ایسے آدمی (مجھکو) کو لوگوں نے دیکھا جو ذلت وخواری کی جگہ سے پیچھے ہٹ گیا ہے۔ (یعنی عوام کے ساتھ زیادہ اختلاط عموماً رسوائی کا باعث ہوتا ہے اس لئے میں ان کی مجالست سے حتی الامکان پرہیز کرتا ہوں۔ (بات صرف اتنی ہے) مگر میرا یہ رویہ ان کی نگاہوں میں خار بنکر کھٹکتا ہے، چنانچہ کہتے ہیں کہ تو خوش مزاج اور ملنسار نہیں ہے

أَرَى النَّاسَ مَنْ دَانَاهُمُ هَانَ عِنْدَهُمْ ۔۔۔ وَمَنْ أَكْرَمَتْهُ عِزَّةُ النَّفْسِ أُكْرِمَا

اعراب :- (من) شرطیہ مبتدا، (داناهم) دانا: فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع من ہے (هم) مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول ملکر خبر۔ مبتدا، خبر ملکر جملہ شرط (هان عندهم) جزاء۔ دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے۔

تحقیق لغات :- دانا: واحد مذکر غائب ماضی: قریب ہوا، صحبت اختیار کیا۔ دانا مداناۃً: قریب ہونا۔ ھانَ : واحد مذکر غائب ماضی: ذلیل ہوا، رسوا ہوا، بے عزت ہوا۔ مادہ ھُوْنٌ ہے۔ ھان (ن) ھونا۔ الرجلُ : ذلیل ورسوا ہونا و۔ الامر: آسان ہونا، معمولی ہونا۔ أكْرَمَتْ : واحد مؤنث غائب ماضی: تعظیم کیا، عزت بخشا، اکرام کیا، أكْرَمَ إكراماً: تعظیم کرنا، عزّت کرنا، بخشش کرنا۔ أكرم نفسه عن المعاصی : اپنے آپ کو گناہوں سے بچایا اور محفوظ رکھا۔ اکرام کے دو معنی آتے ہیں ایک یہ کہ دوسرے پر کرم کیا جائے یعنی اسکو ایسا نفع پہونچایا جائے جسمیں کسی طرح کا کھونٹ نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ جو چیز عطا کیجائے وہ عمدہ ہو۔ عزة النفس : خودداری، آبرو، شان، حمیت، أُكْرِمَا مجہول واحد مذکر غائب اسمیں للف اشباع کا ہے۔ معزز ہوا۔

معنیٰ :- أرى أن من خالط الناس صار ذليلا ووضيعًا في أعينهم، ومن صانته عزة نفسه من مخالطتهم صار مكرّما ومعظّمًا۔

ترجمہ :- میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ جو بھی ان سے قریب ہوتا ہے وہ ان کی نگاہوں میں بے وزن ہو جاتا ہے اور جس کو خودداری نفس لوگوں کے اختلاط اور قربت سے محفوظ رکھتی ہے وہ معزز ہو جاتا ہے۔

وَلَمْ أَقْضِ حَقَّ العِلْمِ إِنْ كَانَ كُلَّمَا ۔۔۔ بَدَا طَمَعٌ صَيَّرْتُهُ لِي سُلَّمَا

اعراب :- (لم أقض) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (حق العلم) مضاف مضاف الیہ ہوکر مفعول۔ فعل فاعل مفعول ملکر جزاء مقدم (إن) حرف شرط (كان) فعل ناقص ھو کی ضمیر مستتر اسم مرجع العلم ہے (كلما) منصوب على الظرف۔ کلما میں عامل ہمیشہ اس کا جواب ہوتا ہے۔ کلّ مضاف ما: مصدریہ ظرفیہ (بدا) فعل (طمع) فاعل۔ فعل و فاعل تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ۔ تقدیر عبارت: كل وقت ظهور الطمع۔ (صيرته لى سلما) کلما کا جواب ہے۔ کلّما بدا طمع الخ کان کی خبر ہے اور محلاً منصوب ہے۔ کانَ اپنے اسم اور خبر سے ملکر فعل شرط مؤخر۔

تحقیق لغات :- لم أقضِ : واحد متکلم مضارع مجزوم بلَمْ: میں نے پورا نہیں کیا، ادا نہیں کیا۔ قضى (ض) قضاءً ادا کرنا، پورا کرنا، گذارنا، عزم کرنا، فیصلہ کرنا، حکم جاری کرنا، حاجت پوری کرکے قطع تعلق کرلینا، مرجانا، مار ڈالنا۔ حقٌّ : فرض، مقررہ حصہ، عدل۔ حق مختلف معنوں میں مستعمل ہے اس کا اصلی معنی مطابقت اور موافقت کے ہیں (۲) وہ چیز جو حکمت مقتضی کے مطابق ایجاد کی گئی ہو۔ کلّما : جب، یہ لفظ مرکب کُلّ اور ما سے ہے۔ اس ترکیب میں ظرفیت کی وجہ سے لفظ کُلٌّ ہمیشہ منصوب رہتا ہے اسمیں ظرفیت مَا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ مَا حرف مصدری ہے یا اسم نکرہ ہے بمعنی وقت کے۔ اکثر کلّما کے بعد فعل ماضی آتا ہے جیسے كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ، كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ، كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ وغیرہ۔ سُلَّما : زینہ، مراد ذریعہ، وسیلہ ج سلالم

ترجمہ :- اگر میں اپنی غرض کیوقت (حصول غرض کیلئے) علم کو ذریعہ بنالوں تو میں نے علم کا حق ادا نہیں کیا (اگر علم کو دنیاوی اغراض ومقاصد کیلئے ذریعہ بنالیا جائے تو علم کے ساتھ بہت بڑی ناانصافی ہے)

(۱) وَمَازِلتُ مُنحَازًا بِعِرضِي جَانِبًا مِنَ الذُّلِّ أَعتَدُّ الصِّيَانَةَ مَغنَمًا

(۲) إذا قيل هذا منهل قلت قداري ولكن نفس الحر تحتمل الظما

اعراب[۱] :- (مازلت) فعل ناقص أنا کی ضمیر مستتر اسم. (منحازا) خبر اسمیں أنا کی ضمیر متتر ذو الحال (لعرضی) منحازا سے متعلق. (جانبا) حال اول (من الذل) جانباً سے متعلق (أعتد الصيانة مغنما) حال ثانی. تحقیق لغات[۱] (۱) مازلت : واحد متکلم ماضی : میں متواتر رہا، میں ٹلا نہیں، افعال ناقصہ میں سے ہر فاعل کے ساتھ استمرار فعل کا معنی دیتا ہے. مادہ زیلٌ ہے از (س) (منحازا) صیغہ اسم فاعل الگ رہنے والا، دور رہنے والا. إنحاز إنحيازًا — عنه : الگ ہونا، دور ہونا — إليه : مائل ہونا، متوجہ ہونا (العرض) عزت، آبرو، نیک عادت، طبیعت، باعث عزت و فخر. ج أعراض. أعتدّ : واحد متکلم مضارع : میں سمجھتا ہوں، شمار کرتا ہوں از (إعتداد) اس فعل کا تعدیہ دو مفعول کی طرف ہوتا ہے - ترجمہ[۱] :- میں ہمیشہ ذلت دخواری سے پہلو بچا کر اپنی عزت و آبرو کے ساتھ الگ رہا اور عزت و آبرو کی حفاظت کو غنیمت سمجھتا ہوں . تحقیق لغات[۲] :- منہل : پانی کا گھاٹ، چشمہ، راستہ پر پانی پینے کی جگہ ج مناهل : الحُرُّ : آزاد، شریف، خوددار، خالص، سخی، حرّ الفکر : آزاد خیال. تحتمل : واحد مؤنث غائب مضارع . وہ برداشت کرتی ہے، انگیز کرتی ہے، الظماء : پیاس احتمال الظماء : پیاس برداشت کرنا، مجازاً مشقتوں کو جھیلنا، انگیز کرنا.

ترجمہ[۲] : جب کہا جاتا ہے کہ یہ گھاٹ ہے تو کہتا ہوں کہ دیکھ رہا ہوں (مگر پیوں گا نہیں) کیونکہ شریف اور خوددار آدمی کا نفس پیاس کو برداشت کرتا ہے (یعنی کردار کی بلندی مجھے عزیز ہے خواہ اسکے لئے نفس کی ہر تقاضے کو قربان کرنا پڑے جس سے نفس مجروح ہو اسے دور سے سلام)

أَنَزِّهُهَا عَنْ بَعْضِ مَا لَا يُشِينُهَا مَخَافَةَ أَقْوَالِ العِدىٰ فِيمَ أَولِمَا

اعراب :- (أنزهها) أنزه : فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ها : مفعول بہ مرجع النفس ہے (عن) حرف جار أنزه سے متعلق بعض : مضاف ما : موصولہ (لا يشينها) صلہ. موصول وصلہ مضاف الیہ (مخافة اقوال العدى) مفعول لأجلہ. فیمَ اور لمَا ـ اقوال کا بیان ہے.

تحقیق لغات :- أنزّه : واحد متکلم مضارع از (تفعیل)، میں بچاتا ہوں، دور رکھتا ہوں عیب سے پاک کرتا ہوں. مادہ (نزهٌ) ہے. نزّہ تنزیہًا : پاک کرنا، بری کرنا، دور رکھنا. و— نفسه عن القبيح : نفس کو برائی سے دور رکھنا و— الله عن السوء : خدا کی پاکی بیان کرنا، اور اس کی ذات بابرکات کو ہر عیب سے بالاتر قرار دینا. لا یشینها : ها ضمیر کا مرجع النفس ہے. یشین : واحد مذکر غائب مضارع منفی. عیب نہیں لگاتا ہے. شان (ض) شینًا : عیب لگانا، مخافة : اسم ڈر، خوف. از (س) ڈرنا، گھبرانا، أقوال : باتیں. اقوال العدی : دشمنوں کے طعنے و تشنیع. العدیٰ : مفرد ها عدو. دشمن، جانی دشمن، جارح. فیمَ : فی اور ما سے مرکب ہے. کس بارے میں اور لمَا : ل اور ما ہے. کیوں. کس لئے یعنی چون وچرا.

ترجمہ : دشمنوں کے طعنے و تشنیع اور چون وچرا کے خوف سے میں اپنے نفس کو بعض ایسے امور سے بچاتا ہوں جو نفس کو عیب نہیں لگاتے ہیں.

فأُصبِحُ عَنْ عَيْبِ اللّئِيمِ مَسَلَّما   وقد رُحْتُ فی نَفْسِ الكَرِيمِ مُعَظَّما

اعراب :- فا سببیہ (أصبح) فعل أنا کی ضمیر مستتر اسم۔ (عن عیب اللئیم) عن حرف جار، فعل سے متعلق۔ عیب: مضاف اللئیم: مضاف الیہ۔ (مسلّما) خبر جملہ معطوف علیہ۔ (وقد رُحْتُ) واو حرف عطف۔ قد رُحْتُ: فعل۔ أنا کی ضمیر مستتر فاعل۔ (فی نفس الکریم) فی حرف جار۔ فعل سے متعلق۔ نفس: مضاف۔ الکریم: مضاف الیہ۔ (معظّما) مفعول بہ۔ جملہ معطوف۔

تحقیق لغات :- أصبح واحد متکلم مضارع۔ افعال ناقصہ میں سے ہے۔ إصباحٌ سے مشتق ہے جس کے معنی صبح کرنے کے ہے۔ میں ہوجاتا ہوں، صبح کرتا ہوں: عیب: نکتہ چینی، برائی، دھبّہ، نقص، خامی: اللئیم: کمینہ، چھوٹی طبیعت کا، تنگ ظرف، خسیس، دھوکہ باز۔ ج لِئام مسلّما: صیغہ اسم مفعول۔ محفوظ، برقرار، بحال۔ از (تفعیل) رُحتُ: واحد متکلم ماضی۔ میں ہوگیا، میں شام کے وقت گیا یا آیا۔ راح (ن) رواحًا: شام کے وقت جانا، مطلق جانا بغیر وقت کی قید کے۔ معظّم: معزز، مکرم، بڑا۔

ترجمہ :- لہذا میں کمینوں کی نکتہ چینی سے محفوظ ہوجاتا ہوں اور شریف انسان کی نگاہ میں معزز ہوجاتا ہوں (یعنی کم ظرف اور تنگ دل لوگوں کو بھی مجھ پر کیچڑ اچھالنے کا موقع نہیں ملتا۔ اور اچھوں کے نزدیک بھی اچھا رہتا ہوں)

وإنّی إذا ما فَاتَنِی الامرُ لَمْ أَبِتْ   أُقَلِّبُ فِكْرِی إِثْرَهُ مُتَنَدِّما

اعراب :- (إنّی) إنّ حرف تاکید یا ضمیر متکلم اسم۔ (إذا) حرف شرط (ما) زائدہ (فاتنی) فات: فعل۔ نون: وقایہ۔ یا ضمیر مفعول۔ (الأمر) فاعل۔ جملہ فعل شرط (لم أبت أقلب فکری) الخ جزاء شرط و جزا ملکر إنّ کی خبر۔ (لم أبت) فعل ناقص أنا کی ضمیر مستتر اسم (أقلب) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال (فکری) مفعول (إثرہ) ظرف۔ إثر مضاف ھاء مضاف الیہ۔ مرجع الامر ہے (متندّما) حال۔

تحقیق لغات : فاتنی: واحد مذکر غائب ماضی۔ فوت ہوگیا، چھوٹ گیا، ہاتھ سے نکل گیا، فات (ن) فوتًا و فواتًا۔ الأمرُ: کام کا وقت گذرنا۔ فاتہ الأمرُ: کسی کام کا نہ ہونا، اور ہاتھ سے نکل جانا۔ و۔ الشیئ: تجاوز کرنا۔ لَمْ أَبِت: واحد متکلم مضارع مجزوم بلم۔ میں نے رات نہیں گذاری۔ بات (ض) بیتًا، بیتوتۃ، بیاتًا: رات گذارنا، رات میں کام کرنا۔ و۔ فلانًا و بہ و عندہ: کسی کے پاس رات کے وقت آنا، یا رات ہو جانا، کہتے ہیں بَاتَ یَفْعَلُ کذا: جب کوئی رات میں کام کرے أُقَلِّب: واحد متکلم مضارع از (تفعیل) میں اُلٹ پلٹ کرتا ہوں، گھماتا ہوں، قلّب تقلیبًا: الٹنا پلٹنا، ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف جانا، متردّد ہونا إِثر: بکسر ہمزہ پیچھے، بعد، نشان، نقش قدم۔ علیٰ إثرہ فوراً بعد۔ متندّمًا: اسم فاعل۔ شرمندہ، پشیمان، از (تفعّل) ترجمہ: جب کوئی چیز میرے ہاتھ سے نکل جاتی ہے تو شرمندہ ہوکر اسکی فکر میں رات نہیں گذارتا ہوں (یعنی متردّد نہیں رہتا ہوں کیونکہ تردد قوت ارادی کے ضعف کا نتیجہ ہے بلکہ میں تلافی مافات کیلئے راست اقدام کرتا ہوں)

ولٰكنّهٗ إنْ جاءَ عفواً قبلْتُهٗ   وإنْ مالَ لمْ أُتْبِعْهُ هلّا وليتما

اعراب :- (ولکنه) لکن : حرف استدراک هاء : اس کا اسم مرجع الأمر ہے (إن) حرف شرط (جاء) فعل شرط هو کی ضمیر مستتر فاعل ذو الحال. مرجع الأمر ہے. (عفواً) حال. (قبلته) فعل جزاء. شرط وجزاء ملکر لکنّ کی خبر (وإن) حرف شرط (مال) فعل شرط (لم أتبعه) فعل جزاء. لم أتبع : فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل. هاء : مفعول اوّل (هلاّ ولیتما) معطوف و معطوف علیه ہوکر مفعول ثانی. تحقیق لغات :- عفواً : عفا یعفو کا مصدر ہے اور اسم بھی، جو چیز بلا مشقت میسر آجائے وہ عفو ہے. محاورہ ہے : خُذْ ماعَفَا لَكَ . جو چیز تمھیں بآسانی بغیر مشقت ملے وہ لے لو. اور بچے ہوئے ضرورت سے زائد مال کو بھی عفو کہتے ہیں. مالَ : واحد مذکر غائب ماضی : جھکا، مڑا، لچکا، مائل ہوا، مادہ مَیْلٌ ہے. اس کا اصلی معنی ہے : حد اعتدال اور راستی سے اِدھر اُدھر مڑ جانا، جھک جانا. مال (ض) میلاً ــ علیه : حملہ کرنا. و ــ عنه اعراض کرنا. و ــ الیه : رغبت کرنا. غرض کہ میلٌ کے تمام استعمال میں جھکاؤ کا معنی مشترک ہے. لم أتبع : واحد متکلم مضارع مجزوم بلم : میں پیچھے نہیں پڑا، أتبع إتباعاً (افعال) پیچھے پڑنا، ساتھ چلنا، کسی کے بعد آنا، اس فعل کا تعدیہ دو مفعول کی طرف ہوتا ہے جیسے مصلیان مسجد قبا کے بارے میں قرآن ناطق ہے (فیه رجال یتطهرون) اسکی تفسیر میں حدیث وارد ہوئی کہ (ہم یتبعون الحجر الماء) وہ ڈھیلے کے بعد پانی استعمال کرتے تھے. هلاّ حرف تحضیض ہے هلْ اور لاَ سے مرکب ہے بمعنی کیوں نہیں. اگر ماضی پر داخل ہو تو ترک فعل پر علامت مقصود ہوتی ہے جیسے (هلاّ آمنت) اور اگر مضارع پر ہو تو فعل کی ترغیب مقصود ہوتی ہے جیسے (هلاّ تؤمن) لیتما : حرف تمنی ہے. لیت اور ما سے مرکب ہے بمعنی کاش کہ. ترجمه :- اور لیکن اگر خود ہی آئے تو اسے قبول کر لیتا ہوں اور اگر پہلو تہی کرے تو اسکے پیچھے حسرت و آرزو میں کف افسوس نہیں ملتا

واُقبِضُ خَطْوِیْ عَنْ حُظُوْظٍ کَثِیْرَةٍ   إذا لَمْ أنَلْهَا وافِرَ العِرْضِ مُکْرَمَا

اعراب :- مصرعہ اولیٰ کا اعراب ظاہر ہے. (إذا) شرطیه. (لم أنل) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ذو الحال. هاَ : مفعول به مرجع حظوظ ہے (وافر العرض) حال اول (مکرما) حال ثانی. جملہ فعل شرط. اسکی جزاء پر مصرعہ اولیٰ دلالت کر رہا ہے.

تحقیق لغات :- أَقبض : واحد متکلم مضارع. میں روکتا ہوں. قبض (ض) قبضاً : عنه : روکنا، سمیٹنا، سکوڑنا، کھینچنا. و ــ علیه : قبضہ کرنا، بھرپور پکڑنا، قابو میں رکھنا. قبضٌ . بسطٌ کی ضد ہے جیسے قرآن میں ہے (الله یقبضُ ویَبْسُطُ) اللہ تنگ کرتا ہے اور کشادہ کرتا ہے. خطوٌ : قدم، ڈگ، وہ فاصلہ جو چلتے وقت دونوں پاؤں کے درمیان ہوتا ہے. تقریباً ۳۰ انچ. ج خطیٌّ و خطوات. حظوظ : مفرد حظٌّ . حصہ، لطف، ثمرہ، فائدہ، قسمت، خوش نصیبی، نیک بختی، فراخی مال، خوشی. وافر العِرْض : باعزت. وفر (ض) وفرا ــ له المال : زیادہ کرنا، پورا کرنا. و ــ عِرْضَ فلانٍ : عزت افزائی کرنا، حفاظت کرنا. مکرماً : اسم مفعول از (افعال) معزز.

معنیٰ :- وکثیراما أجتنب عن حظوظ کثیرة یتدنس بها عرضی ویتلطخ بالقبح والمکروه .

ترجمہ :- بہت سی پسندیدہ چیزوں سے اپنا قدم روکتا ہوں جبکہ انھیں عزت وآبرو کیساتھ نہ پاسکوں. (ایسی تمام خواہشات کو قربان کر دیتا ہوں جن سے عزت وآبرو پر حرف آئے)

۵

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی   جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

(۱) وأُكْرِمُ نَفْسِيْ أَنْ أُضَاحِكَ عَابِسًا وَأَنْ أَتَلَقَّى بِالْمَدِيْحِ مُذَمَّمَا

(۲) وكم طالبٍ رِقِّيْ بِنُعْمَاهُ لم يصل اليه وإن كان الرئيسُ المعظَّما

اعرابؔ(۱):- (أكرم) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (نفسی) مفعول بہ (أن أضاحك) اصل میں عن أضاحك ہے۔ أن أضاحك: تاویل میں مصدر کے ہو کر أکرم سے متعلق (عابساً) أضاحك کا مفعول بہ۔ دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے۔ تَحْقِيْقُ لُغَاتْ:- أكرم نفسي عن الضحك: میں ہنسنے سے اپنے کو بالاتر سمجھتا ہوں، دور رکھتا ہوں۔ عابس: ترش رو، بد مزاج، شیر درندہ۔ أتلقّى: واحد متکلم مضارع منصوب بأن، میں سامنے آتا ہوں، رو در رو ہوتا ہوں، استقبال کرتا ہوں۔ تلقّی (تفعّل) تلقّياً۔ الشیٔ لنا، استقبال کرنا۔ و۔ الشیٔ منہ: سیکھنا۔ المدیح: مدحیہ کلام۔ مذمّم: مذموم، برا، گندہ۔ ترجمہ:- کسی ترش رو آدمی سے ہنس کر بولنے اور مدح سرائی کیساتھ کسی گندے آدمی کا استقبال کرنے سے میں اپنے آپ کو بالاتر سمجھتا ہوں (یعنی جو قابل عزت نہ ہوں ان سے ظاہری رواداری اور کھو کھلی ہنسی سے پرہیز کرتا ہوں)

اعرابؔ(۲):- (کم) ممیز مبتدا (طالب) تمیز، اسم فاعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل (رقی) مفعول بہ (بنعماہ) طالب سے متعلق۔ ھاء: ضمیر کا مرجع طالب ہے۔ (لم یصل) خبر، ھو کی ضمیر مستتر فاعل ذو الحال۔ مرجع طالب ہے (الیہ) فعل سے متعلق۔ ھاء ضمیر مجرور کا مرجع رقی ہے۔ و إن کان الرئیس لمعظما: جملہ حال واقع ہے۔ تَحْقِيْقُ لُغَاتْ:- رق: غلامی۔ (نعمیٰ) بضم نون: نعمت۔ دولت، خوش حالی۔ معظّم: بڑا، قابل تعظیم۔ ترجمہ:- اپنی دولت کے صدقے میں بہتیرے میری غلامی کے طالب مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے اگرچہ اپنے گھر کے بڑے رئیس کیوں نہ ہوں (آزادی نفس کیلئے دولت کو حقارت سے ٹھکرا دیا)

(۱) وكم نعمةٍ كانت على الحُرِّ نقمةً وَكَمْ مَغْنَمٍ يَعْتَدُّهُ الحُرُّ مَغْرَمَا

(۲) وَلَمْ أَبْتَذِلْ فِي خدمةِ العلمِ مهجتي لأخدمَ من لاقيتُ لكنْ لأُخدَمَا

اعرابؔ(۱):- (کم) ممیز (نعمة) تمیز، ممیز تمیز ملکر مبتدا، (کانت علی الحر نقمة) جملہ خبر مصرعہ ثانی کا اعراب ظاہر ہے۔ تحقیق لغات:- نعمة: انعام، آسائش، تنعم، عطا، ناز، احسان، مہربانی، برکت۔ ج نِعَمٌ وأَنْعُمٌ۔ نقمة: النون مثلثة والقاف ساکنة۔ انتقام کا اسم ہے: سزا، عذاب، دکھ۔ إنتقم إنتقاماً۔ منه: سزا دینا، بدلہ دینا، بدلہ لینا، مغنم: غنیمت، وہ چیز جو بلا محنت و مشقت ہاتھ آجائے خواہ دشمن سے ہو یا کسی اور سے۔ ج مغانم۔ یعتد: واحد مذکر غائب مضارع: شمار کرتا ہے، سمجھتا ہے۔ مغرم: اسم مصدر: خسارہ، نقصان، تاوان، قرض،

ترجمہ(۱):- اور بہتیری نعمتیں شریف انسان کیلئے ایک عذاب ہے۔ اور شریف انسان بہت سی نعمتوں کو خسارہ سمجھتا ہے۔ تحقیق لغات: لم أبتذل: واحد متکلم مضارع مجزوم بلم، میں نے بیفائدہ خرچ نہیں کیا، میں نے ذلیل نہیں کیا، بیقدر نہیں بنایا۔ إبتذال المهجة: جان ہلکان کرنا، جان کی بازی لگانا، خدمة: بندگی، نوکری ج خدمات۔ مهجة: دل، روح، خون دل، جان، ہر شیٔ کا خلاصہ۔ لأخدم: لام تعلیلیہ، فعل واحد متکلم مضارع معروف۔ منصوب بتقدیر أن بعد لام۔ میں خدمت کروں، بندگی کروں۔ لأخدما: لام تعلیلیہ۔ فعل واحد متکلم مضارع مجہول منصوب بتقدیر أن بعد لام۔ میں خدمت کیا جاؤں الف اشباع کا ہے۔

ترجمہ(۲):- علم کی خدمت میں جان کی بازی میں نے اس لئے نہیں لگائی ہے کہ ملاقاتیوں کی خدمت کروں بلکہ اس لئے کہ میری خدمت کی جائے۔

أأسقی بہ غرسًا وأجنیہ ذلۃً إذًا فاتباعُ الجہلِ قد کان أحزما

اعراب :- (أ) استفہام انکاری. (أسقی) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (بہ) فعل سے متعلق ضمیر مجرور کا مرجع العلم ہے (غرسا) مفعول بہ. جملہ معطوف علیہ. (واو) حرف عطف. (أجنیہ) أجنی: فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ھاء: ضمیر مفعول بہ مرجع غرسٌ ہے (ذلۃ) مفعول ثانی. (إذًا) یہ اعادۂ ماسبق کے لئے آتا ہے اور اس کے بعد ایک جملہ محذوف ہوتا ہے تقدیر عبارت: إن سقیت بہ غرسًا وجنیت ذلۃ (فاتباع) فا جزائیہ. إتباع الجہل: مبتدا، (قد کان أحزما) خبر

تحقیق لغات :- أسقی: واحد متکلم مضارع. میں سیراب کرتا ہوں، سینچتا ہوں. سقی (ض) سقیاً پانی پلانا، سیراب کرنا، سینچنا. غرس: پودا، درخت، جو زمین میں گاڑا جائے. ج اغراس أجنی: واحد متکلم مضارع: میں چنتا ہوں، خوشہ چینی کرتا ہوں، حاصل کرتا ہوں. جنی (ض) جنیاً الثمر: پھل توڑنا، خوشہ چینی کرنا. إتباع: مصدر، پیروی کرنا، پیچھے پیچھے چلنا، نقشِ قدم پر چلنا. الجہل: نادانی، بےخبری. أحزم: صیغہ اسم تفضیل. زیادہ دانشمندی اور ہشیاری. حزُم (ک) حزمًا وحزامۃ: دانشمند ہونا. دور اندیش ہونا، محتاط ہونا. معنیٰ :- أأسقی بماء العلم شجرۃ وأتناول منہا ثمرۃ الذُّل والھوان (لایمکن لی ھذا) وإن أفعل ھذا فلاشك أن إتباع الجہل أفضل وأحزم من ھٰذا الفعل المذموم.

ترجمہ :- کیا میں علم کے پانی سے کسی درخت کی آبیاری کروں اور اس سے ذلت وخواری کا پھل توڑوں (ایسا نہیں کرسکتا) اگر ایسا کروں تو جہالت کی پیروی زیادہ دور اندیشی اور ہوشیاری کی بات ہوگی۔

(١) ولوأنّ أھلَ العِلمِ صانُوہُ صانہم ولوعظّموہُ فِی النُّفُوسِ لعُظّمَا

(٢) ولٰکِن أھانُوہُ فھانوا، ودنّسُوا مُحیّاہ بالأطماعِ حتّی تجہّمَا

اعراب[1] :- (لو) حرف شرط. (أن) حرف تاکید. (أھل العلم) اسم. (صانوہ) جملہ خبر. أنّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر تاویل میں مفرد کے ہوکر فاعل فعل محذوف کا. تقدیر عبارت ولوثبت أن أھل العلم صانوہ. (صانھم) یہ جملہ لَو کا جواب ہے. مصرعہ ثانی کا اعراب ظاہر ہے۔ تحقیقِ[1] لغات :- صانوا: جمع مذکر غائب ماضی: انھوں نے حفاظت کی، بچایا. صانہٗ (ن) صونًا وصیانۃً: حفاظت کرنا. و۔ العرض: عیوب سے عزت کو بچانا. عظّموا: جمع مذکر غائب ماضی: انھوں نے تعظیم و توقیر کی، عظمت بخشی. از (تفعیل)، عظّما: واحد مذکر غائب ماضی مجہول. از (تفعیل) تعظیم وتوقیر کی گئی. الف اشباع کا ہے. ترجمہ[1] :- اگر اہل علم اسکی (علم) حفاظت کرتے تو وہ (علم) بھی ان کی حفاظت کرتا اور اسکی عظمت لوگوں کے دلوں میں بٹھلاتے تو اسکی (علم) قدر کیجاتی. (مگر دنیا کی ہوس نے قبائے علم کو داغدار کردیا. اس لئے آج علم کی حیثیت ایک جنس کاسد سے زیادہ نہیں رہی)

اعراب[2] :- (لکن) حرف استدراک. (أھانوا) فعل. واو جمع فاعل. ھاء ضمیر مفعول بہ جملہ معطوف علیہ (فہانوا) فا تعلیلیہ، ھانوا فعل با فاعل. (ودنّسوا الخ) جملہ معطوف ہے أھانوہ پر. تحقیق لغات :- أھانوا: جمع مذکر غائب ماضی. انھوں نے توہین کی، رسوا و ذلیل کیا. از (إھانۃ) ھانوا: جمع مذکر غائب ماضی. وہ ذلیل رسوا ہوئے، ہلکے ہوگئے. دنّسوا: جمع مذکر غائب ماضی: انھوں نے میلا کردیا، داغدار بنادیا، ملوث کردیا، عیب دار بنادیا. از (ن) مُحیّا (بضم میم وفتح حا وتشدید یا): چہرہ، منہ. أطماع: مفرد ہا طمع: لالچ، ہوس. تجہّما: واحد مذکر غائب ماضی: مسخ ہوگیا، داغدار ہوگیا، چہرہ بگڑ گیا. از (تفعل). ترجمہ[2] :- مگر لوگوں (اہل علم) نے اسکو ذلیل کردیا، اور لالچ کی گندگیوں سے اسکے چہرے کو میلا کردیا. یہانتک کہ وہ (چہرہ) بگڑ گیا. لہٰذا وہ بھی

(۱) وَمَا كُلُّ بَرْقٍ لَاحَ لِي يَسْتَفِزُّنِيْ ۔۔۔ وَلَا كُلُّ مَنْ فِي الْأَرْضِ أَرْضَاهُ مُنْعِمًا

(۲) ولكن إِذَا ما اضطرني الضرّ لم أبت ۔۔۔ أقلب فكري منجدًا ثم متهما

اعراب[۱]: (ما) نافیہ (کل) مبتدا، مضاف۔ برق: مضاف الیہ موصوف (لاح لی) صفت (یستفزنی) جملہ خبر۔ واو حرف عطف (کل) مبتدا، مضاف (من) مضاف الیہ موصول (فی الارض) استقرّ: فعل محذوف سے متعلق (أرضاه) خبر۔ أرضا: فعل ھاء ضمیر مفعول بہ ذوالحال (منعما) حال۔

تحقیق لغات[۱]:- برقٌ: بجلی، چمک، مجازًا ہر لبھانے والی چیز ج بروق۔ لاحَ: واحد مذکر غائب ماضی از لوحٌ (ن) ظاہر ہوا، چمکا۔ یستفزّ: واحد مذکر غائب مضارع از استفزاز۔ مادّہ (ف۔ ز۔ ز) وہ ڈگمگا دیتا ہے، قدم اکھاڑ دیتا ہے۔ أرضا: واحد متکلم مضارع۔ راضی ہوتا ہوں، پسند کرتا ہوں۔ منعمًا: اسم فاعل از (انعام) انعام دینے والا، احسان کرنیوالا۔ ترجمہ[۱]:- ہر چمکدار چیز (سیم و زر، دولت) میرے قدم ڈگمگاتی (مجھ لبھاتی) نہیں ہے اور نہ ہی روئے زمین پر انعام کرنیوالا شخص مجھے پسند ہے۔

اعراب[۲]:- (لکن) حرف استدراک۔ (إذا) حرف شرط۔ (ما) زائدہ (إضطرني الضر) فعل شرط لم أبت أقلب الخ: جزاء (أقلب) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال۔ (منجدًا اور متھما) معطوف و معطوف علیہ ہوکر حال۔ تحقیق لغات: اضطرّ: واحد مذکر غائب ماضی از (اضطرار) اسنے مجبور کیا، پریشان کیا، بے بس کر دیا، الضرّ: بضم ضاد۔ اسم ہے: بدحالی، تکلیف، بیماری، سختی، نقصان، منجدًا: اسم فاعل از (انجاد) سرزمین نجد میں جانیوالا۔ متہم: اسم فاعل از (اتہام) تہامہ کے علاقہ میں جانیوالا۔ نجدٌ اور تہامۃٌ ایسی زمین کو کہتے ہیں جسمیں نشیب و فراز ہو۔ چنانچہ نجد و تہامہ میں جانے سے کنایہ ہے۔ پس و پیش میں رہنا، غیر مطمئن ہونا۔

ترجمہ:- مگر جب تنگدستی مجھے مجبور کرتی ہے تو اپنا خیال نجد و تہامہ میں نہیں دوڑاتا ہوں (یعنی پس و پیش اور بیقراری میں نہیں رہتا بلکہ صبر و ضبط کیساتھ اپنی خودداری اور وقار کا دامن تھامے رکھتا ہوں۔

إِلَى أَنْ أَرَى مَا لَا أَغُصُّ بِذِكْرِهِ ۔۔۔ إِذَا قُلْتُ قَدْ أَسْدَى إِلَيَّ وَأَنْعَمَا

اعراب:- (إلی) حرف جار۔ اقلبَ سے متعلق (أن أری) أن: مصدریہ۔ أری: فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (ما لا أغص) ما موصولہ۔ لا أغصّ: صلہ۔ موصول و صلہ ملکر مفعول۔ فعل و فاعل اور مفعول تاویل میں مصدر کے ہوکر مجرور۔ (بذکرہ) جار مجرور أغصّ سے متعلق۔ مصرعہ ثانی کا اعراب ظاہر ہے۔

تحقیق لغات:- لا أغصّ: واحد متکلم مضارع منفی: میرا گلا نہیں گھٹتا ہے، میرا دم نہیں گھٹتا ہے۔ غصّ (ن) بالطعام أو بالماءِ غصًّا: کھانا یا پانی کا گلے میں اٹکنا، دم گھٹنا۔ قد أسدی: واحد مذکر غائب ماضی قریب۔ اس نے احسان کیا، انعام دیا أسدی إلیہ إسداءً: احسان کرنا، إنعام دینا۔ و۔ بینھما: اصلاح کرنا۔ أنعما: واحد مذکر ماضی۔ الف اشباع کا ہے: اسنے انعام کیا، نعمت سے نوازا۔ أنعم علیہ إنعامًا: انعام کرنا، نعمت سے نوازنا۔ خواہ ظاہری نعمت ہو مال و منال کی صورت میں، یا باطنی ہو فضل و کمال کی صورت میں۔

معنیٰ:- لم أبت أقلب فکری حتیٰ أری أمرا لا یحزنني ذکرہ حین أذکرہ و أقول أن فلانا أحسن إلیّ وأنعمني۔

ترجمہ:- یہانتک کہ میں دیکھ لوں وہ بات کہ جس کے کہنے سے میرا دم نہ گھٹے (یعنی) جب یہ کہوں کہ فلاں نے مجھ پر انعام و اکرام کیا ہے (تو اس بات کے کہنے سے میرا گلا نہ رندھے اور رنج و غم سے دم نہ گھٹے، یعنی تنگدستی اور عسرت میں صرف اس شخص کی اعانت قبول کرتا ہوں جو بعد میں اپنا احسان جتا کر مجھے ذلیل نہ کرے)

وقال آخر

وَلَاتَحْسَبَنَّ الْمَجْدَ يُوْرَثُ بِالنَّسَبِ ... وَلَاتَتَّكِلْ إِلَّاعَلٰى مَا نَعَلْتَهُ

اعـــراب: ظاہر ہے.

تحقیق لغات :- لاتتکل : واحد مذکر حاضر نہی : تو بھروسہ نہ کر، اعتماد نہ کر. إتّکل إتّکالاً فی الأمر علی فلان : بھروسہ کرنا، دوسرے پر اعتماد کرنا و — علی اللّٰہ : خدا پر بھروسہ کرنا، مطیع و فرمانبردار ہونا. لاتحسبنّ : واحد مذکر حاضر نہی با نون ثقیلہ : تو ہرگز گمان نہ کر، تو ہرگز خیال نہ کر. حِسب (س) حِسباناً و محسبۃً : گمان کرنا. خیال کرنا. مادّہ حِسبانٌ ہے حِسبانٌ : بکرجار کا مفہوم یہ ہے کہ دو نقیضوں میں سے ایک کا خیال قلب میں اس طرح جم جائے کہ دوسرے کا خطرہ دل میں نہ گذرے. یورث : واحد مذکر غائب مضارع مجہول : وراثت میں دیجاتی ہے، وارث بنایا جاتا ہے. أورثَ إیراثاً : وارث بنانا. مادۂ اشتقاق (إرثٌ، وراثۃٌ اور تراثٌ) ہے. بلا بیع و شراء اور بلا ہبہ و نذرانہ جو ملکیت دوسرے کی طرف منتقل ہوتی ہے وہ وراثت کہلاتی ہے. علم و ہنر اور فضل و کمال جو ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف یا ایک فرد سے دوسرے فرد کی طرف منتقل ہوتا ہے اسکو بھی وراثت کہتے ہیں، یہی دوسری صورت یہاں پر مراد ہے. النسب : رشتہ داری، قرابت، خاندان ج انساب.

ترجمہ :- تو صرف اپنے کردار پر بھروسہ کر اور خوب سمجھ لے کہ بزرگی کوئی موروثی چیز نہیں کہ خاندان کی طرف سے حاصل ہو. (قیادت و سیادت اور عزت و وقار کی عمارت ذاتی صلاحیت اور فضل و کمال کی بنیاد پر کھڑی ہوتی ہے. جو آدمی کھوکھلا ہوا اور پدرم سلطان بود کا نعرہ لگائے تو اس نعرے کی حیثیت صدائے بازگشت سے زیادہ نہیں جو فضا میں تحلیل ہوکر رہ جاتی ہے)

پ کا علم نہ بیٹے کو اگر از بر ہو ... پھر پسر قابل میراث پدر کیوں کر ہو

(۱) فَلَيْسَ يَسُوْدُ الْمَرْءُ إِلَّابِنَفْسِهٖ ... وَإِنْ عَدَّ آبَاءً كِرَامًا ذَوِيْ حَسَبٍ

(۲) إِذَا الْغُصْنُ لَمْ يُثْمِرْ وَإِنْ كَانَ شُعْبَةً ... مِنَ الْمُثْمِرَاتِ، إِعْتَدَّهُ النَّاسُ فِي الْحَطَبِ

اعراب[۱] :- (فلیس) فا تعلیلیہ (لیس) فعل ناقص (یسود) فعل ہو کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال، (المرء) اسم. (إلا) حرف استثناء لغو. (بنفسه) یسود سے متعلق. (إن) حرف شرط (عدّ) فعل شرط ھو کی ضمیر مستتر فاعل (آباءً) موصوف (کراماً) صفت اول (ذوی حسب) صفت ثانی. موصوف صفت ملکر مفعول بہ. إن : شرطیہ کی جزا محذوف ہے جس پر مصرعہ اولیٰ دلالت کر رہا ہے. إنْ اور اس کا مابعد حال واقع ہے یسود کی ضمیر سے.

تحقیق لغات[۱] :- یسود : واحد مذکر مضارع : سرداری کرتا ہے. ساد (ن) سیادۃ و سوددًا قومَه : قوم کا سردار ہونا. عدّ (ن) عدًّا و تعدادًا — الشیء : شمار کرنا، گننا. کرام : مفرد ہا کریم. شریف، باکمال. حسب : ذاتی بزرگی، شرافت بالفعل.

ترجمہ[۱] :- انسان صرف اپنی ذات (ذاتی فضل و کمال) سے سرداری پاتا ہے، اگرچہ وہ اپنے شریف اور صاحب فضل و کمال آباء و اجداد کا شمار کرتا رہے (مگر کچھ کام نہیں آئے گا جبتک ذاتی لیاقت و صلاحیت اور کردار و عمل کی بلندی سے آراستہ نہ ہو)

تحقیق لغات[۲] :- الغصن : درخت کی ٹہنی ج غصون و أغصان. لم یثمر : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلم : پھل نہیں دیا. أثمر إثماراً از (افعال) پھل دینا. شعبة : درخت کی شاخ، ہر شئ کا ٹکڑا، براخ. الحطب : خشک لکڑی، ایندھن.

ترجمہ :- جب شاخ پھل دار نہ ہو تو لوگ اسکو ایندھن سمجھتے ہیں، خواہ وہ (شاخ پھل دار درختوں کا ایک حصہ ہو.

وقال عبداللہ بن معاویۃ بن عبداللہ بن جعفر الهاشمی

لَسْنَا وَإِنْ كَرُمَتْ أَوَائِلُنَا ... يَوْمًا عَلَى الْأَحْسَابِ نَتَّكِلُ
نَبْنِيْ كَمَا كَانَتْ أَوَائِلُنَا ... تَبْنِيْ وَنَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلُوْا

اعراب[1] :- (لسنا) فعل ناقص. نا ضمیر متکلم اسم. (وإن) وصلیہ (کرمت) فعل (أوائلنا) مضاف ومضاف الیہ ملکر فاعل. پورا جملہ حال واقع ہے (لسنا) کی ضمیر سے (یومًا) ظرف (علی الاحساب) نتکل سے متعلق. (نتکل) (لسنا) کی خبر.

تحقیق لغات[1] :- أوائل: مفردہا أوّل: ابتدار، آغاز، پہلے، اگلے، مراد اسلاف ہیں. أوّل: کا مادہ اشتقاق أَوْلٌ ہے جس کے معنی ہیں اصل کی طرف رجوع کرنا. اور أوّل کی اصل أَوْأَلُ ہے، أؤ کو ادغام کرکے أوّل کر لیا گیا ہے. یہ اصل میں صفت ہے، یعنی وہ جس پر اس کا غیر مرتب ہو جب اول کا استعمال بطور صفت ہو تو غیر منصرف ہوتا ہے جیسے: (ما رأیتُ لقیتُهُ عامًا أوّلَ اور اس کے علاوہ صورتوں میں منصرف رہتا ہے جیسے: (ما رأیتُ له أوّلًا وآخِرًا) وغیرہ جب اسکو اللہ کی صفت میں استعمال کیا جائے تو اس کے معنیٰ اس ذات کے ہوں گے جس پر کسی چیز کو سبقت نہیں. أحساب: مفردہا حَسَبٌ خاندانی شرافت. ترجمہ[1] :- کسی دن ہم خاندانی شرافت پر تکیہ نہیں کرتے گو ہمارے اسلاف معزز اور باکمال رہے ہوں. تحقیق لغات[2] :- نبنی: جمع متکلم مضارع: ہم بناتے ہیں، تعمیر کرتے ہیں. بنی (ض) بناءً وبنیانا: البیت: تعمیر کرنا.

ترجمہ[2] :- ہمارے اسلاف جس طرح (بزرگی کی تعمیر) کرتے تھے ہم بھی کرتے ہیں اور جیسے کام وہ کرتے تھے ہم بھی کرتے ہیں (یعنی اگر وہ کردار کے غازی تھے تو ہم بھی کردار کے غازی ہیں، محض انکے نام پر ہم اپنی [illegible]دت کا سکہ نہیں چلاتے ہیں.

وقال: عامرُ بنُ الطُّفَيْلِ العامريُّ وكان سَيِّدَ قَوْمِهِ جاهِلِيٌّ أَدْرَكَ الإِسْلَامَ وَلَمْ يُسْلِمْ وهُوَ الَّذِيْ غَدَرَ بأَصْحَابِ بئرِ مَعُوْنَةَ، وكَانَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ هُوَ وَأَرْبَدُ بنُ قَيْسٍ أَخُوْ لبيدٍ الشاعرِ لِأُمِّهِ[1] يُرِيدُ انِ الْفَتْكَ[2] بهِ واتَّفَقَا عَلَى[3] ان يَّشْغَلَهُ أَرْبَدُ[4] وَيَضْرِبَهُ عَامِرُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ عَامِرُ ذٰلِكَ ورَجَعَا وَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ أَمْرُهُمَا فَدَعَا عَلَيْهِمَا[5]، فَأَمَّا أَرْبَدُ فأَصَابَتْهُ الصَّاعِقَةُ[6] فمَاتَ وفِيْهِ نَزَلَتْ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا[7] مَنْ يَّشَاءُ وأَمَّا عَامِرُ فرَجَعَ إِلٰى مَنْزِلِهِ وكَانَ نُزُوْلُهُ عَلَى إِمْرَأَةٍ سَلُوْلِيَّةٍ فَغُدَّ[8] فمَاتَ وهُوَ يَقُوْلُ أَغُدَّةً[9] كَغُدَّةِ البَعِيْرِ وَمَوْتًا[10] فِيْ بَيْتِ السَّلُوْلِيَّةِ.

[1] أخو لبيد الشاعر لأمه: لبید شاعر کا ماں جایا بھائی. [2] الفتك به: غفلت میں اچانک قتل کرنا. [3] اتفقا علی: ان دونوں نے طے کیا. [4] أن يشغله أربد: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اربد حقیقت حال سے غافل کردے. [5] فدعا عليهما: تو ان دونوں پر بددعا فرمادی. [6] فاصابته الصاعقة: اسپر بجلی گر پڑی. [7] فيصيب بها: تو ان بجلیوں کو جس پر چاہتا ہے گرا دیتا ہے. [8] فغُدَّ: ماضی مجہول. تو وہ طاعونی گلٹی میں مبتلا ہوگیا. [9] أغدّةً يعنى أأقاسى غُدّةً: کیا میں اونٹ کی گلٹی کی طرح طاعونی گلٹی میں مبتلا ہوں گا. [10] وموتا ای أموتُ موتًا: اور میں مروں گا سلولیہ کے گھر میں.

وإنّي وإن كنتُ ابنَ فارسِ عامرٍ　وسيّدُها المشهورُ في كلِّ موكبِ
فما سوّدتني عامرٌ عن وراثةٍ　أبى اللهُ أن أسمُو بأمٍّ ولا أبِ

(۱ و ۲) اعراب: (إني) إنّ حرف تاکید، یا ضمیر متکلم اسم ذو الحال. (و إن) واو حالیہ. إن وصلیہ (کنت ابن فارس عامر وسید ها المشهور في كل موكب) فعل شرط. (فما سودتني الخ) إن کی جزاء. اور جملہ (أبى الله أن أسمو الخ) انّ کی خبر.

(۱ و ۲) تحقیق لغات:- فارس: شہسوار، دانا، عقلمند ج فرسان، و فوارس. فرُس (ک) فرسًا وفراسةً: شہسواری میں ماہر ہونا۔ سیّد: بکسر یاء وفتحہا: سردار، بزرگ پیشوا، حسنی وحسینی اولاد. سیّد: کا معنیٰ ہے قوم یا جماعت کا پیشوا، اسلئے سیّد القوم کہنا صحیح ہے، سیّدُ الثوبِ او الفرسِ، کہنا صحیح نہیں ہے. اور چونکہ پیشوائے قوم کیلئے مہذب اور با اخلاق ہونا شرط ہے، اسی لئے ہر اس شخص کو جو اپنی ذات کے اعتبار سے بزرگ ہو سیّد کہا جاتا ہے ج أسيادٌ وسادةٌ. موکب: سواروں کی جماعت، رسالہ. سوّدت: واحد مؤنث غائب ماضی از تفعیل، اسنے سردار بنایا. أبى: واحد مذکر ماضی ناپسند کیا، اسنے انکار کیا، اکڑ گیا، نہ مانا، رد کر دیا۔ أبى إباءً: انکار کرنا، حقیر سمجھ کر رد کر دینا. أسمو: واحد متکلم مضارع: میں بلند ہوتا ہوں. مادّہ سُمُوٌّ ہے، سمی (ن) سُمُوًّا: بلند ہونا، اونچا ہونا۔

(۱ و ۲) ترجمہ:- اگرچہ میں قبیلہ عامر کے ایک شہسوار کا بیٹا ہوں، اور ہر فوجی دستی میں اس کا (قبیلہ عامر) مشہور سردار ہوں (مگر کسی بڑے باپ کا بیٹا ہونیکے صدقے میں نہیں بلکہ میری ذاتی لیاقت نے منصب سیادت پر متمکن کیا ہے) (۲) قبیلہ عامر نے وراثت یا ترکہ میں مجھکو سرداری کا منصب نہیں عطا کیا ہے، اللہ کو یہ ناپسند ہے کہ ماں باپ کی بدولت میں بلندی پر فائز ہوں۔

ولكنّني أحمي حِماها، وأتّقي　إذاها، وأرمي من رماها بمنكبِ

اعراب:- (لكنني) لکن: حرف استدراک. نون وقایہ. یا ضمیر متکلم اسم. (أحمی) خبر (أحمی) فعل و فاعل. (حماہا) مضاف و مضاف الیہ ہوکر مفعول بہ (و أتقي) واو حرف عطف. (أتقي) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل. (إذاها) مضاف و مضاف الیہ ہوکر مفعول بہ (و أرمي) واو حرف عطف (أرمي) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (مَنْ) موصولہ مفعول بہ (رما) صلہ (رما) فعل هو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع مَنْ ہے (ها) مفعول بہ مرجع (عامر) ہے (بمنکب) (أتّقي) سے متعلق۔ تحقیق لغات:- أحمي: واحد متکلم مضارع: میں حفاظت کرتا ہوں. حمِي (ض) حَمْيًا وحِمْيَةً وحِمَايَةً ـــ الشئ: حفاظت کرنا، بچانا. حمىً: سبزہ زار، وہ چراگاہ جو دوسروں کے تصرف سے محفوظ کر دی گئی ہو، ہر وہ چیز جو قابلِ حفاظت ہو، مجازًا عزت و آبرو. أتّقي: واحد متکلم مضارع: میں بچتا ہوں پرہیز کرتا ہوں. إتّقى إتّقاءً: بچنا، پرہیزگار ہونا ـــ إتّقينا به: دشمن سے بچنے کیلئے ہم نے اس کو اپنے سامنے کر دیا یعنی اسکو اپنے اور دشمن کے درمیان حائل کر دیا تاکہ دشمن کے حملہ سے محفوظ رہیں. چنانچہ مذکورہ تشریح کے لحاظ سے أتّقي إذاها بمنكبٍ کا مفہوم یہ ہوگا کہ میں اپنے شانہ کو بطور ڈھال کے مصائب کے سامنے کر دیتا ہوں اور اپنی قوم کو اس کے وار سے بچا لیتا ہوں. أذى: تکلیف، مصیبت. أرمي: واحد متکلم مضارع: میں تیراندازی کرتا ہوں، پھینکتا ہوں. منکب: مونڈھا، شانہ.

ترجمہ:- اور لیکن میں اسکی (قبیلہ عامر) چراگاہ (عزّت و آبرو) کی حفاظت کرتا ہوں اور اسکی مصیبت کے سامنے سینہ سپر ہوجاتا ہوں اور اس شخص کو میں تیر کا نشانہ بناتا ہوں جو اس پر (قبیلہ عامر) تیراندازی کرتا ہے۔

وقال آخر

(١) لعمرك ما الرزيّة فقدُ مال ولا فرسٌ يموتُ ولا بعيرُ

(٢) ولكنّ الرزيّة فقدُ حرٍّ يموتُ لموتِه خلقٌ كثيرُ

(١) اعراب :- (لعمرك) لام ابتدائیہ، (عمرك) مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا (قسمی) محذوف اسکی خبر یعنی لعمرك قسمی. (ما الرزیۃ) ما: نافیہ (الرزیۃ) مبتدا (فقد مال) خبر (ولا فرس الخ) خبر پر معطوف ہے.

(٢) اعراب :- (لکن) حرف استدراک. (الرزیۃ) اسم (فقد حر) خبر (حر) موصوف (یموت) صفت (لموتہ) یموت سے متعلق (خلق کثیر) موصوف صفت یمُوت کا فاعل.

(١-٢) تحقیق لغات :- لعمرك یا العمری: اس کا استعمال بطور قسم کے ہوتا ہے اور عین ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے. بمعنی تیری زندگی کی قسم. الرزیۃ: بڑی مصیبت، تکلیف. ج رزایا. مادّہ (رزأ) ہے. فقد: مصدر: گم کرنا، محروم ہونا، کھونا. فقد کا (ض) فقداً و فِقداناً و فُقداناً: کھونا، محروم ہونا، گم کرنا.

معنیٰ :- لیست المصیبۃ العُظمیٰ فقدان مال ولا موت فرس ولجیر بل المصیبۃ العظمیٰ أن یموت رجل حر کریم فیموت لموتہ خلق عظیم لأن موتہ أمرٌ عظیمٌ.

(١-٢) ترجمہ :- تیری زندگی کی قسم مال کھو دینا، گھوڑے اور اونٹ کا مر جانا کوئی مصیبت نہیں ہے لیکن بڑی مصیبت کسی ایسے شریف انسان کا مر جانا ہے کہ جس کی موت سے عظیم مخلوق مر جاتی ہے.

وما کان قیسٌ هلکُه هُلكُ واحدٍ ولکنّه بُنیانُ قومٍ تهدّما

وقال أبو دؤاد الایادی الجاہلی

(١) لا أعدُّ الاقتارَ عُدماً ولکن فقدُ مَن قد رُزِئتُه الإعدامُ

(٢) مِن رجالٍ مِنَ الاقارب بادُوا مِن حُذاقٍ هُمُ الرؤسُ العِظامُ

(١) اعراب :- (لا أعد) فعل. أنا کی ضمیر مستتر فاعل (الاقتار) مفعول اول (عدما) مفعول ثانی (ولکن) واو حرف عطف (لکن) حرف استدراک. (فقد) مبتدا مضاف (من) مضاف الیہ موصول (قد رُزئتہ) صلہ (الاعدام) خبر.

(٢) اعراب :- (من رجال) بیان ہے من قد رزئتہ کا (من) موصوف (من الاقارب) صفت. موصوف وصفت ملکر مبتدا ثانی (بادوا) خبر (من حذاق) بادوا سے متعلق. مبتدا ثانی اپنے خبر سے ملکر مبتدا اول کی خبر (ھم) مبتدا. (الرؤس) خبر.

(١) تحقیق لغات :- (الاقتار): تنگدستی، مال کی قلت، محتاج ہونا. أقتر إقتاراً: مال کا کم ہونا. — علی عیالہ: اہل و عیال پر نان و نفقہ میں تنگی کرنا. — اللہ رزقہ: خدا کا رزق تنگ کرنا. عدما: محتاجگی، فقر و فاقہ. رزئتہ: ھا ضمیر کا مرجع من ہے رزئت: واحد متکلم ماضی: میں نے حاصل کیا، کم کیا. رزأ (ف) رزءً — الرجل مالہ: کچھ حاصل کرنا، کم کرنا. الاعدام: فقیری، محتاجگی.

(١) ترجمہ :- میں مال کی قلت کو، محتاجی نہیں سمجھتا ہوں اور لیکن اس آدمی کی موت محتاجی ہے جس سے میں بھلائی حاصل کرتا تھا.

(٢) تحقیق لغات :- الاقارب: مفرد اقرب: قریبی رشتہ دار. حذاق: شاعر کے قبیلہ کا نام الرؤس: سردار. العظام: مفرد: عظیم. بڑے، باوقار.

(٢) ترجمہ :- یعنی قبیلہ حذاق کے لوگ جو رشتہ دار تھے ہلاک ہوگئے، در اصل وہی لوگ بڑے سردار تھے.

(۱) فِيهِمْ لِلْمُلَائِنِيْنَ أَنَاةٌ وَعُرَامٌ إِذَا يُرَادُ عُرَامٌ

(۲) فَعَلَى إِثْرِهِمْ تَسَاقَطُ نَفْسِي حَسَرَاتٍ، وَذِكْرُهُمْ لِي سَقَامٌ

(۱) تحقیق لغات:- (فیهم) هم: کا مرجع رجالٌ ہے (ملائنین) مفرد ہا ملائن. سنجیدہ لوگ، نرمی برتنے والے لاینۃً ملائنۃً دِیانًا: نرمی برتنا، ملاطفت کرنا، مہربانی سے پیش آنا، چاپلوسی کرنا (أناة) سنجیدگی، متانت، بردباری، وقار، صبر، مہلت، مادّہ (أنیٌ) ہے. تأنیٌ تانیاً — فی الأمر وبہ: انکساری سے سلوک کرنا، انتظار کرنا، غور و فکر کرنا. و — الرجلَ: مہلت دینا. (عرام) بضم عین. بدخلقی، سخت مزاجی. عرم (ن) عَرْمًا — فلانًا: بدخلقی سے پیش آنا، شوخی کرنا. (یراد) واحد مذکر مضارع مجہول: ارادہ کیا جاتا ہے.

(۱) ترجمہ:- ان میں سنجیدہ لوگوں کے لئے سنجیدگی ہے، اور ان کے ساتھ جب بدخلقی کا معاملہ کیا جائے تو پھر ان میں بدخلقی ہے. (۲) اعراب:- (فعلی) فار تعلیلیہ (علی إثرهم) تساقط سے متعلق (تساقط) فعل (نفسی) فاعل (حسرات) تمیز (وذکرهم) واو حرف عطف (ذکرهم) مبتدا (لی) (سقام) سے متعلق (سقام) خبر.

(۲) تحقیق لغات:- إِثْر: پیچھے، نقش قدم ج آثار. تساقط: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ گرتی ہے، تساقط تساقطاً از (تفاعل) مسلسل گرنا، پے در پے گرنا. حسرات: مفرد ہا حسرۃ: افسوس، بیقراری، بےچینی — سقام: مرض، دکھ، ایسا مرض جو بدن میں ہوتا ہے ج أسقام سقُم (ک) سقماً و سُقْماً: مریض ہونا، دکھی ہونا.

(۲) ترجمہ:- حسرت و افسوس سے میری جان ان کے پیچھے ہلکان ہو رہی ہے اور انکی یاد میرے لئے ایک لاعلاج مرض ہے.

وقال ابو الطمحان القینی

(۱) وإِنِّي مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ هُمُ هُمُ إِذَا مَاتَ مِنْهُمْ سَيِّدٌ قَامَ صَاحِبُهُ

(۲) نُجُوْمُ سَمَاءٍ، كُلَّمَا انْقَضَّ كَوْكَبٌ بَدَا كَوْكَبٌ تَأْوِي إِلَيْهِ كَوَاكِبُهُ

(۱) اعراب:- (إنی) إنّ: حرف تاکید یا ضمیر متکلم اسم (من) حرف جار متعلق خبر محذوف کائنٌ سے (القوم) مجرور موصوف (الذین) اسم موصول (هم) اول مبتدا (هم ثانی) خبر. مبتدا خبر ملکر صلہ. موصول صلہ ملکر صفت. دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے

(۱) تحقیق لغات:- قام: واحد مذکر غائب ماضی: مادّہ (قوم) مصدر (قیام) باب (ن) کھڑا ہونا. قامَ قیاماً: کھڑا ہونا، کھڑا رہ جانا، ایک جگہ گڑ جانا یا جم جانا و — علیہ: نگرانی کرنا و — لہ: تعظیم کرنا. و — بہ: ادا کرنا، انجام دینا. و — الیہ: ارادہ کرنا، استقبال کرنا. و — عنہ: ہٹ جانا. اعراض کرنا. (۱) ترجمہ:- بیشک میں اس قوم کا ایک فرد ہوں کہ وہ لوگ وہی ہیں (آپ اپنی نظیر ہیں) کہ جب ان میں کا کوئی سردار مرجاتا ہے تو اس کا ساتھی اسکی جگہ سنبھال لیتا ہے. (۲) اعراب:- (نجوم سماء): خبر مبتدا محذوف کی یعنی هم نجوم سماء (کلما) برائے ظرف کل: مضاف ما مصدریہ ظرفیہ (انقضّ) فعل (کوکب): فاعل. فعل و فاعل تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ. تقدیر عبارت: کل وقت انقضاضِ کوکب. (بدا): کلما کا جواب. بدا: فعل. کوکب: فاعل. موصوف (تأوی الیہ الخ) صفت. (۲) تحقیق لغات:- انقضّ: واحد مذکر غائب ماضی. مادّہ (قض) ہے. ٹوٹا. تأوی: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ پناہ لیتی ہے، ٹھکانہ پکڑتی ہے. أوی الیہ إواءً: پناہ اور ٹھکانہ پکڑنا. (۲) ترجمہ:- وہ لوگ آسمان کے تارے ہیں، جب بھی کوئی تارہ ٹوٹتا ہے (کوئی سردار مرجاتا ہے) تو دوسرا ستارہ (سردار) جلوہ گر ہوجاتا ہے جسکی پناہ میں تمام دوسرے ستارے آجاتے ہیں. (یعنی قوم کا ہر فرد قیادت و سیادت کی صلاحیت رکھتا ہے)

(١) أَضَاءَتْ لَهُم أَحسَابُهُمْ وَوُجُوهُهُمْ دُجَى اللَّيلِ حَتَّى نَظَّمَ الجَزْعَ ثَاقِبُهْ

(٢) وَمَا زَالَ مِنْهُمْ حَيْثُ كَانُوا مُسَوَّدٌ تَسِيرُ المَنَايَا حَيْثُ سَارَتْ كَتَائِبُهْ

(١) اعراب :- (أضاءت) : فعل. (لهم) فعل سے متعلق. (احسابہم) : فاعل معطوف علیہ (ووجوھھم) واو حرف عطف. (وجوہہم) معطوف. (دجی اللیل) : مضاف و مضاف الیہ ہوکر مفعول لہٗ (حتی). برائے غایت. (نظم) : فعل (الجزع) : مفعول. (ثاقبہ) : فاعل.

(١) تحقیق لغات :- اضارت : واحد مؤنث غائب ماضی از (اضارۃ) روشن کیا. أحساب : مفرد ہا حَسَبٌ : ذاتی لیاقت، خاندانی شرافت. دجی : مفرد ہا دُجْیَۃٌ : سخت تاریکی، نَظَّم : واحد مذکر ماضی : پرو دیا، ترتیب دیا، درست کیا. نَظَّمَ تنظیماً — اللولوَ : پرونا، و — الشعرَ : موزون کرنا. و — الأمرَ : درست کرنا — الجزع : مہرۂ یمانی. جو سیاہ و سفید (چتکبرا) ہوتا ہے، اس لئے کبھی اس سے آنکھ مراد لیتے ہیں. ثاقب : اسم فاعل : سوراخ کرنیوالا. (١) ترجمہ :- ان کی ذاتی شرافت اور چہروں نے ان کے لئے رات کی تاریکیوں کو اس قدر روشن کر دیا کہ مہرۂ یمانی کو سوراخ کرنیوالے نے پرو دیا (یعنی وہ بدر کامل ہیں اور اپنی عزت و شہرت کی بدولت غیر یقینی حالت میں بھی ان ستم ظریفوں کیلئے منارۂ روشنی ہیں جو زندگی کی راہوں میں بھٹک رہے ہیں.

(٢) اعراب :- (مازال) فعل ناقص. (منہم) خبر مقدم. (حیث) برائے ظرف. (کانوا) : تامہ. (مسوّد) مازال کا اسم موصوف. (تسیر) فعل. (المنایا) : فاعل. (حیث) برائے ظرف تسیرُ سے متعلق. (سارت) : فعل (کتائبہ) : فاعل. تسیر المنایا الخ مسوّدٌ کی صفت. (٢) تحقیق لغات : مسوّد : سردار. المنایا : مفرد ہا مَنِیَّۃٌ : موت. کتائب : مفرد ہا کَتِیْبَۃٌ : فوجی دستہ. (٢) ترجمہ :- وہ جہاں کہیں بھی ہوں ان کا سردار انھیں میں سے ہوتا ہے، اسکی (سرداری) فوجیں جہاں کہیں چلتی ہیں ساتھ ساتھ موتیں بھی چلتی ہیں (یعنی ہماری بہادر قوم دشمن کے پرخچے اڑا دیتی ہے)

وقال آخر

(١) لَا يُبْعِدِ اللّٰهُ قَوْمًا إِنْ سَأَلْتَهُمْ أَعْطَوْا وَإِنْ قُلْتَ يَا قَوْمُ انْصُرُوا نَصَرُوا

(٢) وَإِنْ أَصَابَتْهُمْ نَعْمَاءُ سَابِغَةٌ لَمْ يَبْطَرُوْهَا، وَإِنْ فَاتَتْهُمْ صَبَرُوْا

(١) اعراب :- (لا یبعد) فعل (اللّٰہ) فاعل. (قوما) مفعول. (إن) حرف شرط (سألتہم) فعل شرط (یا قوم انصروا) قول کا مقولہ ہے اور محلاً منصوب ہے. (انصروا) فعل جزاء (إن سألتہم الخ) قوماً کی صفت ہے. (١) تحقیق لغات :- لا یبعد : واحد مذکر غائب مضارع نہی : نہ دور کرے، نہ ہلاک کرے. (لا یبعد اللّٰہ) جملہ دعائیہ ہے. خدا اپنی رحمت سے دور نہ کرے (سألت) واحد مذکر حاضر ماضی : تم نے مانگا، تم نے پوچھا. سأل (ف) سؤالا ومَسْئَلَۃً : پوچھنا، مانگنا. سؤال دو معنی میں مستعمل ہو (١) کسی چیز سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے. (٢) طلب مال کیلئے. جب آگاہی حاصل کرنے کے لئے استعمال ہو تو اسکا تعدیہ مفعول ثانی کی طرف کبھی بنفسہٖ ہوتا ہے جیسے سألتہ کذا. اور کبھی عن یا باء کے ساتھ ہوتا ہے جیسے سألتہ بکذا لیکن عن کے ساتھ زیادہ ہے جیسے (یسئلونك عن الروح) اور (یسئلونك عن الأنفال) وغیرہ. اور جب طلب مال کے لئے ہو تو متعدی بنفسہٖ ہوتا ہے جیسے (واسئلوا ما أنفقتم) اور (لیسئلوا ما أنفقوا) وغیرہ.

(١) ترجمہ :- خدا ان لوگوں کو اپنی رحمت سے دور نہ کرے کہ اگر تم ان سے مانگو تو وہ دیتے ہیں اور اگر ان سے کہو کہ لوگو! مدد کرو تو مدد کرتے ہیں. (٢) تحقیق لغات :- نعماء سابغۃ : نعمت کاملہ، کثیر دولت : لم یبطروا : جمع مذکر غائب ماضی : اترائے نہیں. بطر (ن) بطرًا : اترانا، غرور کرنا.

(٢) ترجمہ :- اگر انھیں کثیر دولت حاصل ہو جائے تو گھمنڈ نہیں کرتے، اور اگر دولت جاتی رہے تو صبر و ضبط سے کام لیتے ہیں.

الکَاسِرُونَ عِظَامًا لاجُبُورَ لَهَا وَالجَابِرُونَ فَأَعْلَى النَّاسِ مَنْ جَبَرُوا

اعراب :۔ (الکاسرون) خبر مبتدا محذوف کی یعنی: هم الکاسرون: اسم فاعل، هم: ضمیر مستتر فاعل (عظامًا) مفعول به موصوف (لاجبور) صفت (لها) جبور کے متعلق۔ جملہ معطوف علیہ۔ (والجابرون) واو حرف عطف۔ الجابرون: معطوف۔ (فأعلى الناس) فاء: استینافیہ۔ أعلى الناس: مضاف و مضاف الیہ ہو کر خبر مقدم۔ (من) موصولہ۔ (جبروا) صلہ۔ موصول و صلہ ملکر مبتدا مؤخر۔

تحقیق لغات :۔ الکاسرون: جمع مذکر اسم فاعل: توڑنے والے۔ کسر (ض) کسرًا العودَ: توڑنا۔ العسکرَ: فوج کو شکست دینا، و۔ من طَرْفِه: نظر نیچی کرنا۔ وفلانًا عن مرادہ: کسی کو مقصد سے پھیرنا۔ عظام: بکسر عین۔ مفرد ہا عَظْمٌ: (مص) ہڈی۔ عظم (ن) عظمًا۔ الکلبَ: کتے کو ہڈی کھلانا۔ و۔ الرجلَ: ہڈی پر مارنا۔ (جبور) (مص) ٹوٹنے کے بعد جڑنا۔ جبر (ن) جبورًا وجبرًا۔ العظمُ: ٹوٹی ہوئی ہڈی کا جڑنا۔ و۔ جَبَارَةً العَظْمَ: ٹوٹی ہوئی ہڈی کا جوڑنا۔ الجابرون: جمع مذکر اسم فاعل: جوڑنے والے۔ جبروا: جمع مذکر غائب ماضی: ان لوگوں نے جوڑا۔ اصلاح کی۔

معنیٰ :۔ هم الکاسرون العظام بحیث لا تلتئمُ ولا تقبلُ البرءَ و هم یفسدون العظام المنکسرة ویصلحونها۔ ومن یقوم بالجبور والاصلاح فهو أعلى مقامًا من الناس۔

ترجمہ :۔ وہ ہڈیوں کو اس طرح توڑنے والے ہیں کہ جُڑنے والی نہیں ہیں، اور وہی ان ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو جوڑنے والے ہیں، لہذا جو جوڑ دے وہی لوگوں میں بلند مرتبہ ہے

وقال علی بن الجهم

(۱) هِيَ النَّفْسُ مَا حَمَّلْتَهَا تَتَحَمَّلُ وَلِلدَّهْرِ أَيَّامٌ تَجُورُ وَتَعْدِلُ

(۲) وَعَاقِبَةُ الصَّبْرِ الجَمِيلِ جَمِيلَةٌ وَأَكْمَلُ أَخْلَاقِ الرِّجَالِ التَّحَمُّلُ

(۱) اعراب :۔ (هی) مبتدا اول (النفس) مبتدا ثانی۔ (ما) مفعول مقدم موصول (حملتها) صلہ۔ حملت: فعل أنت کی ضمیر مستتر فاعل۔ هاء: ضمیر مفعول مرجع النفس ہے (تتحمل) فعل هی: کی ضمیر مستتر فاعل مرجع النفس ہے۔ فعل و فاعل اور مفعول ملکر خبر (وللدهر) واو استینافیہ۔ للدهر: خبر مقدم (أیام) مبتدا مؤخر موصوف (تجور وتعدل) صفت

(۱) تحقیق لغات :۔ حمّلت: واحد مذکر حاضر: تونے بوجھ ڈالا۔ بوجھ اٹھوایا۔ ماحمّلت: جتنا تم نے لادا، بار اٹھوایا، قوت برداشت پیدا کی، از (تفعیل) مادہ (حَمْلٌ) ہے۔ وہ چیزیں جو باطن میں اٹھائی جاتی ہیں ان کے لئے۔ (حَمْلٌ) بفتح حاء استعمال ہوتا ہے۔ اور جو چیزیں پیٹھ پر لادی جاتی ہیں ان کے لئے (حِمْلٌ) بکسر حاء استعمال ہوتا ہے۔ تتحمّل: واحد مؤنث غائب مضارع (از تفعّل) برداشت کریگی، اٹھائیگی۔ تجور: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ ڈھلتی ہے، بدلتی ہے، ظلم کرتی ہے۔ جار (ن) جورًا۔ عن الطریق: راستہ سے ہٹنا۔ و۔ علیہ ظلم کرنا۔ تعدل: واحد مؤنث غائب ماضی: انصاف کرتی ہے، الگ ہو جاتی ہے۔ عدل (ض) عدلًا وعدالةً: انصاف کرنا۔ ترجمہ (۱) :۔ تم نفس پر جو بار ڈالوگے، وہ اٹھالیگا، اور زمانہ کے کچھ ایسے دن ہیں جو ظلم بھی کرتے ہیں اور انصاف بھی (لہذا غم روزگار کو انگیز کرنے کے لیے نفس کو خوگر بنانا چاہیے کیونکہ زمانہ میں بڑے نشیب و فراز ہیں جو برابر گردش کرتے رہتے ہیں۔

(۲) ترجمہ :۔ صبر جمیل کا انجام نیک ہے، اور مردوں کا کامل ترین اخلاق قوت برداشت ہے

(۱) وَلَا عَارَ إِنْ زَالَتْ عَنِ الْمَرْءِ نِعْمَةٌ ۔۔۔ وَلٰكِنَّ عَارًا أَنْ يَزُوْلَ التَّجَمُّلُ

(۲) وَمَا الْمَالُ إِلَّا حَسْرَةٌ إِنْ تَرَكْتَهٗ ۔۔۔ وَغُنْمٌ إِذَا قَدَّمْتَهٗ مُتَعَجَّلُ

(۱) اعراب :- (لا) نفی جنس (عار) اسم. خبر محذوف ہے. یعنی لاعار فیہ (إن) حرف شرط (زالت) فعل شرط (عن المرء) زالت سے متعلق (نعمة) فاعل. فعل شرط کی جزا محذوف ہے، جس پر لاعار دلالت کر رہا ہے. (ولکن) حرف استدراک (عارًا) اسم (أن یزول) أن: مصدریہ. یزول: فعل. (التجمل) فاعل جملہ تاویل میں مصدر کے ہو کر لکنّ کی خبر. یعنی: ولکنّ عارًا زوالُ التجمل. (۱) تحقیق لغات :- عار: رسوائی، شرم، عیب، غیرت، ننگ، گالی، ہر ایسا قول یا فعل جو انسانیت کیلئے معیوب ہو۔ مادہ (عَیْرٌ) ہے. عار (ض) عَیْرًا۔ فلانًا: عیب لگانا، شرم دلانا. نعمة: ناز و نعمت، دولت. ج نِعَمٌ. التجمّل: زیبائش، شان و شوکت، مصائب زمانہ پر صبر کرنا اور حرف شکایت زبان پر نہ لانا. (۱) ترجمہ :- انسان کی اگر دولت چھن جائے تو کوئی عیب کی بات نہیں، ہاں حسن صبر کا زوال عیب کی بات ہے

(۲) تحقیق لغات :- حسرة: افسوس، بیقراری۔ غنم: غنیمت. قدّمت: واحد مذکر حاضر ماضی؛ تم نے آگے بھیجا، آگے کر دیا، پیش کر دیا۔ قدّم تقدیمًا: پیش کرنا، آگے بڑھانا، و۔ یمینًا: حلف اٹھانا۔ دبین یدیہ: کسی کے آگے آنا۔ و۔ الیہ بکذا: کسی کو کوئی کام کرنیکا حکم دینا. متعجّل: اسم مفعول از (تفعّل) یہ غُنْمٌ کی صفت ہے. بمعنی: ایسی غنیمت جس کے حاصل کرنے میں جلدی کی گئی ہو

(۲) ترجمہ :- اگر تم (مرکر) مال چھوڑ گئے تو سوائے حسرت و افسوس کے کچھ نہیں ہے، اور جب تم اسے پہلے (زندگی) خرچ کر دوگے تو یہ ایک ایسی غنیمت ہے جو جلد حاصل کر لی گئی ہے (کیونکہ جو مال پسندیدہ راہوں میں خرچ کر دیا وہ آخرت کا بہترین سرمایہ ہو گیا اور جو ترکہ بن گیا وہ نہ جانے کن راہوں میں خرچ ہو)

ولمّا أَنْشَدَ[۱] إِبْنُ الْجَهْمِ هٰذِهِ الْأَبْيَاتِ الْمُتَوَكِّلَ كَانَ فِيْ يَدَيْهِ جَوْهَرَتَانِ فَأَعْطَاهُ الَّتِيْ فِيْ يَمِيْنِهٖ، فَأَطْرَقَ متفكرًا فِيْ شَيْءٍ يَقُوْلُهٗ، لِيَأْخُذَ الَّتِيْ فِيْ يَسَارِهٖ فقَالَ مَا لَكَ مُفَكِّرًا إِنَّمَا تُفَكِّرُ فِيْمَا تَأْخُذُ بِهِ الْأُخْرٰى خُذْهَا لَا بُوْرِكَ لَكَ فِيْهَا.

[۱] اور جب ان اشعار کو ابن جہم نے متوکل کو سنایا اس حال میں کہ اس کے (متوکل) دونوں ہاتھوں میں دو گوہر تھے، چنانچہ اس کے داہنے ہاتھ میں جو گوہر تھا اس کو (ابن جہم) بخش دیا. پھر ابن جہم سر جھکا کر کسی ایسی چیز کے بارے میں سوچنے لگا جس کو پیش کر کے اس گوہر کو بھی حاصل کر لے جو اس کے (متوکل) بائیں ہاتھ میں تھا. تو متوکل نے کہا کہ کیا سوچ رہے ہو؟ یہی نہ کہ دوسرا گوہر بھی تم حاصل کر لو، اچھا اسے بھی لے جاؤ، اس میں تمھیں برکت نہ دی جائے.

وقال عبيد بن العرندس الكلابي

وَكَانَ قَصَدَ[۲] ثَلٰثَةَ إِخْوَةٍ مِنْ غِنِيٍّ مُقِلِّيْنَ فَامْتَدَحَهُمْ فَجَعَلُوْا لَهٗ عَلَيْهِمْ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ ذَوْدًا فكان يَأْتِيْ وَيَأْخُذُ الذَّوْدَ.

[۲] عبید غطفانی قبیلہ غنیٰ کے تین تنگدست بھائیوں کے پاس گیا اور ان کی مدح سرائی کی، تو ان لوگوں نے عبید کے لئے ہر سال چند اونٹ دینے کا ذمہ لے لیا، چنانچہ وہ آتا تھا اور ان اونٹوں کو لے لیتا تھا۔

(۱) بَلْ أَيُّهَا الرَّاكِبُ الْمُفْنِيْ شَبِيْبَتَهٗ ‌ يَبْكِيْ عَلٰى ذَاتِ خَلْخَالٍ وَّأَسْوَارِ
(۲) حَبِّرْ ثَنَاءَ بَنِيْ عَمْرٍو فَإِنَّهُمْ ‌ أُوْلُوْ فُضُوْلٍ وَّأَنْفَالٍ وَّأَخْطَارِ

(۱) اعراب :- (بل) حرف اضراب (أيّها) أيّ : موصوف لفظی ها : حرف تنبیہ. (الراکب) موصوف منادیٰ (المفنی شبیبتہ) صفت اول. (یبکی علیٰ ذات خلخال وأسوار) صفت ثانی.

(۱) تحقیق لغات :- الراکب: صیغہ اسم فاعل، سوار. ج رکاب. المفنی : اسم فاعل، فنا کرنیوالا ہلاک کرنیوالا. شبیبتہ : جوانی، بلوغ سے لیکر تقریباً تیس تک شبیبتہ کا اطلاق ہوتا ہے، ہر چیز کا ابتدائی حصہ جیسے (شباب النہار) ج شبیبات. ذات : والی، صاحب. ذو کا مؤنث ہے. خلخال : پازیب، چھاگل. ج خلاخیل. أسوار : بضم ہمزہ : کنگن. ج أسورۃ وأساورۃ

(۱) ترجمہ :- اے وہ سوار جو پازیب وکنگن والی پر آنسو بہا کر اپنی جوانی برباد کر رہا ہے (یعنی عورتوں کے عشق میں اپنی بیش قیمت جوانی گھلا رہے ہو، چھوڑ دو اس بیہودہ چیز کو کہ اس کا انجام سوائے حسرت کے اور کچھ نہیں ہے) (۲) اعراب :- (حبّر) جواب ندا. فعل أنت کی ضمیر مستتر فاعل، (ثناء بنی عمرو) مفعول (فإنّهم) فاء تعلیلیہ. إنّ : حرف تاکید (هم) اسم. (أولو فضول وأنفال وأخطار) معطوف ومعطوف علیہ ملکر خبر اول. (۲) تحقیق : حبّر : فعل واحد مذکر امر : تم آراستہ کرو، سجاؤ، مزین کرو. حبّر تحبیراً : الکلام أو الشعر : کلام یا شعر کا عمدہ بنانا. فضول : مفرد ہا فضل : بخشش، بزرگی، دانائی، مہربانی، زیادتی. أنفال : مفرد ہا : نَفَلٌ. بفتح فاء جس کے معنی اصل میں زیادتی کے ہیں اسی لئے فرض سے زائد نماز کو نافلہ کہتے ہیں. پھر یہ لفظ عطیہ اور بخشش کے معنی میں حقیقت بنکر استعمال ہونے لگا. کیونکہ بخشش بھی ایک تبرع اور احسان ہی ہے کوئی لازمی چیز نہیں ہے. أخطار. مفرد ہا خطر : بفتح طاء : قدر، جاہ، عظمت، بزرگی
ترجمہ :- بنو عمرو کی تعریف کرو کیونکہ وہ فضل وکمال، داد ودہش اور جاہ وحشمت کے مالک ہیں.

هَيْنُوْنَ لَيْنُوْنَ أَيْسَارٌ ذَوُوْ كَرَمٍ ‌ سُوَّاسُ مَكْرُمَةٍ أَبْنَاءُ أَيْسَارِ

اعراب :- (هینون) إنّ کی خبر ثانی. (لینون) خبر ثالث (أیسار) خبر رابع (ذو کرم) خبر خامس (سواس مکرمۃ) خبر سادس، (أبناء أیسار) خبر سابع.

تحقیق لغات :- هینون : مفرد ہا هینٌ : نرم مزاج، سنجیدہ، باوقار، کمزور، ذلیل، آسان. مادّہ (هون) (لینون) مفرد ہا لینٌ : نرم اخلاق. أیسار : مفرد ہا یَسَرٌ : بفتح یاء وسین : جُوا کھیلنے والے یسر (ض) یَسْراً : جوا کھیلنا. ذوو : مفرد ہا ذو : صاحب، والا، اسمائے ستہ مکبّرہ میں سے ہے جب اسکی تصغیر نہ ہو اور یاء متکلم کی طرف مضاف نہ ہو تو حالت رفع میں واو کے ساتھ اور حالتِ نصب میں الف کے ساتھ اور حالت جر میں یاء کے ساتھ ہوگا جیسے ذو، ذا، ذی. اور ہمیشہ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتا ہے اسم ضمیر کی طرف نہیں. ذو اور صاحب ہم معنی ہیں لیکن ذو کے وصف میں صاحب کے وصف کی بہ نسبت زیادہ بلاغت ہے، اور اس کے ذریعہ اضافت میں زیادہ شرف ہے، کیونکہ ذو تابع کی طرف مضاف ہوتا ہے اور صاحب متبوع کی طرف، چنانچہ ابوھریرہ، صاحب النبی بولتے ہیں النبی صاحب ابی ھریرہ نہیں بولتے ہیں. اور ذوالمال اور ذوالعرش میں اضافت تابع کی طرف ہے متبوع کی طرف نہیں. سُوّاس : مفرد ہا سائس : انتظام کرنیوالا، نظم ونسق چلانیکی تدبیر کرنیوالا. مادّہ (سوس) ہے ساس (ن) سیاسۃً — القومَ : قوم کے امور کی تدبیر کرنا — الأمرَ : انتظام کرنا — مکرمۃ : بفتح میمین وضم راء : اچھے کردار، بزرگی. أیسارٌ اور أبناء أیسار سے کنایۃً مالدار اور دولت مند مراد لیا ہے

ترجمہ :- وہ سنجیدہ فکر، نرم مزاج، جواباز، اہل سخا، اچھے کردار کو رواج دینے والے اور جواباز کے بیٹے ہیں. (یعنی ظاہری وباطنی خوبیوں سے آراستہ ہیں)

(۱) فِيهِمْ وَمِنْهُمْ يُعَدُّ الْمَجْدُ مُتَّلِدًا ۔۔۔ وَلَا يُعَدُّ ثَنَا خِزْيٍ وَلَا عَارِ

(۲) لَا يَطْعَنُونَ عَلَى الْعَشْيَاءِ إِنْ ظَعَنُوا ۔۔۔ وَلَا يُمَارُونَ إِنْ مَارُوا بِإِكْثَارِ

(۱) اعراب :- (فیہم) یعدّ کا متعلق اول۔ (ومنہم) متعلق ثانی۔ (یُعَدُّ) فعل (المجدُ) نائب فاعل (متلدًا) مفعول۔ فعل اپنے نائب فاعل ومفعول اور متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

(۱) تحقیق لغات :- یعدّ: صیغہ واحد مذکر غائب مضارع مجہول: سمجھا جاتا ہے، شمار کیا جاتا ہے عدّ (ن) عدًّا و تَعْدَادًا: سمجھنا، شمار کرنا۔ جب شمار کرنے کا معنی ہو تو اس کا تعدیہ ایک مفعول کی طرف ہوگا، اور جب سمجھنا اور گمان کرنے کا معنی ہو تو تعدیہ دو مفعول کی طرف ہوتا ہے جیسے (عَدَدْتُ خَالِدًا فَاضِلًا) میں نے خالد کو فاضل سمجھا۔ متلدًا: اسم فاعل از (افتعال) مادّہ وَلدٌ ہے۔ پیدا ہونیوالی۔ ثناء: مدح، تعریف، خیر ج أثنية۔ خزی: رسوائی، بدنامی۔ ج خزایا۔ عار: شرم، حیا، عیب، رسوائی۔

(۱) ترجمہ :- سمجھا جاتا ہے کہ شرافت وبزرگی انھیں میں ہے اور انھیں سے جنم لیتی ہے اور ان میں ذلت وخواری کی کوئی بات نہیں پائی جاتی۔

(۲) تحقیق لغات :- لایظعنون: جمع مذکر غائب مضارع: وہ سفر نہیں کرتے ہیں۔ ظعن (ف) ظعنا وظُعونا: چلنا، سفر کرنا بولا جاتا ہے (ظعنوا عن دیارھم) اپنے علاقوں سے کوچ کر گئے۔ العشیاء: ناقة: محذوف کی صفت ہے۔ اندھی اونٹنی۔ لایمارون: جمع مذکر غائب مضارع منفی: وہ جھگڑا نہیں کرتے ہیں۔ ماری مماراةً ومراءً از (مفاعلة) باہم جھگڑنا، جھگڑنے میں ضد کرنا۔ اِکثار: بمعنی کثیر، زیادہ۔

(۲) ترجمہ :- اگر وہ سفر کرتے ہیں تو اندھی اونٹنی پر سفر نہیں کرتے (انجام سے بے خبر ہو کر قدم نہیں اٹھاتے) اور اگر باہم الجھتے ہیں تو زیادہ نہیں الجھتے (یعنی بازاری اور گرے پڑے لوگوں میں سے نہیں ہیں)

إِنْ تَلَيَّنْتَهُمْ لَانُوا وَإِنْ شُتِمُوا ۔۔۔ كَشَفْتَ أَذْمَارَ حَرْبٍ غَيْرَ أَغْمَارِ

(۱) اعراب :- تَلَيَّنْتَ: واحد مذکر حاضر ماضی: تم نے نرمی اختیار کی، خوشامد کی۔ از (تفعّل) مادّہ (لین) تلیّن تلیُّنًا۔ الشیءُ: نرم ہونا۔ و۔ لِفُلانٍ: خوشامد کرنا، چاپلوسی کرنا۔ لانوا: جمع مذکر غائب ماضی: انھوں نے نرمی اختیار کی، ڈھیلے پڑ گئے۔ لان (ض) لِينًا ولِيانًا: نرم پڑنا و۔ له: نرمی سے پیش آنا۔ شُتِموا: جمع مذکر غائب ماضی مجہول گالی دیئے گئے۔ إِنْ شُتِمُوا: اگر ان کی غیرت للکاری گئی۔ کشفت: واحد مذکر حاضر ماضی: تو نے کھولا، ظاہر کیا۔ کشف (ض) کشفًا۔ الشیءَ وعن الشیءِ: کھولنا، واضح کرنا، پردہ اٹھانا، ننگا کرنا، دور کرنا۔ أذمار: مفرد ہا ذَمِرٌ: بفتح ذال وبکسر میم و ذِمْرٌ: بکسر ذال وسکون میم و ذِمِرٌّ: بکسر ذال ومیم وتشدید راء و ذمیر: بمعنی تجربہ کار بہادر۔ أغمار: مفرد ہا غُمْرٌ: بتثلیث غین وسکون میم۔ ناتجربہ کار، نادان، جاہل، اناڑی، بیوقوف۔ غَمُرَ (ک) غمارةً وغُمُورةً ۔۔۔ الرجل نادان اور جاہل ہونا۔

(۱) ترجمہ :- اگر تو ان کی خوشامد کریگا تو وہ تیرے لئے نرم ہیں اور اگر ان کی مذمت کی جائے (یعنی اگر تو ان کی غیرت للکارے گا) تو ایسے آزمودہ کار بہادروں کو کھولیگا جو اناڑی نہیں ہیں (یعنی نرمی کا جواب نرمی سے اور سختی کا جواب سختی سے دیتے ہیں)

معنیٰ :- إن أظهرت لهم التملق تجد اللين والخضوع وإن شتمتهم وأثرت حفيظتهم تبيّن لك أنهم من الشجعان الذين مارسوا الحروب وداوموا فيها.

(۱) إنْ يُسْأَلُوا الْعُرْفَ يُعْطُوْهُ وإنْ جُهِدُوْا — فَالْجُهْدُ يَكْشِفُ مِنْهُمْ طِيْبَ أَخْيَارِ

(۲) مَنْ تَلْقَ مِنهم تَقُلْ لَاقَيْتُ سَيِّدَهُم — مِثْلُ النُّجُوْمِ الَّتِي يَسْرِي بِهَا السَّارِي

(۱) تحقیق لغات:- إن یسألوا: جمع مذکر غائب مضارع مجہول مجزوم بإنْ: اگر ان سے مانگا جا (ئے)۔ (له علىّ الف عُرْفاً) کہا جاتا ہے احسان، نیکی، عطیہ، بھلائی، بخشش: العرف (ن) از عطا کرتے ہیں، انکے میرے اوپر ہزار احسان ہیں۔ یعطوا: جمع مذکر مضارع مجزوم بجزا, إن: مشقت میں پڑ گئے، رنج و دیتے ہیں از (افعال) جهدوا: جمع مذکر غائب ماضی مجہول، غم میں مبتلا ہو گئے۔ جُهِدَ جهداً: جبکہ مجہول ہو، مشقت میں پڑنا، غمگین ہونا۔ الجهد: رنج و غم، مشقت، کوشش، طیب: عمدہ، خوشگوار، اچھی، پاکیزہ۔

(۱) ترجمہ: اگر ان سے بخشش مانگی جائے تو عنایت کرتے ہیں، اور اگر وہ مشقت میں (تنگدستی میں) ہوں تو مشقت بھی ان سے اچھی باتوں کو ظاہر کرتی ہے (یعنی باوجود عسرت و تنگدستی کے سائل کو جھڑکتے نہیں بلکہ (وأما السائل فلا تنهر) پر عمل کرتے ہوئے بڑی خوش اسلوبی سے کوئی میٹھی بات کہکر سائل کو ٹال دیتے ہیں۔

(۲) تحقیق لغات:- تلق: واحد مذکر حاضر مضارع مجزوم بمَنْ شرطیہ: تم ملوگے، ملاقات کروگے۔ از (س) یسری: واحد مذکر غائب مضارع: وہ چلتا ہے، رات میں چلتا ہے سری (ض) سُرىً وسرية: رات میں چلنا۔ الساری: اسم فاعل۔ رات میں چلنے والا ج سُراة۔

(۲) ترجمہ: ان میں سے جس کسی سے بھی تو ملے گا تو یہی کہے گا کہ میں ان کے سردار سے ملا ہوں (اس لئے کہ وہ لوگ) ان ستاروں کی مانند ہیں جن کی مدد سے رات کا مسافر چلتا ہے (راستہ پاتا ہے، غرضیکہ ان میں کا ہر فرد رہنما اور قائد کی حیثیت رکھتا ہے)

(۱) قد عِشْتُ فِي النَّاسِ أَطْوَاراً عَلَى طُرُقٍ — شَتَّى وَقَاسَيْتُ فِيهَا اللِّيْنَ وَالْفَظَعَا

(۲) كُلًّا بَلَوْتُ فَلَا النَّعْمَاءُ تُبْطِرُنِي — وَلَا تَخَشَّعْتُ مِنْ لَأْوَائِهَا جَزَعَا

(۱) تحقیق لغات:- قد عشتُ: واحد متکلم ماضی قریب: میں نے زندگی بسر کی۔ عاش (ض) عیشة وعیشاً: زندگی گذارنا۔ أطواراً: مفرد طور: ڈھنگ، وضع، طریقہ، ایک مرتبہ۔ طرق: مفرد طریق: راستہ۔ شتّی: مفرد شتیت: طرح طرح، جدا جدا، مختلف، متفرق، پراگندہ۔ طرق شتّی: موصوف وصفت۔ مختلف راستے۔ قاسیتُ: واحد متکلم ماضی۔ میں جھیلا، سامنا کیا۔ قاسی مقاساةً از (مفاعلة) رنج والم جھیلنا، تکلیف ومصیبت اٹھانا، دکھ سہنا۔ الفظعا: الف اشباع کا ہے: سختی، کرختگی، درشتی۔

(۱) ترجمہ:- میری زندگی کے احوال لوگوں میں مختلف طریقے گذرے، اور اس میں مجھے نرمی وسختی دونوں ہی اٹھانی پڑی۔

(۲) تحقیق لغات:- بلوت: واحد متکلم ماضی۔ میں نے آزمایا۔ بلی (ن) بَلْواً وبلاءً: آزمائش کرنا، تجربہ کرنا، امتحان لینا۔ النعماء: نعمت، دولت، خوشحالی۔ تبطر: واحد مؤنث غائب مضارع: گھمنڈ پیدا کرتی ہے۔ از (افعال) تخشّعتُ: واحد متکلم ماضی۔ میں عاجز ہوا، میں نے فروتنی اختیار کی۔ تخشّع تخشّعاً: از (تفعل) عاجزی خاکساری اور فروتنی ظاہر کرنا۔ لأواء: اسم ہے۔ رنج وغم، سختی۔ ألأى إلاءً: از (افعال) رنج وغم میں مبتلا ہونا۔ جزع بفتح جیم ونار: گھبراہٹ، خوف، بیقراری۔

(۲) ترجمہ:- میں نے ہر ایک (نرمی اور سختی) کی آزمائش کی تو نہ نعمت مجھ میں گھمنڈ پیدا کرتی ہے اور نہ ہی رنج وغم سے گھبرا کر کمزور پڑتا ہوں (یعنی ناداری اور تونگری دونوں حالتوں میں اپنی اخلاقی سطح سے نیچے نہیں اترتا ہوں)

لا يملأُ الهولُ صدرِي قبلَ موقعِهِ ولا أضيقُ بهِ ذرعاً إذا وقعا

تحقیق لغات :- لا یملأ : واحد مذکر غائب مضارع منفی : نہیں بھرتا ہے. ملأہ (ف) ملأً
وملأۃ : بھرنا، پُر کر دینا. و ـــ الاناءَ ماءً و بالماء : برتن کو مکمل پُر کر دینا. بولا جاتا ہے
(نظرتُ الیه فملأت منه عینی) میں نے اسکو دیکھا تو اس کا منظر بھلا معلوم ہوا .
ملأ علیه الارض : اسپر زمین تنگ کر دی. الھول : خوف، ڈر. ج أھوال. صدر :
سینہ، چھاتی، ہر چیز کا شروع، ہر چیز کا سامنے سے اوپر کا حصہ. صدر القوم : قوم کا سردار،
ج صدور. موقع : مصدر میمی : گرنا، واقع ہونا، پڑنا. وقع (ف) وقوعاً ـــ الشیءَ
من الید : گرنا و ـــ الحق : ثابت ہونا و ـــ القول علیھم : واجب ہونا. لا أضیق :
واحد متکلم مضارع منفی : میں تنگ نہیں ہوتا ہوں. ضاق (ض) ضیقاً : تنگ ہونا. مادّہ
(ضیق) ہے ضیق : وسعت کی ضد ہے اور عموماً فقر و فاقہ، رنج و غم اور بخل وغیرہ کے
معنوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے ارشاد باری ہے (ضاق بھم ذرعاً) ان سے عاجز ہو گیا
اور (وضائقٌ به صدرك) اور تنگ ہوگا اس سے تیرا جی (ویضیق صدری) اور
رک جاتا ہے میرا جی (ضاقت علیھم الارض بما رحُبت) تنگ ہو گئی ان پر زمین باوجود
کشادہ ہونے کے (لا أضیق به ذرعًا) میں تنگ نہیں ہوتا ہوں، عاجز نہیں ہوتا ہوں.
ترجمہ :- خطرہ اپنے وقوع سے پہلے میرا سینہ نہیں بھرتا ہے، اور جب خطرہ واقع ہو جاتا ہے
تو میں اس سے عاجز نہیں ہوتا ہوں (بلکہ مردانہ وار اس کا مقابلہ کرتا ہوں)

وقال الحسین بن المطیر الأسدی

(۱) وَقَدْ تَغْدِرُ الدُّنیا فیُضْحِی غَنِیُّھا فَقِیْراً وَیَغْنیٰ بَعْدَ بُؤْسٍ فَقِیْرُھَا
(۲) فَلَا تَقْرَبِ الْأَمْرَ الْحَرَامَ فَإِنَّهُ حَلَاوَتُهُ تَفْنیٰ وَیَبْقیٰ مَرِیْرُھَا

(۱-۲) اعراب :- (قد) حرف تحقیق. (تغدر) فعل. (الدنیا) فاعل (فاء) تعلیلیہ
(یضحی) فعل ناقص (غنیھا) اسم. (فقیراً) خبر. (واو) حرف عطف (یغنی) فعل.
(بعد بؤس) یغنی سے متعلق (فقیرھا) فاعل. (لا تقرب) فعل. أنت کی ضمیر
مستتر فاعل (الأمر) مفعول بہ موصوف. (الحرام) صفت (فإنه) فاء تعلیلیہ. إنّ :
حرف تاکید. ھاء : ضمیر اسم. (حلاوته) مبتدا، (تفنیٰ) خبر. جملہ إنّ کی خبر ہے (ویبقیٰ)
واو : حرف عطف یبقیٰ فعل (مریرھا) فاعل.

(۱) تحقیق لغات :- تغدر : واحد مؤنث غائب مضارع : دھوکہ دیتی ہے، بیوفائی کرتی ہے.
غدر (ن ض) غدراً وغدراناً ـــ الرجلَ وبه : خیانت کرنا، بیوفائی کرنا .
یضحی : واحد مذکر غائب مضارع. افعال ناقصہ میں سے ہے : ہو جاتا ہے. یغنیٰ :
واحد مذکر غائب مضارع : مالدار ہوتا ہے. غنی (س) غِنیً وغناءً وغُنیاناً : مالدار
ہونا. و ـــ بالشیءِ من غیرہ : اکتفا کرنا. بؤس : محتاجی، رنج، شدت، دکھ، فقر
و فاقہ ج أبؤس، بُؤسیٰ . (۱) ترجمہ :- دنیا خیانت کرتی ہے چنانچہ اسکا (دنیا کا) مالدار
محتاج ہوتا ہے، اور اس کا محتاج فقر و فاقہ کے بعد مالدار ہو جاتا ہے (یہ زمانے کے نشیب و فراز ہیں جو
برابر گردش کرتے رہتے ہیں اسلئے دنیا کی کسی حالت پر تکیہ نہ کرکے اپنے حقیقی انجام کو خوشگوار بنانے کیلئے اپنی ساری
توانائی مرکوز کر دینی چاہیئے) (۲) تحقیق لغات :- لا تقرب : واحد مذکر حاضر نہی : تو قریب جا. حلاوۃ : مٹھاس،
شیرینی، مزہ، لطف. مریر : تلخی، کڑواپن. (۲) ترجمہ :- لہذا حرام کام کے قریب نہ پھٹکو
(اگرچہ) اسمیں حظ نفس ہے مگر عارضی ہے اور انجام خراب ہے) کیونکہ اسکی مٹھاس ختم ہو جاتی ہے اور تلخی باقی رہ جاتی ہے

فَكَمْ قَدْ رَأَيْنَا مِنْ تَكَدُّرِ عِيشَةٍ　　وَأُخْرٰى صَفَا بَعْدَ اكْدِرَارٍ غَدِيرُهَا

اعراب :- (فكم) فا: تفصیلیہ. کم: ممیز مبتدا، (قد رأینا) خبر. (من تکدر عیشة) تمیز. (واُخریٰ) واؤ: حرف عطف. اُخریٰ: اصل میں عیشة اُخریٰ ہے. موصوف وصفت ملکر کے مبتدا. (صفا) فعل (بعد اکدرار) فعل سے متعلق (غدیرھا) فاعل. فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر.

تحقیق لغات:- تکدّر: مصدر از (تفعّل) مادّہ (کدر) ہے: گدلا ہونا، مکدّر ہونا، دھندلا ہونا، میلا ہونا، پراگندہ ہونا، کرکرا ہونا، تاریک ہونا. تکدّر العیش: زندگی کی پراگندگی، کرکرا پن. صفا: واحد مذکر غائب ماضی: صاف ہوا. صفا (ن) صفواً وصفاءً: صاف ہونا. اِکدرار: مصدر از (افعلال) مادّہ (کدر) ہے: میلا ہونا، گدلا ہونا. غدیر: تالاب، جھیل، حوض. ج غُدران.

معنیٰ :- فكثيرًا ما رأينا من عيشة مُكَدَّرة وتلقّينا ما يُكَدِّرُ حيوتنا من الفقر والبؤس ولكن صبرنا عليها حتى تغيّرت أوضاعنا ثم رأينا أن غديرها الذي كان ماءه كدرًا، قد صفا وخلص عن المواد المتكدّرة، أي طابت حيوتنا.

ترجمہ :- زندگی کی کتنی پراگندگی کو میں نے دیکھا، اور پھر اس کا (زندگی کا) حوض پراگندگی کے بعد صاف ہوگیا (یعنی زندگی خوشگوار ہوگئی، لہذا زندگی کی خوشحالی اور پراگندگی یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے، جبتک زندگی ہے اس انقلاب سے دوچار ہونا ہے، نگاہ ہمیشہ اصل مقصد پر مرکوز ہونی چاہیے)

(۱) وَمَنْ يَتَّبِعْ مَا يُعْجِبُ النَّفْسَ لَمْ يَزَلْ　　مُطِيعًا لَهَا فِي فِعْلِ شَيْءٍ يُضِيرُهَا
(۲) فَنَفْسَكَ أَكْرِمْ عَنْ أُمُورٍ كَثِيرَةٍ　　فَمَا لَكَ نَفْسٌ بَعْدَهَا تَسْتَعِيرُهَا

(۱) اعراب : (ومن) واؤ: استینافیہ. مَن: شرطیہ مبتدا، (یتبع) فعل. ھو: کی ضمیر مستتر فاعل (ما) مفعول بہ موصول. (یعجب النفس) صلہ. (لم یزل) جزا. ھو: کی ضمیر مستتر اسم (مطیعًا) خبر (لھا) اور (فی) مطیعاً سے متعلق (فعل) مضاف (شیٔ) مضاف الیہ موصوف. (یضیرھا) صفت. (۱) تحقیق لغات :- یتبع: واحد مذکر غائب مضارع. وہ پیروی کرتا ہے، اتباع کرتا ہے. اِتبع اِتباعًا از (افتعال) مادّہ (تبع) ہے: پیروی کرنا، اتباع کرنا، قدم بہ قدم چلنا. یعجب: واحد مذکر غائب مضارع: وہ بھلا لگتا ہے، اچھا لگتا ہے. از (افعال) أعجبه إعجابًا: بھلا لگنا، تعجب میں ڈالنا. أعجب بالشيء: خوش ہونا. یضیر: واحد مذکر غائب مضارع: نقصان پہونچاتا ہے. ضارہٗ ضیرًا۔ الأمرُ: نقصان پہونچانا. (۱) ترجمہ :- جو شخص خواہشات نفس کی پیروی کرتا ہے وہ ہمیشہ اس کام کو کرنے میں نفس کا فرمانبردار ہوتا ہے جو خود اسی (نفس) کو نقصان پہنچاتا ہے. (۲) تحقیق لغات :- أکرِم: واحد مذکر حاضر امر: تو عزت کر، تعظیم کر. از (افعال) جب اسکا صلہ عن ہو تو معنی ہوگا، بچانا، پرہیز کرنا. جیسا اس شعر میں استعمال ہوا ہے. تستعیر: واحد مذکر حاضر مضارع: تم عاریت پر لیتے ہو، اُدھار لیتے ہو. از (استفعال) مادّہ (عود) ہے استعار الشيءَ مِنْ فلانٍ، و إستعار فلانًا الشيءَ: کسی سے عاریت پر طلب کرنا، ادھار مانگنا. (۲) ترجمہ :- بہت سی چیزوں سے اپنے نفس کو بچاؤ کیونکہ اس نفس کے بعد کوئی دوسرا نفس تم کو عاریت پر نہیں مل سکتا. (کہ تم ماضی کی سہل انگاریوں، کوتاہیوں اور خرابیوں کی تلافی کر سکو)

قال عبد الصمد بن المعذل

(١) تُكَلِّفُنِي إِذْلَالَ نَفْسِي لِعِزِّهَا وَهَانَ عَلَيْهَا أَنْ أُهَانَ لِتُكْرَمَا

(٢) تَقُولُ سَلِ الْمَعْرُوْفَ يَحْيَى بْنَ أَكْثَمَ فَقُلْتُ سَلِيْهِ رَبَّ يَحْيَى بْنِ أَكْثَمَا

(١) تحقیق لغات:- تکلفنی: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ مجبور کرتی ہے، تکلیف دیتی ہے، کلّفہ تکلیفًا: ایسے کام کی طرف تکلیف دینا جو نفس پر گراں اور دشوار ہو. تکلفنی: میں ھی کی ضمیر مستتر کا مرجع شاعر کی بیگم کو مان لو یا اس کے نفس کو، معنیٰ دونوں صورت میں صحیح ہوگا. إذلال: ذلیل کرنا. از (افعال) أَذَلَّهُ إِذْلَالًا: ذلیل کرنا توہین کرنا. مادّہ (ذُلّ) ہے. ھَانَ: واحد مذکر غائب ماضی: از (ن)، مادّہ (ھون) ہے ذلیل ہوا، ہلکا ہوا. أھان: واحد متکلم مضارع مجہول منصوب بأن. از (افعال) میں ذلیل کیا جاؤں، میری توہین کی جائے. تکرما: واحد مؤنث غائب مجہول منصوب بتقدیر أَنْ بعد لام. وہ معزز ہو جائے، اسکی تعظیم کیجائے. الف: اشباع کا ہے۔

(١) ترجمہ:- وہ (نفس) اپنی عزت کیلئے مجھے اپنی ذات کو ذلیل کرنے پر مجبور کرتا ہے، اور اسکے لئے یہ معمولی بات ہے کہ اس کی تعظیم کے لئے میں ذلیل کیا جاؤں. (نفس کا تقاضا ہمیشہ ذلت کی طرف لیجاتا ہے)

(٢) تحقیق لغات:- تقول: واحد مؤنث غائب مضارع. اسیں ضمیر مستتر کا مرجع وہی ہے جو تکلفنی کا ہے. سل: واحد مذکر امر: تو مانگ. المعروف: بخشش، مال، بھلائی، احسان. یحیی بن أکثم: ہارون رشید کا وزیر جو علوم و معارف سے مزین اور بڑے فضل و کمال اور جود و سخا سے آراستہ تھا. سَلِیْهِ: واحد مؤنث حاضر امر

(٢) ترجمہ:- چنانچہ کہتا ہے کہ یحییٰ ابن اکثم سے بخشش مانگ، تو میں اس سے کہتا ہوں کہ یحییٰ بن اکثم کے رب سے مانگ (کیونکہ وہ سب کا پالنہار ہے اس سے مانگنے میں کوئی ذلت نہیں اسی نے تو یحییٰ ابن اکثم کو بھی دیا ہے)

وقال آخر

(١) إِذَا ضَيَّقْتَ أَمْرًا ضَاقَ جِدًّا وَإِنْ هَوَّنْتَ مَا قَدْ عَزَّ هَانَا

(٢) فَلَا تَهْلِكْ لِشَيْءٍ فَاتَ يَأْسًا فَكَمْ أَمْرٍ تَصَعَّبَ ثُمَّ لَانَا

(٢) اعراب:- (فلا تهلك) فا تعلیلیہ. لا تهلك: فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل (لشیء) لام: حرف جار فعل سے متعلق. شیء: موصوف. فات: صفت (یأسا) مفعول بہ. مصرع ثانی کا اعراب ظاہر ہے۔

(١) تحقیق لغات:- ضیقت: واحد مذکر حاضر ماضی: تم نے تنگ کیا، دشوار بنایا. از (تفعیل) مادّہ (ضیق) ہے. ضَيَّقَهُ تضییقًا: دشوار بنانا، تنگ کرنا. ضُيِّقَ علیه: اسپر تنگی اور سختی کیگئی. ھونت: واحد مذکر حاضر ماضی: تم نے آسان بنایا، معمولی سمجھا. از (تفعیل) مادّہ (ھون) ہے. عزّ: واحد مذکر غائب ماضی: دشوار ہوا. عزّ (ض) عِزًّا وعزازةً: قوی ہونا، عزیز ہونا و— الشیءُ: دشوار ہونا، کم یاب ہونا. ھانا: واحد مذکر غائب ماضی. الف: اشباع کا ہے. (١) ترجمہ:- جب تم کسی آسان کام کو دشوار سمجھوگے تو دشوار ہو جائے گا، اور جو کام دشوار ہے اسکو آسان سمجھوگے تو آسان ہو جائے گا۔

(٢) تحقیق لغات:- فلا تهلك: واحد مذکر حاضر نہی: تو ہلاک نہ ہو، اپنی جان ہلکان نہ کر. یأسا: ناامیدی، مایوسی. یَئِسَ (س) یأسًا ویَآسَةً — منه: ناامید ہونا، مایوس ہونا. اور کبھی (یأس) علم کے معنیٰ میں آتا ہے جیسے (أَلَمْ تَيْأَسُوْا أَنِّيْ ابْنُ فَارِسِ زَهْدَمِ) کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں زہدم کے شہسوار کا بیٹا ہوں. تصعب: واحد مذکر غائب ماضی: وہ دشوار ہوا، سخت ہوا، مشکل ہوا. از (تفعّل) مادّہ (صعب) ہے. لانا: واحد مذکر غائب ماضی: الف: اشباع کا ہے. وہ نرم ہوا، آسان ہوا. از (ض) مادّہ (لین).

(٢) ترجمہ:- لہذا جو چیز تمہیں حاصل نہ ہوسکی اس کیلئے ناامید ہوکر اپنی جان ہلکان نہ کر کیونکہ بہت سے ایسے کام جو دشوار تھے پھر وہ آسان ہو گئے۔

(۱) سَأَصْبِرُ مِنْ رَفِيْقِيْ إِنْ جَفَانِيْ عَلٰى كُلِّ الْأَذٰى إِلَّا الْهَوَانَا

(۲) فَإِنَّ الْمَرْءَ يَجْزَعُ فِيْ خَلَاءٍ وَإِنْ حَضَرَ الْجَمَاعَةَ أَنْ يُّهَانَا

(۱) اعراب :- (فإنّ) فاء: تعلیلیہ، إنّ: حرف تاکید (المرء) اسم. (یجزع) خبر (فی خلاء) یجزع سے متعلق. (أن یُّھان) یجزع سے متعلق (وإن) واؤ: حالیہ إنْ: حرف شرط. اصل میں مِنْ أن یھان ہے. (۱) تحقیق لغات :- أصبر: واحد متکلم مضارع: میں برداشت کرتا ہوں، صبر کرتا ہوں، گوارہ کرتا ہوں. صبر (ض) صبراً — علی الأمر: بہادری اور جرأتمندی سے انگیز کرنا، سخت جان ہونا. جفا: واحد مذکر ماضی: ظلم کیا، ستم ڈھایا. جفا (ن) جفواً وجفاءً — صاحبہ: اعراض کرنا، بدسلوکی، بداخلاقی اور بے رُخی سے پیش آنا. الأذی: تکلیف، ایذا، بڑی آفت، ہر وہ ضرر جو کسی جاندار کی روح یا جسم کو پہونچے خواہ دنیوی ہو یا اُخروی. الھوان: ذلت وخواری، بے عزتی، رسوائی

(۱) ترجمہ :- اگر میرا دوست مجھ پر ستم رانی کرے تو اس کی ہر تکلیف میں گوارہ کر دوں گا. بجز ذلت وخواری کے (اگر وہ ذلیل کرنا چاہے تو اس کو گوارہ نہیں کر سکتا)

(۲) اعراب :- (أصبر) فعل (من رفیقی) فعل سے متعلق. (إن) حرف شرط (جفانی) فعل شرط (علی کل الأذی) فعل سے متعلق (إلا) حرف استثنا، (الھوانا) مستثنی (إن جفانی) کی جزاء پر جملہ ماسبق دلالت کرتا ہے

(۲) تحقیق لغات :- یجزع: واحد مذکر غائب مضارع: وہ گھبراتا ہے، جزع فزع کرتا ہے جزع (س) جزعاً وجزوعاً — منہ: بے صبری کے ساتھ رنج وغم اور تکدر کا اظہار کرنا. خلاء: تنہائی. یھان: واحد مذکر غائب مضارع مجہول منصوب بأن. از (افعال)

(۲) ترجمہ :- آدمی تنہائی میں اپنی اہانت پر تلملا اٹھتا ہے، گو وہ محفل احباب میں شرکت کرے (یعنی انسان اپنی معاشرتی بےچینیوں کو محسوس کرتے ہوئے بھی سوسائٹی سے اپنے کو وابستہ رکھتا ہے اور سوسائٹی کے ناروا سلوک پر دو دو آنسو بہا کر دل کے پھپھولوں کو ٹھنڈا کر لیتا ہے)

وقال عمرو بن مالك الحارثي

(۱) أَلْحِرْصُ لِلنَّفْسِ فَقْرٌ وَالْقُنُوْعُ غِنًى وَالْقُوْتُ إِنْ قَنِعَتْ بِالْقُوْتِ مُجْزِيْهَا

(۲) وَالنَّفْسُ لَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ حِيْزَ لَهَا مَا كَانَ إِنْ هِيَ لَمْ تَقْنَعْ بِكَافِيْهَا

(۱) اعراب :- (الحرص) مبتدا. (للنفس) فقر سے متعلق (فقر) خبر (والقنوع غنی) واؤ: حرف عطف القنوع: مبتدا. غنی: خبر (والقوت) واؤ حرف عطف. القوت: مبتدا (إن) حرف شرط (قنعت) فعل شرط (بالقوت) قنعت سے متعلق. إنْ کی جزاء محذوف ہے جس پر جملہ ماسبق دلالت کر رہا ہے. (مجزیھا) خبر ہے والقوت مبتدا کی. (۱) تحقیق لغات :- الحرص: لالچ، بخل، طمع، آرزو، امید. فقر: ناداری، غربت، محتاجی، افلاس. فقر: چار معنوں میں مستعمل ہے (۱) ضرورت کے لائق روزی نہ ہونا (۲) صرف ضرورت کے لائق ہونا اندوختہ نہ ہونا (۳) فقر نفس. کتنا ہی مال ہو مگر نفس حریص رہے (۴) اللہ کی طرف احتیاج. ایسا فقر ہر آدمی ہر جانور بلکہ کائنات کی ہر چیز میں ہے. القنوع: قناعت، جو میسر آجائے اسپر راضی ہو جانا. قنع (س) قناعۃ: اپنے حصہ پر راضی ہونا. غنی: بکسر غین: تونگری، مالداری، بے نیازی. غنی: تین معنوں میں مستعمل ہے (۱) بالکل محتاج اور ضرورتمند نہ ہونا. یہ غنی صرف خدا کو حاصل ہے (۲) کم ضرورتمند ہونا یہ ہر قانع کی صفت ہے. (۳) مالدار ہونا. القوت: ایسا رزق جو بقدر ضرورت ہو. مجزی: اسم فاعل از (افعال) کفایت کرنیوالا، کافی ہونیوالا.

(۱) ترجمہ :- حرص، نفس کے لئے مفلسی ہے اور قناعت، تونگری ہے. اور بقدر ضرورت رزق پر اگر نفس قناعت کرے تو وہ اس کو کافی ہو جائے گا.

(۲) تحقیق لغات :- حیز: واحد مذکر غائب مجہول: جمع کیا جائے، اکٹھا کیا جائے. حاز (ن) حوزاً: جمع کرنا

(۲) ترجمہ :- اگر کائنات کی ساری دولت نفس کیلئے اکٹھا کر دی جائے تو وہ اسکے لئے کافی نہیں ہوگی اگر وہ (نفس) اسپر قناعت نہ کرے.

وقال آخر

(۱) سَأعْمِلُ نَصَّ العِيْسِ حَتّٰى يَكُفَّنِيْ ۔ غِنَى المَالِ يَوْمًا أَوْغِنَى الحِدْثَانِ

(۲) فَلَلْمَوْتُ خَيْرٌ مِنْ حَيَاةٍ يُرَىٰ لَهَا ۔ عَلَى الْمَرْءِ ذِي العَلْيَاءِ مَسُّ هَوَانِ

(۱) اعراب :۔ (أعمل) فعل ، أنا کی ضمیر مستتر فاعل . (نص العیس) مفعول بہ (حتی) برائے غایت معنی میں إلیٰ کے (یکفنی) اصل میں أن یکفنی ہے أن : مصدریہ یکفّ : فعل . نون : وقایہ یاء : ضمیر متکلم کی مفعول بہ (غنی المال) فاعل (یومًا) ظرف . أو : حرف عطف (غنی الحدثان) معطوف . (۱) تحقیق لغات :۔ سأعمل : واحد متکلم مضارع : میں کروں گا ، کام میں لگاؤں گا ، عمل میں لاؤں گا ، استعمال کروں گا . أعمله إعمالاً : عامل بنانا ، کام پر لگانا . و۔ الرأی أو الآلة : استعمال کرنا . نصّ : مصدر : تیز دوڑانا . نصّ (ن) نصًّا ۔ الناقة : تیز ہانکنا . و۔ الشئ : واضح کرنا . و۔ الحدیث : حدیث کی سند بیان کرنا . العیس : بکسر عین مفرد ہا أعیس : سفید سیاہی مائل اونٹ ، عمدہ اور اچھے اونٹ . یکفنی : واحد مذکر غائب مضارع : روکتا ہے . کفّ (ن) کفًّا : روکنا . کفّه عن الأمر : روک دینا . الحدثان بکسر حاء و فتحہا : مصائب ، حوادثات .

(۱) ترجمہ :۔ میں عمدہ اونٹوں کو تیزی سے ہنکاتا رہوں گا (تلاش معاش میں) یہانتک کہ مال کی فراوانی اور حوادثات زمانہ سے بیفکری مجھے روک دے (یعنی تلاش معاش میں اسوقت تک سرگرداں رہوں گا جبتک کہ معاشی حیثیت سے اطمینان اور فقر و فاقہ کی طرف سے بیفکری نہ ہوجائے)

(۲) اعراب :۔ (فللموت) فاء : تعلیلیہ (الموت) مبتداء (خیر) خبر (من) حرف جار (حیاة) موصوف (یری) فعل . صفت (لها) یری سے متعلق . (علی) حرف جار (المرء) مجرور موصوف (ذی العلیاء) صفت (مسّ ہوان) یریٰ کا نائب فاعل . (۲) تحقیق لغات :۔ ذی : والا ، صاحب . حالت جر میں . العلیاء : بلند مقام ، بزرگی . مسّ : اسم مصدر : چھو دینا ، دُکھ پہنچانا ، لاحق ہونا ، لگ جانا . مسّ ہوان : ذلت و خواری کا لاحق ہونا . (۲) ترجمہ :۔ کیونکہ اس زندگی سے موت بہتر ہے جسمیں بلند مقام آدمی پر ذلت و خواری کا اثر دیکھا جائے .

(۱) ... وَإِنْ لَمْ يَقُلْ قَالُوْا عَدِيْمُ بَيَانٖ

(۲) كَأَنَّ الْغِنٰى فِيْ أَهْلِهٖ بُوْرِكَ الْغِنٰى ۔ بِغَيْرِ لِسَانٍ نَاطِقٌ بِلِسَانٖ

(۱) اعراب :۔ (متی) اسم شرط (یتکلم) فعل شرط . (یلغ) فعل جزاء (حکم مقالہ) فاعل . (وإن) واو : استینافیہ . إن : حرف شرط . (لم یقل) فعل شرط . (قالوا) إن کی جزاء (عدیم بیان) مضاف و مضاف الیہ ہوکر مبتداء محذوف کی خبر . تقدیر عبارت : هو عدیم بیان .

(۱) تحقیق لغات :۔ یلغ : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بجزاء متیٰ : لغو ہوجاتا ہے ، بے دیلو ہوجاتا ہے . لغیٰ (ن) لغواً ۔ الشئ : باطل ہونا . و۔ عن الطریق : راستے سے ہٹجانا . حکم : فرمان ، فتویٰ ، فیصلہ ، زور ، قوت ، استحکام . مقال : اسم مصدر . بات ، قول ، گفتگو . عدیم : معدوم ، فقیر ، دیوانہ . بیان : قوت گویائی ، وضاحت کرنا ، کھولنا .

(۱) ترجمہ :۔ اسلئے کہ جب وہ بولتا ہے تو اسکی بات بے اثر ہوجاتی ہے ، اور اگر نہ بولے تو لوگ کہتے ہیں کہ وہ قوت گویائی سے محروم ہے (گونگا ہے)

(۲) اعراب :۔ (کأنّ) حرف مشبہ بہ فعل . (الغنی) اسم . (فی أهله) ناطق سے متعلق (بورک الغنی) جملہ دعائیہ . (بغیر لسان) ناطق سے متعلق (ناطق) کأنّ : کی خبر (بلسان) ناطق سے متعلق . (۲) معنی : الغِنیٰ ناطِقٌ بلسانٍ وإن لم یکُنْ لَهُ لسانٌ بارك الله الغِنیٰ فی الأغنیاء (ای حکم النطق لا یَنفُذُ ولا یَعمَلُ فی النُّفُوسِ ولا یَقُومُ لهٗ وَزنٌ بحیث انّه نُطقٌ بَلِ النُّطقُ یؤثّر بالغِنیٰ کما نری انّ النّاطِقَ المفلِسَ غیرُ ناطِقٍ والغَنِیَّ الّذِی هُوَ غیرُ ناطِقٍ ناطقٌ .

(۲) ترجمہ : مبارک ہو تونگری دولتمندوں کو اسلئے کہ دولت بلا زبان کے بولتی ہے (اور افلاس باوجود زبان کے گونگا ہے)

وقال آخر

وَمَا طَالِبُ الْحَاجَاتِ فِي كُلِّ وِجْهَةٍ　مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَنْ أَجَدَّ وَشَمَّرَا

اعراب :- (وماطالب الحاجات) واؤ: استینافیہ (طالب الحاجات) مبتدا، (فی کل وجھة) طالب کا متعلق اوّل (من الناس) متعلق ثانی (إلاّ) حرف استثنار لغو (مَنْ) اسم موصول (اجد) معطوف علیہ (وشمّرا) واؤ: حرف عطف (شمرا) معطوف. معطوف و معطوف علیہ ہوکر صلہ. موصول و صلہ ملکر خبر.

تحقیق لغات :- طالب : اسم فاعل: طلب کرنیوالا، ڈھونڈھنے والا، جستجو کرنیوالا. از (نصر) طلب : کا اصل معنی ہے کسی شئ کو پانے کے لئے جستجو کرنا، خواہ وہ شئ اعیان میں سے ہو یا معانی میں سے. الحاجات : مفرد ہا: حاجة : وہ چیز جس کی ضرورت ہو، خواہش، خطرہ، کام، غرض. وِجهة : بفتح واؤ وکسرہا: اسم مکان، وہ سمت جدھر رخ کیا جائے، نظریہ، نقطۂ نظر، تھیوری. یا وجهة کو مصدر مانا جائے تو معنی ہوگا: سامنے کا رُخ، وہ چیز جو منہ کے سامنے ہو. لیکن اس صورت میں واؤ کا موجود ہونا غیر قیاسی ہے. بہر حال دونوں صورتوں میں مراد ایک ہی ہے. یعنی وہ سمت جدھر رُخ کیا جائے.
أجدّ: واحد مذکر ماضی. از (افعال) کوشش کیا.
أجدّ فی الأمر: کسی کام میں کوشش کرنا، سنجیدگی اختیار کرنا. شمّرا: واحد مذکر غائب ماضی. الف: اشباع کا ہے: کمربستہ ہوگیا، مستعد ہوا. شمّر تشمیراً: تیزی سے گذرنا، شمّر عن ساقیہ: مستعد ہونا: کمربستہ ہونا. و فی الأمر: چستی کرنا. وللأمر: کام کا ارادہ کرنا.

معنی :- لا یطلب الحاجات فی کل وجھة من الناس الا من یجتھد ویستعد.　ترجمہ :- لوگوں میں سے اپنی ضروریات کا متلاشی وہی شخص ہوسکتا ہے جو کوشش کرے اور کمربستہ ہوجائے.

(۱) نَسِيرُ فِي بِلَادِ اللهِ وَالْتَمِسِ الْغِنٰى　تَعِشْ ذَا الْيَسَارِ أَوْ تَمُوتُ فَتُعْذَرَا
(۲) وَلَا تَرْضَ فِي عَيْشٍ بِدُوْنٍ وَلَا تَنَمْ　وَكَيْفَ يَنَامُ اللَّيْلَ مَنْ بَاتَ مُعْسِرَا

(۱) تحقیق لغات :- سِرْ: واحد مذکر امر: چل، سفر کر. سار (ض) سیرًا: چلنا. سفر کرنا. ألتمس: واحد مذکر امر: تلاش کر، ڈھونڈھ. از (افتعال) تعش : واحد مذکر حاضر مضارع مجزوم بجواب امر: تو زندگی بسر کر، زندہ رہ. از (ض) یسار : دولتمندی، تونگری. ج یُسُرٌ. تُعذرا : واحد مذکر حاضر مضارع مجہول منصوب بتقدیر أن بعد فار. الف : اشباع کا ہے : تمہارا عذر قبول کرلیا جائے گا. تم سے الزام دور کردیا جائے گا. از (ض)　(۱) ترجمہ :- لہٰذا خدا کی زمین میں سفر کر اور دولت تلاش کر اور دولتمند ہوکر زندگی بسر کر یا تو مر جائے گا تو معذور سمجھا جائے گا (یعنی دو ہی صورت ہوگی چاہے، تونگری حاصل ہوجائے گی یا جد وجہد کی راہ میں موت آجائیگی تو سستی اور کاہلی کا الزام رفع ہوجائے گا.
(۲) اعراب :- (ولا ترض) واؤ: استینافیہ (لا ترض) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل. (فی) فعل کا متعلق اوّل (بدون) متعلق ثانی. (ولا تنم) واؤ: حرف عطف. لا تنم: فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل (وکیف) واؤ استینافیہ کیف: اسم مبہم مبنی برائے ظرف. (ینام) فعل. (اللیل) مفعول فیہ (مَنْ) فاعل (بات) فعل ناقص. ھو کی ضمیر مستتر اسم ذو الحال (معسرا) حال. (۲) تحقیق لغات :- دُون : سوائے، معمولی، تھوڑا، جو کسی سے نیچے ہو دُون کہلاتا ہے. دون ظرف ہے فوق کی نقیض کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اسم بھی واقع ہوتا ہے. بمعنی غیر جیسے : (إتخذ وا من دونه آلهة) لوگوں نے اس کے غیر کو معبود بنایا. (کیف) کیسے، کس طرح، کبھی شرطیہ ہوتا ہے تو معنی ہوتا ہے : جیسے، جس طرح. کبھی سوالیہ ہوتا ہے تو معنی ہوتا ہے کیسے، کس طرح. لیکن کیف سے کبھی سوال مقصود نہیں ہوتا بلکہ استعجاب یا توبیخ ہوتا ہے جیسے (کیف تکفرون باللہ) اللہ کے ساتھ کیسے کفر کرتے ہو. یہاں شعر میں استعجاب کیلئے آیا ہے. معسرا : اسم فاعل از (افعال) مادّہ (عسر) تنگدست
(۲) ترجمہ :- اور زندگی میں معمولی چیز پر راضی نہ ہوا اور نہ سو، اور جو تنگدست ہو وہ کسطرح رات میں سوئیگا.

وقال آخر

(۱) وَمَنْ يَحْمَدُ الدُّنْيَا لِشَيْءٍ يَّنَالُهٗ فَسَوْفَ لَعَمْرِيْ عَنْ قَرِيْبٍ يَلُوْمُهَا

(۲) إِذَا أَدْبَرَتْ كَانَتْ عَلَى الْمَرْءِ حَسْرَةً وَإِنْ أَقْبَلَتْ كَانَتْ كَثِيْرًا هُمُوْمُهَا

(۱) اعراب :- (مَنْ) شرطیہ مبتدار (یحمد) فعل ھو: کی ضمیر مستتر فاعل (الدنیا) مفعول بہ (لشئ) لام حرف جار شئ: مجرور موصوف (ینالہ) صفت. موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور. اور یحمد سے متعلق (لعمری) لام ابتدائیہ. عمر: مضاف. یا ضمیر مضاف الیہ. مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، (قسمی) خبر (عن قریب) یلومہا سے متعلق (یلومہا) فعل جزار.

(۱) تحقیق لغات :- یحمد: واحد مذکر غائب مضارع : وہ تعریف کرتا ہے، سراہتا ہے، خوبی بیان کرتا ہے. حمد (س) حمداً و محمداً: تعریف کرنا. مادّہ (حمد) ہے. حمد: مدح سے خاص اور شکر سے عام ہے. کیونکہ مدح افعال حسنہ پر ہوتی ہے جو انسان کے اختیار سے سرزد ہوتے ہیں اور ان اوصاف حمیدہ پر بھی ہوتی ہے جو بہ تسخیر الٰہی اسمیں موجود ہیں. اور شکر وہ ہے جو صرف نعمت کے مقابلہ میں ہو. اور حمد صرف ان امور پر ہے جو بہ تسخیر الٰہی ہو. لعمری: میری زندگی کی قسم. یلوم: واحد مذکر غائب مضارع : ملامت کرتا ہے، بُرا بھلا کہتا ہے. لَامَ (ن) لَوْمًا و مَلَامَةً: ملامت کرنا. (۱) ترجمہ :- اور جو شخص کہ کسی چیز کے حاصل ہونے پر دنیا کی تعریف کرتا ہے، تو قسم ہے میری زندگی کی کہ وہ جلد ہی اس کی ملامت کرے گا (کیونکہ دنیا کی حالت میں یکسانیت نہیں ہے نشیب و فراز کا ایک تسلسل ہے)

(۲) تحقیق لغات :- أدبرت: واحد مؤنث غائب ماضی : اس نے پیٹھ پھیرلی، پیٹھ پھیر کر چلی گئی. از (افعال) مادّہ (دبر) ہے. ہی ضمیر مستتر کا مرجع (الدنیا) ہے. أقبلت: واحد مؤنث غائب ماضی: وہ سامنے آئی، وہ متوجہ ہوئی. از (افعال) مادّہ (قبل) ہے. ہموم: مفرد ہا ہَمٌّ رنج وغم، افکار. (۲) ترجمہ :- دنیا جب پیٹھ پھیرے (اس سے محرومی ہو جائے) تو انسان کیلئے صرف ایک حسرت ہوتی ہے (یعنی دنیا سے محرومی کی) اور اگر آجائے (ملجائے) تو اسکے ہزار رنج

(۱) إِذَا انْقَطَعَتْ عَنِّيْ مِنَ الْعَيْشِ مُدَّتِيْ فَإِنَّ بُكَاءَ الْبَاكِيَاتِ قَلِيْلٌ

(۲) سَيُعْرَضُ عَنْ ذِكْرِيْ وَتُنْسٰى مَوَدَّتِيْ وَيَحْدُثُ بَعْدِيْ لِلْخَلِيْلِ خَلِيْلٌ

(۱) اعراب :- إذا: حرف شرط. انقطعت: فعل شرط دونوں جار مجرور فعل سے متعلق. مدّتی: فاعل. فاء: حرف جواب. إنّ: حرف تاکید (بکاء الباکیات) اسم (قلیل) خبر. تحقیق [1] :- انقطعت : واحد مؤنث غائب ماضی : وہ کٹ گئی، وہ ٹوٹ گئی، وہ ختم ہو گئی. از (انفعال) مادّہ (قطع) ہے. انقطع انقطاعًا الحرُّ أو البردُ: گرمی یا سردی کا زمانہ گذرنا. السیف: تلوار کی دھار گرنا. و ماء البیر: کنویں کا پانی ختم ہو جانا. و لسانُہ: زبان کی طلاقت و روانی کا زائل ہونا. و إلٰی فلانٍ: کسی کا حلقہ بگوش ہونا. انقطعت مدتی: میری مدت تمام ہوئی. بکاء: مصدر از (ض) گریہ وزاری. الباکیات: مفرد ہا باکیۃٌ: رونے والیاں. (۱) ترجمہ :- جب میری زندگی کی مدت تمام ہو جائیگی (مر جاؤں گا) تو رونے والیوں کا رونا کم ہو جائے گا (کیونکہ لیل و نہار کی گردش بہت جلد ماضی کے نقوش کو دھندلا اور پھر مٹا دیتی ہے. شعر: ثم انقضت تلک السنون و أہلہا فکأنّہا وکأنّہم أحلامُ) (۲) تحقیق لغات : سیعرض: واحد مذکر غائب مستقبل قریب مجہول: وہ اعراض کیا جائے گا، منہ پھیر لیا جائے گا. از (افعال) مادّہ (عرض) ہے. أعرض عنہ اعراضًا: منہ پھیرنا، اعراض کرنا. ذکر: تذکرہ، یاد، شہرت، بلندی، بزرگی، نصیحت، بیان. تنسی: واحد مؤنث غائب مضارع مجہول: بھلا دی جائے گی، ترک کر دی جائیگی. از (سمع) نسی نسیانًا: بھولنا. کسی چیز کے فراموش ہو جانے کے بعد اس کا ترک ہو جانا لازم ہے اس لئے معنی: ترک کر دینے کا بھی ہوتا ہے. یحدث: واحد مذکر غائب مضارع: پیدا ہو جاتا ہے. از (ضرب) مادّہ (حدث) حدث کے معنی میں ظہور، جدت، نو پیدگی داخل ہے. الخلیل: وہ دوست جس کی محبت دل کی گہرائیوں میں اتری ہو.

(۲) ترجمہ :- جلد ہی میرے تذکرے سے منہ پھیر لیا جائے گا، اور میری محبت بھلا دی جائیگی، اور میرے بعد دوست کے لئے کوئی نیا دوست پیدا ہو جائے گا

(١) أَجَلَّكَ قَوْمٌ حِيْنَ صِرْتَ إِلَى الْغِنٰى ... وَكُلُّ غَنِيٍّ فِي الْعُيُوْنِ جَلِيْلُ

(٢) وَلَيْسَ الْغِنٰى إِلَّا غِنًى زَيَّنَ الْفَتٰى ... عَشِيَّةَ يَقْرِيْ أَوْ غَدَاةَ يُنِيْلُ

(١) اعراب :- (أجل) فعل (ک) ضمیر مفعول بہ (قوم) فاعل (حین صرت إلی الغنی) ظرف. (وکل) واؤ: حرف عطف (کل غنی) مبتدا، (فی العیون) جلیل سے متعلق (جلیل) خبر.

(١) تحقیق لغات :- أجلّ: واحد مذکر غائب ماضی: تعظیم کیا، عظمت بخشی. أَجَلَّہٗ اجلالًا: تعظیم کرنا، بڑائی کرنا، عظمت بخشنا. حِیْن: وقت، زمانہ، مدت. ج أحیان. حِیْن: ہمیشہ ظرف ہوکر استعمال ہوتا ہے اور اس کے معنی میں جو ابہام ہوتا ہے اس کی تخصیص مضاف الیہ سے ہوجاتی ہے. جیسے (ولَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ) اور چھٹکارہ کا وقت نہیں تھا. مناص: مضاف الیہ ہے اس سے حین کی تخصیص ہوگئی، یعنی چھٹکارہ کا وقت حین: کئی معنوں میں مستعمل ہے. (١) موت کے لئے جیسے (وَمَتَّعْنٰہُمْ إِلٰی حِیْنٍ) (٢) برس اور سال کے لئے جیسے (تُؤْتِیْ أُکُلَہَا کُلَّ حِیْنٍ) (٣) مطلق وقت کے لئے جیسے (ہَلْ أَتٰی عَلَی الْإِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّہْرِ) جلیل: عظیم، بڑا، بزرگ، قابل قدر.

(١) ترجمہ :- جب تو مالدار ہو جائے گا تو لوگ تیری عزت کریں گے، اور ہر مالدار نگاہوں میں معظم ہوتا ہے.

(٢) اعراب :- (ولیس) واؤ: حرف استینافیہ (لیس) فعل ناقص. (الغنی) اسم (الّا) حرف استثنار لغو (غنی) خبر موصوف (زین الغنی) صفت (عشیۃ یقری) معطوف علیہ (أوغداۃ) أو: حرف عطف (غداۃ ینیل) معطوف. معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف. (٢) تحقیق لغات :- زیّن: واحد مذکر غائب ماضی از (تفعیل) مادّہ (زینۃ) ہے: آراستہ کیا، سنوارا، زینت دی. یقري: واحد مذکر غائب مضارع: وہ مہمان نوازی کرتا ہے. قری (ض) قِرًا وقِرَاءً — الضیفَ: مہمان نوازی کرنا. ینیل: واحد مذکر غائب مضارع: وہ بخشش کرتا ہے. (٢) ترجمہ :- دولتمندی وہی ہے جو نوجوان کو آراستہ کرے اس شام کو جبکہ کسی کی مہمان نوازی کرے، یا اس صبح کو جب کسی کو کچھ عنایت کرے.

(١) وَلَمْ يَفْتَقِرْ يَوْمًا وَإِنْ كَانَ مُعْدِمًا ... جَوَادٌ، وَلَمْ يَسْتَغْنِ قَطُّ بَخِيْلُ

ولہ ایضًا

(٢) أَيَا مَنْ عَاشَ فِي الدُّنْيَا طَوِيْلًا ... وَأَفْنَى الْعُمْرَ فِي قِيْلٍ وَقَالٍ

(١) اعراب :- (لم یفتقر) فعل (یومًا) ظرف (وإن) واؤ: حالیہ. إنْ: حرف شرط (کان معدما) فعل شرط جزاء محذوف پر جملہ ماسبق دلالت کر رہا ہے (جواد) فاعل (ولم یستغن) واؤ: حرف عطف (لم یستغن) فعل (قط) ظرف (بخیل) فاعل. (١) تحقیق لغات :- لم یفتقر: واحد مذکر غائب مضارع منفی مجزوم بلَمْ: محتاج نہیں ہوا، نادار نہیں ہوا. از (افتعال) مادّہ (فقر) ہے. (معدما) محتاج، نادار، مفلس، تنگدست. از (افعال) مادّہ (عدم) ہے. أعدم إعدامًا — الرجلُ: محتاج ہونا، مفلس ہونا. جواد: صیغہ صفت: بہت داد و دہش کرنیوالا. ج أجواد، أجاوِد. لم یستغن: واحد مذکر غائب مضارع منفی مجزوم بلَمْ. مستغنی نہیں ہوا، مالدار نہیں ہوا. قطّ: ہرگز، کبھی. برائے ظرف زمان. ماضی میں نفی کی تاکید کے لئے آتا ہے جیسے (مافعلتہ قط) اس کو میں نے کبھی نہیں کیا. بخیل: وہ آدمی جو مناسب جگہ پر خود خرچ نہ کرے اور غیر کو بھی خرچ کرنے سے روکے. ج بُخلاء.

(١) ترجمہ :- سخی آدمی کبھی محتاج نہیں ہوتا اگرچہ تنگدست ہو اور بخیل کبھی غنی نہیں ہوتا (کیونکہ غنی اور فقر کا تعلق قلب سے ہوتا ہے مال کی کثرت اور قلت سے نہیں اور بخیل کی طبیعت فقیر ہوتی ہے.)

(٢) اعراب :- (أیا) حرف ندا بمعنی أدعُوا (مَنْ) منادیٰ موصول (عاش) صلہ (فی الدنیا) عاش سے متعلق (طویلًا) صفت مصدر محذوف کی (یعنی عیشًا طویلًا) (وأفنی) واؤ حرف عطف (أفنی) فعل (العمر) مفعول بہ (فی قیل وقال) أفنی سے متعلق.

(٢) تحقیق لغات :- أفنی: واحد مذکر غائب ماضی: برباد کیا، فنا کیا. از (افعال) مادّہ (فناء) ہے. قیل و قال: بکواس، بحث و مباحثہ، گپ شپ، گفتگو، بات چیت، چون وچرا. (٢) ترجمہ :- اے وہ شخص جس نے دنیا میں طویل زندگی بسر کی اور بحث و مباحثہ میں عمر برباد کر دی.

(١) وَأَتْعَبَ نَفْسَهُ فِيمَا سَيَفْنَىٰ ۔۔۔ وَجَمَّعَ مِنْ حَرَامٍ أَوْ حَلَالِ

(٢) هَبِ الدُّنْيَا تُقَادُ إِلَيْكَ عَفْوًا ۔۔۔ أَلَيْسَ مَصِيرُ ذَاكَ إِلَى الزَّوَالِ

(١) اعراب :- (وأتعب) واؤ: حرف عطف. أتعب: فعل. هو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع مَنْ ہے (نفسہ) مفعول بہ (فیما سیفنی) فی: حرف جار. فعل سے متعلق. ما: موصول. سیفنی: صلہ. جار مجرور معطوف علیہ. (وجمع) واؤ: حرف عطف. جمع: فعل. (مِنْ) حرف جار فعل سے متعلق (حرام و حلال) معطوف و معطوف علیہ ہوکر مجرور. (١) تحقیق لغات :- أتعب: واحد مذکر غائب ماضی. اس نے تھکایا، مشقت میں ڈالا. از (افعال) سیفنی: واحد مذکر غائب مستقبل قریب. جلد ہی فنا ہوجائے گا. از (س) جمع: واحد مذکر غائب ماضی: اس نے خوب خوب اکٹھا کیا از (تفعیل) اس میں تشدید مبالغہ کے لئے ہے.

(١) ترجمہ :- اور اپنی جان اس چیز (کے حاصل کرنے) میں ہلکان کی جو جلد ہی فنا ہوجائیگی، اور حرام و حلال کو خوب خوب جمع کیا. (آنکھ بند کرکے دنیا کی دولت پر دونوں ہاتھ مارتے رہی)

(٢) اعراب :- (هب) فعل امر معنی میں إحسب کے. إحسب: فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل. (الدنیا) مفعول اوّل (تقاد) فعل. ضمیر اس میں نائب فاعل ذوالحال (الیك) تقادُ سے متعلق. (عفواً) حال. فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر مفعول ثانی. مصرعہ ثانی کا اعراب ظاہر ہے.

(٢) تحقیق لغات :- هب: وهب: سے فعل امر: مان لو، فرض کر لو جیسے (هبنی فعلتُ) مان لو میں نے کیا اس سے دوسرا صیغہ نہیں آتا. تقاد: واحد مؤنث غائب مجہول. وہ کھینچی جاتی ہے، چلائی جاتی ہے. قاد (ن) قیادة و قوداً: آگے سے کھینچنا، لے چلنا. و— الجیش: قیادت کرنا، سپہ سالاری کرنا. عفواً: وہ چیز جو بلا سوال کے ہاتھ آجائے. فاضل چیز. مصیر: انجام.

(٢) ترجمہ :- فرض کرو کہ دنیا تمہارے پاس بغیر مانگے آرہی ہے تو کیا اس کا انجام فنا اور زوال نہیں ہے.

وقال محمد بن عبد الرحمٰن العطویؒ

(١) تَرَى الدُّنْيَا وَزَهْرَتَهَا فَتَصْبُو ۔۔۔ وَمَا يَخْلُو عَنِ الشَّهَوَاتِ قَلْبُ

(٢) وَلٰكِنْ فِي خَلَائِقِهَا نِفَارٌ ۔۔۔ وَمَطْلَبُهَا بِغَيْرِ الْحَظِّ صَعْبُ

(١) اعراب : (تری) فعل أنت کی ضمیر مستتر فاعل (الدنیا) مفعول بہ (وزهرتها) واؤ: حرف عطف. زهرتها: معطوف (فتصبو) فاء: تعلیلیہ. تصبو: فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل مصرعہ ثانی کا اعراب ظاہر ہے. (١) تحقیق لغات :- زهرة: رونق، خوبی، تازگی، سرسبزی، زینت بہار، اصل میں جب کلی کھل جاتی ہے تو زهرةٌ کہلاتی ہے اور دنیا کی بہار اور زینت کے لئے اسی مناسبت سے زهرةٌ بولا جاتا ہے. تصبو: واحد مذکر حاضر مضارع: تم شوق کرتے ہو، مائل ہوتے ہو، فریفتہ ہوتے ہو. از (ن) مادّہ (صبوة) ہے. شهوات: مفرد ہا شهوة: شہوت، للچاہٹ، نفسانی خواہش، جس طرف نفس کا اشتیاق ہو. از (نصر و سمع)

(١) ترجمہ :- تو دنیا اور اس کی تازگی دیکھکر فریفتہ ہوجاتا ہے اور کوئی دل خواہشوں سے خالی نہیں ہوتا (یعنی ہر دل میں دنیا کی تمنا ہے)

(٢) اعراب :- (ولکن) واؤ: استینافیہ: لکن: حرف استدراک (فی خلائقها) خبر مقدم (نفارٌ) مبتدا مؤخر (ومطلبها) واؤ: حرف عطف مطلبها: مبتدا. (لغیر الحظ) مطلب سے متعلق. (٢) تحقیق لغات :- خلائق: مفرد ہا: خلیقةٌ. طبیعت، خصلت عادت، وہ مزاج جسپر کسی کی تخلیق ہوتی ہے. نفارٌ: بکسر نون. مصدر. از (ن ض) نفرت، بیزاری، بیتابی، وحشت. مطلب: مصدر میمی: طلب کرنا، جستجو کرنا، پانا. الحظ: قسمت، حصّہ، فائدہ، ثمرہ، لطف. ج حظوظ.

(٢) ترجمہ :- مگر اس کے (دنیا کے) مزاج میں وحشت ہے، اور اسکو پانا بلا نوشتہ تقدیر کے مشکل ہے (دنیا کی طرف جب کوئی ہاتھ بڑھاتا ہے تو اٹکھیلیاں کرتی ہے، ناز نخرے دکھاتی ہے اور اپنے عاشق کو بہت دور غفلت کی وادیوں میں اُلجھا دیتی ہے، یہی اسکا مزاج ہے)

(۱) كَثِيرًا مَّا نَلُومُ الدَّهْرَ فِيْمَا ۔ يَمُرُّ بِنَا وَمَا لِلدَّهْرِ ذَنْبٌ
(۲) وَيَعْتِبُ بَعْضُنَا بَعْضًا وَلَوْلَا ۔ يُقَدَّرُ حَاجَةٌ مَا كَانَ عَتْبٌ

(۱) تحقیق لغات:۔ نلوم: جمع متکلم مضارع: ہم ملامت کرتے ہیں، برُا بھلا کہتے ہیں از (نصر) فیما یمر بنا: ما بمعنی الذی۔ یمر: واحد مذکر غائب مضارع: وہ گذرتا ہے، اسمیں ھُوَ کی ضمیر مستتر کا مرجع ما ہے۔ مرّ (ن) مروراً: گذرنا۔ اور اگر مصدر مرارۃ ہو تو کڑوا اور تلخ ہونیکا معنی ہوتا ہے۔ ذنب: گناہ، کوتاہی، قصور، برا انجام۔ ج ذنوب۔
معنی:۔ ما اکثر لومنا الدَّهرَ فیما نواجهه مِنَ الأحْوالِ السَّيِّئَةِ والمصَائِبِ والشَّدائِدِ ولَا ذَنْبَ لهُ فیها بل إكتسبناها بأيدينا۔
(۱) ترجمہ:۔ ہم کس قدر زمانے کو گالیاں دیتے ہیں ان حالات پر جن سے ہم دوچار ہوتے ہیں، حالانکہ زمانے کا کوئی قصور نہیں ہے۔ (۲) اعراب:۔ واو: حرف استیناف (یعتب) فعل (بعضنا) فاعل (بعضًا) مفعول بہ واو حرف عطف۔ لولا: برائے شرط (یقدر حاجۃ) فعل شرط ما کان عتب: فعل جواب۔
(۲) تحقیق لغات:۔ یعتب: واحد مذکر غائب مضارع: وہ عتاب کرتا ہے، اظہار ناراضگی کرتا ہے، جھڑکتا ہے۔ عتب: (ن ض) عتبًا وعُتبانًا ـ علیه: عتاب کرنا، غصہ کرنا، ڈانٹنا، جھڑکنا، ملامت کرنا۔ یقدر: واحد مذکر غائب مضارع مجہول۔ مقدار متعین کیجائے، اندازہ لگایا جائے۔ حاجۃ: احتیاج، ضرورت۔ (۲) ترجمہ:۔ ہم میں کا ہر شخص ایک دوسرے کو ملامت کرتا ہے، اور اگر ضرورت مقدر نہ کی جاتی تو ملامت نہ ہوتی (اس کا دو مفہوم ہوسکتا ہے (۱) اگر لوگوں کو ایک دوسرے کا احتیاج نہ ہوتا تو حرف شکایت زبان پہ نہ آتا۔ (۲) اگر اپنی ضرورتوں کی مقدار متعین نہ کیجاتی تو شکایت نہ ہوتی کیونکہ مقررہ مقدار اگر حاصل نہیں ہوگی تو شکایت لازمی ہے)

(۱) فُضُولُ الْعَيْشِ أَكْثَرُهَا هُمُومٌ ۔ وَأَكْثَرُ مَا يَضُرُّكَ مَا تُحِبُّ
(۲) فَلَا يَغْرُرْكَ زُخْرُفُ مَا تَرَاهُ ۔ وَعَيْشٌ لَيِّنُ الْأَعْطَافِ رَطْبُ

(۱) اعراب:۔ مصرعہ اولی کا اعراب ظاہر ہے۔ (واکثر) واو: حرف عطف۔ أکثر: مبتدا، مضاف (ما) اسم موصول (یضرك) صلہ۔ موصول وصلہ ملکر مضاف الیہ (ما) اسم موصول خبر (تحب) صلہ۔ (۱) تحقیق لغات:۔ فضول: مفرد ہا فضلٌ: ضرورت سے زائد چیز، بڑھوتری، زیادتی، بلا استحقاق کے اپنی طرف سے کسی کو کچھ دینا۔ أکثرها: ضمیر کا مرجع فضول ہے۔ هموم: مفرد ہا همٌّ: رنج وغم، فکرمندی، ارادہ۔ یضر: واحد مذکر غائب مضارع: وہ نقصان پہونچاتا ہے۔ از (ن)، مادہ (ضرر) ہے۔
(۱) ترجمہ:۔ زندگی میں دولت کی فراوانی اکثر رنج وغم (کا باعث) ہے، اور جو چیز تمھیں نقصان پہنچاتی ہو زیادہ تر تم اسی کو پسند کرتے ہو۔ (۲) اعراب:۔ (فلا یغرر) فا: برائے جزاء۔ (لا یغرر) فعل۔ کاف ضمیر مفعول بہ (زخرف) فاعل مضاف (ما) اسم موصول (تراہ) صلہ (وعیش) واو: حرف عطف (عیش) موصوف (لین الأعطاف) صفت اول (رطب) صفت ثانی۔ (۲) تَحْقِيْقُ لغات:۔ لا یغرر: واحد مذکر غائب نہی: تمھیں دھوکہ نہ دے، فریب میں نہ ڈالے۔ غرّہ (ن) غروراً: دھوکہ دینا، جھوٹی امید دلانا، سبز باغ دکھانا۔ زخرف: ظاہری آرائش، رونق، چمک، سنگار، زینت، کسی چیز کا کمال حسن، ملمع، سنہری۔ جب اسکا استعمال قول کیلئے ہو تو معنی ہوگا: جھوٹ سے سجایا ہوا کلام۔ لیّن: صیغہ صفت: نرم، لچک، ج لیّنون، أليناء۔ الأعطاف: مفرد ہا عِطفٌ بکسر عین: شانہ پہلو۔ عِطف: کا اصل معنی ہے موڑنا، اسلئے سر سے سرین تک کے حصہ بدن کو عِطف کہتے ہیں۔ کیونکہ انسان اس کو موڑ سکتا ہے۔ بولا جاتا ہے: ثنیٰ عِطفَهٗ: منہ موڑ لیا، سختی برتی۔ عیش لین الاعطاف: نرم پہلوؤں والی زندگی یعنی ناز ونعمت والی زندگی۔ رطب: تر، خوشحال۔ (۲) ترجمہ:۔ کسی چیز کی ظاہری آرائش اور ناز ونعمت والی خوشحال زندگی تمھیں فریفتہ نہ کرے۔

صَحِيحُ الرَّأيِ دَاءٌ ٥ يَطِبُّ

(۱) فَتَحْتَ صُدُوْرِ قَوْمٍ أَنْتَ فِيْهِمْ

(۲) إِذَا مَا بُلْغَةٌ جَاءَتْكَ عَفْوًا نَخُذْهَا فَالْغِنىٰ مَرْعًى وَشُرْبٌ

(۱) اعراب :- (فتحت) فار تعلیلیہ (تحت) ظرف. صحیح سے متعلق. مضاف (صدور) مضاف الیہ مضاف (قوم) مضاف الیہ موصوف (أنت فیھم) صفت (صحیح الرای) مبتدا، (داء) خبر موصوف (لا یطب) صفت. (۱) تحقیق لغات :- صحیح الرأی : صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے. اصل میں ہے. (الرأی الصحیح) درست رائے. داءٌ: مرض، روگ، بیماری. ج أدواء. لا یطب : واحد مذکر غائب مضارع مجہول. علاج نہیں کیا جائے گا. طبّہٗ (ن ض) طبًا : علاج کرنا. د الرجلُ : کاموں میں سستی اور نرمی برتنا. بولا جاتا ہے (من أحبّ طبّ) جو دوست رکھتا ہے نرمی برتتا ہے.

(۱) ترجمہ :- کیونکہ جس قوم میں تم ہو اس کے سینوں (دلوں) کے اندر درست رائے ایک لاعلاج بیماری ہے (کیونکہ ان کی جبلت میں ٹیڑھ ہے اس لئے ہر سیدھی اور درست چیز سے ابا کرتی ہے) (۲) اعراب :- (إذا) شرطیہ. (ما) زائدہ (بلغۃ) فاعل فعل محذوف کا. تقدیر عبارت (إذا جاءت بلغۃ) جملہ فعل شرط. (جاء تك عفوًا) جملہ تفسیریہ (فخذ) فار : برائے جواب (خذ) فعل امر أنت کی ضمیر مستتر فاعل. ھا : ضمیر مفعول بہ. فار : تعلیلیہ (الغنی) مبتدا (مرعی) خبر معطوف علیہ (وشرب) واو : حرف عطف. (شرب) معطوف.

(۲) تحقیق لغات : بلغۃ : بقدر کفاف روزی، اتنی روزی جتنے سے ضرورت پوری ہو جائے. عفوًا : وہ چیز جو خود سے بلا مانگے ہاتھ آجائے. الغنی : دولت، تونگری. مرعی : چراگاہ، جانور اور انسانوں کی خوراک، یعنی گھاس، غلہ، پھل وغیرہ. شرب : بضم شین. مصدر از (سمع) پینا، پانی. (۲) ترجمہ :- جب بلا دشواری کے تمھیں بقدر کفایت روزی ملجائے تو قبول کر لو کیونکہ دولت کھانا اور پانی ہے (انسانی زندگی میں دولت کی اس سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں)

فَلَا تَرُدِ الْكَثِيْرَ وَفِيْهِ حَرْبٌ ... وَفِيْهِ سِلْمٌ

تحقیق لغات :- اتفق : واحد مذکر غائب ماضی : اتفاق ہوا، اکٹھا ہوا، واقع ہوا، اچانک ملگیا. اصل میں : إوتفق ہے. از (افتعال) مادہ (وفق) ہے. اتفق علیہ : اتفاق کیا، ہوا فقت کی، پروگرام بنایا. القلیل : صفت مشبہ واحد لیکن جمع پر بھی اطلاق ہوتاہے. بمعنی تھوڑا. حقیر ج قلیلون. سلم : بکسرسین. تسلیمٌ کا اسم ہے، مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے. بمعنی صلح و آشتی، اطاعت و فرمانبرداری، سلامتی، محبت، دعا، مذہب اسلام. لا ترد : واحد مذکر حاضر نہی : تو ارادہ نہ کر، خواہش نہ کر، فکر نہ کر. از (افعال) مادہ (إرادۃ) ہے یا مجرد سے مانا جائے تو معنی ہوگا : تو تلاش نہ کر، مت ڈھونڈھ. از (نصر) مادہ (رود) ہے. کثیر : صفت مشبہ از (کرُم) لفظ مفرد ہے لیکن معنی میں کثرت ہے اسلئے مفرد کی بھی صفت واقع ہوتا ہے اور جمع کی بھی. بمعنی بہت. حرب : لڑائی ج حروب.

ترجمہ :- وہ تھوڑی چیز جس میں صلح و آشتی ہو بلا مخالفت ہاتھ آجائے تو اس زیادہ چیز کی تمنا نہ کر جس میں جنگ و پیکار ہو

كَانَ حَاتِمُ الطَّائِيُّ الْمَعْرُوْفُ بِالْجُوْدِ وَالسَّخَاءِ[1] شَاعِرًا مُظَفَّرًا عَلَى الْأَعْدَاءِ[2] إِذَا قَاتَلَ غَلَبَ وَإِذَا غَنِمَ أَنْهَبَ[3] وَإِذَا سُئِلَ وَهَبَ وَإِذَا ضَرَبَ بِالْقِدَاحِ[4] فَازَ وَسَبَقَ وَإِذَا أَسَرَ أَطْلَقَ[5] وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَقْتُلَ وَاحِدًا مَهْ[6] وَبَلَغَهُ شِعْرُ الْمُتَلَمِّسِ الضُّبَعِيِّ

[1] الجود والسخاء : داد و دہش [2] مظفرا علی الاعداء : دشمنوں پر فتح پانے والا [3] إذا غنم أنهب : جب غنیمت حاصل کرتا تھا تو لٹا دیتا تھا [4] إذا ضرب بالقداح : جب جوا کھیلتا تھا [5] إذا أسر أطلق : جب گرفتار کرتا تھا تو رہا کر دیتا تھا. [6] مَهْ : اسم فعل. رک جا. یہاں پر مراد ہے : کبھی بھی.

(۱) وأعلمُ علمَ حقٍّ غيرَ ظنٍّ ‌ ‌ وتقوى اللهِ من خيرِ العتادِ

(۲) لَحِفظُ المالِ خيرٌ من بُغاهُ ‌ ‌ وطوفٍ في البلادِ بغيرِ زادِ

(۳) قليلُ المالِ تُصلحهُ فيبقى ‌ ‌ ولا يبقى الكثيرُ مع الفسادِ

(۱) اعراب :- واو: حرف استیناف. (أعلم) فعل ضمیر أنا کی فاعل. (علم حق) مفعول مطلق. (غیر ظن) تاکید. مصرع ثانی جملہ معترضہ ہے.

(۱) تحقیق لغات :- علم حق: علم یقینی. غیر ظن: بلاشبہ. العتاد: بفتح عین: رخت سفر، سفر کی تیاری. (۱) ترجمہ :- اور بلاشبہ یقینی طور پر میں جانتا ہوں (اور اللہ کا خوف بہترین سامان ہے)

(۲) اعراب :- لام: ابتدائیہ (حفظ المال) مبتدا، (خیر) خبر (من بغاہ) خیر سے متعلق معطوف علیہ. واو: حرف عطف. طوف: معطوف. دونوں جار مجرور طوف: سے متعلق. مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر اعلم: کے دونوں مفعول کے قائم مقام ہے.

(۲) تحقیق لغات :- حفظ المال: مال کی حفاظت کرنا، نگرانی رکھنا. از (س) بُغاہ: بضم بار مصدر از (ض) مادہ (ب-غ-و) ہے: طلب کرنا، تلاش کرنا. طوف: مصدر از (ن) طواف کرنا، گشت کرنا، سرگرداں ہونا. زاد: توشہ، سامان سفر، خوراک. ج أزواد.

(۲) ترجمہ :- کہ مال کی حفاظت کرنا (بچائے رکھنا) اس کی تلاش و جستجو اور ملکوں میں بلا توشہ کے سرگردانی کرنے (دربدر کی ٹھوکریں کھانے) سے بہتر ہے.

(۳) تحقیق لغات :- قلیل المال: یعنی المال القلیل: تھوڑا مال. تصلح: واحد مذکر حاضر مضارع: تم اصلاح کرتے ہو، درست کرتے ہو. از (افعال) أصلحه إصلاحًا: درست کرنا، ٹھیک کرلینا و- بینهم: صلح کرانا. و- الیه: نیکی کرنا. الفساد: اسم فعل و مصدر: بگاڑ، خرابی، تباہی، بگڑ جانا، خراب ہوجانا. (۳) ترجمہ :- تھوڑا مال (اگر) تم اسکی اصلاح کرتے رہو (میانہ روی اور تجارت وغیرہ سے) تو باقی رہے گا، اور کثیر مال بگاڑ (شاہ خرچی اور اسراف) کے ساتھ باقی نہیں رہے گا.

قال ماله قطع الله لسانه حرّض الناس على البخل أفلا قال

(۱) فلا الجودُ يُفني المالَ قبلَ فنائهِ ‌ ‌ ولا البخلُ في مالِ الشحيحِ يزيدُ

(۲) فلا تلتمسْ بخلًا بعيشٍ مُقتَّرٍ ‌ ‌ لكلِّ غدٍ رزقٌ يعودُ جديدُ

(۳) ألم ترَ أنَّ الرزقَ غادٍ ورائحٌ ‌ ‌ وإنَّ الذي يُعطيكَ غيرُ بعيدُ

(۱) اعراب :- (فلا) فاء: حرف عطف (لا) نافیہ (الجود) مبتدا (یفنی المال) خبر (قبل فنائہ) یفنی سے متعلق. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے. (۱) تحقیق لغات :- الجود: بخشش، داد و دہش، سخاوت، احسان. جَادَ (ن) بالشی جودًا: سخاوت کرنا، و- علیہ: کرم کرنا، مہربانی کرنا. و- بنفسہ: جان کی بازی لگانا. یفنی: واحد مذکر غائب مضارع: فنا کرتا ہے، معدوم کرتا ہے. از (افعال) الشحیح: خود غرض، کنجوس، حریص، ایسا بخیل جس میں حرص اور بخل عادت بن گیا ہو. ج أشحّاء. (۱) ترجمہ :- داد و دہش مال کو فنا نہیں کرتی اس کے فنا ہونے سے پہلے، اور بخل کنجوس کے مال میں کچھ اضافہ نہیں کرتا. (۲) تحقیق لغات :- لا تلتمس: واحد مذکر حاضر نہی: تو نہ ڈھونڈھ، نہ تلاش کر. مقتَّر: اسم مفعول. از (تفعیل) مادّہ (قتر) ہے: جس پر نان و نفقہ تنگ کیا گیا ہو. قتر: کا اصل معنی ہے: کسی لکڑی کا اٹھتا ہوا دھواں. کنجوس آدمی بھی کسی کو مال دینے کی جگہ گویا دھواں دیکر بہلا دیتا ہے. عیش مقتر: تنگ زندگی.

(۲) ترجمہ :- اپنی زندگی کو تنگ کر کے بخل تلاش نہ کرو، (کیونکہ) ہر آنے والے دن میں ایک نیا رزق ہے جو آتا رہتا ہے. (۳) اعراب :- (الم تر) فعل أنت کی ضمیر مستتر فاعل (أنّ) حرف تاکید (الرزق) اسم (غاد و رائح) معطوف و معطوف علیہ ہوکر خبر (و إنّ) واو: حرف عطف (إنّ) حرف تاکید (الذی) اسم موصول. (یعطیک) صلہ (غیر بعید) خبر. جملہ معطوف اپنے معطوف علیہ سے ملکر (الم تر) کے دونوں مفعول کے قائم مقام ہے.

(۳) تحقیق لغات :- غاد و رائح: صبح و شام آنے اور جانے والا. (۳) ترجمہ :- تم دیکھتے نہیں کہ صبح و شام رزق آتا ہے، اور یہ کہ جو ذات تجھے عطا کرتی ہے وہ دور نہیں ہے

وقال النمر بن تولب العکلی مخضرم

(۱) لَا تَغْضَبَنَّ عَلَی امْرِءٍ فِی مَالِهٖ وَعَلٰی کَرَائِمِ صُلْبِ مَالِكَ فَاغْضَبِ
(۲) وَإِذَا تُصِبْكَ خَصَاصَةٌ فَارْجُ الْغِنٰی وَإِلَی الَّذِیْ یُعْطِی الرَّغَائِبَ فَارْغَبِ

(۱) اعراب :- (لا تغضبنّ) فعل اَنتَ کی ضمیر مستتر فاعل (علی امرء) فعل کا متعلق اول. (فی مالہ) متعلق ثانی (علی کرائم صلب مالک) فاغضب سے متعلق.

(۱) تحقیق لغات :- لا تغضبنّ : واحد مذکر حاضر مستقبل بانون تاکید : تم ہرگز غصہ نہ ہو، غضبناک نہ ہو. غضب (س) غضباً ومَغْضَبَۃً : ناراض ہونا، غضبناک ہونا، منتقمانہ جذبہ کا بھڑکنا اس طرح کی آنکھیں سرخ اور گردن کی رگیں پھول جائیں. غضب لہٗ : کسی زندہ کے سبب غضبناک ہونا۔ غضب بہٖ : کسی مردہ کے سبب غضبناک ہونا. کرائم : مفرد ہا : کریمۃٌ : ہر اچھی، شریف، اور بہترین چیز. کرائم المال : عمدہ اور بہترین مال. صلب : ریڑھ، پیٹھ. اس کا اصل معنیٰ ہے : سخت ہونا. ریڑھ کو صلب اسلئے کہتے ہیں کہ وہ بہت ٹھوس اور سخت ہوتی ہے. اور جسم میں ریڑھ اصل کی حیثیت رکھتی ہے اسلئے. صلب مال : کا مفہوم ہوگا : وہ مال جو اہم اور پسندیدہ ہو. اصلی مال.

(۱) ترجمہ :- کسی شخص کے مال پر ہرگز غصہ نہ ہو (حسد نہ کر) ہاں اپنے اہم اور اصلی مال کے عمدہ حصے پر غصہ اتار (خرچ کر) (۲) اعراب :- (وإذا) واو : استینافیہ (إذا) شرطیہ (تصبک خصاصۃ) فعل شرط (فارج الغنی) فعل جواب. مصرع ثانی کا اعراب ظاہر ہے (۲) تحقیق لغات :- تصب : واحد مؤنث غائب مضارع مجزوم بإذا شرطیہ : وہ لاحق ہوجائے، پہونچ جائے. از (افعال) اَصابَ إصابۃً : پہونچنا، آپڑنا، پالینا، جالگنا. خصاصۃ : سخت احتیاج، بھوک، تنگی، فاقہ. خصّ یخصّ کا مصدر ہے. فارج : واحد مذکر امر. تو امید رکھ. الرغائب : مفرد ہا : رغیبۃٌ : مرغوب شی، بڑی بخشش، آرزو. فارغب : واحد مذکر امر : تو رغبت کر، خواہش کر.

(۲) ترجمہ :- جب تمھیں رزق کی تنگی لاحق ہو تو وسعت اور فراخی کی امید رکھو، اور اس ذات کی طرف متوجہ ہوجاؤ جو بڑی بخشش دیتی ہے.

یُحْکٰی أَنَّ الْعَطْوِیَّ الشَّاعِرَ سَمِعَ رَجُلًا یُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ فُلَانًا قَدْ جَمَعَ مَالًا فَقَالَ عُمَرُ هَلْ جَمَعَ لَهٗ أَیَّامًا فَأَخَذَ هٰذَا الْمَعْنَی الْعَطْوِیُّ وَنَظَمَهٗ فَقَالَ :-

(۱) أَرْفِهْ بِعَیْشِ فَتًی یَغْدُوْ عَلٰی ثِقَةٍ أَنَّ الَّذِیْ قَسَّمَ الْأَرْزَاقَ یَرْزُقُهٗ
(۲) فَالْعِرْضُ مِنْهُ مَصُوْنٌ لَا یُدَنِّسُهٗ وَالْوَجْهُ مِنْهُ جَدِیْدٌ لَیْسَ یُخْلِقُهٗ

(۱) اعراب :- (أرفِہ) صیغہ تعجب (بعیش) بار زائد. عیش : مضاف فاعل (فتی) مضاف الیہ موصوف (یغدو) صفت (علی ثقۃ) یغدو سے متعلق. (أنّ) اصل میں بأنّ ہے. بار حرف جار ثقۃ سے متعلق (أنّ حرف تاکید (الذی) اسم موصول (قسم الارزاق) صلہ. (یرزقہ) خبر. إنّ اپنے اسم اور خبر کے ساتھ مجرور. (۱) تحقیق لغات : أرفِہْ : فعل تعجب ہے : کتنی اچھی، کیا ہی عمدہ، کتنی خوشحال. رَفَہَ (ف) رفہاً ورفوہاً : خوشحال ہونا، رَفُہَ (ک) العیشُ رَفاہاً ورفاھیۃً : زندگی کا فراخ اور آسودہ ہونا. یغدو : واحد مذکر غائب مضارع : وہ صبح کرتا ہے. از (نصر) مادّہ (غدو) ہے : صبح تڑکے نکلنا، صبح کرنا. ثقۃ : امید، اعتبار، بھروسہ. (۱) ترجمہ :- کتنی خوشگوار ہے اس نوجوان کی زندگی جو اس امید پر صبح کرتا ہے کہ جو ذات رزق بانٹتی ہے وہ رزق دیگی.

(۲) اعراب :- (العرض) مبتدار (منہ) مصونٌ سے متعلق. (مصونٌ) خبر اوّل (لا یدنسہ) خبر ثانی (الوجہ) مبتدار (منہ) جدیدٌ سے متعلق. (جدیدٌ) خبر اوّل (لیس یخلقہ) خبر ثانی.

(۲) تحقیق لغات :- العرض : عزت، آبرو. ج اعراض. مصون : اسم مفعول از (ن) مادّہ (صون) محفوظ، لا یدنس : واحد مذکر غائب مضارع : وہ میلا نہیں کرتا ہے، داغدار نہیں بناتا ہے. از (تفعیل) یخلقہ : واحد مذکر غائب مضارع : وہ پرانا کرتا ہے، بوسیدہ کرتا ہے. از (افعال) (۲) ترجمہ :- لہذا اسکی عزت محفوظ رہتی ہے (نوجوان) اس کو داغدار نہیں کرتا ہے، اور اس کا چہرہ نیا اور بارونق ہوتا ہے اسکو پرانا نہیں کرتا ہے.

(۱) جَمَعْتَ مَالًا فَفَكِّرْ هَلْ جَمَعْتَ لَهُ ... يَا جَامِعَ الْمَالِ إِلَّا أَيَّامًا تُفَرِّقُهَا

(۲) اَلْمَالُ عِنْدَكَ مَخْزُوْنٌ لِوَارِثِهٖ ... مَا الْمَالُ مَالُكَ إِلَّا حِيْنَ تُنْفِقُهٗ

(۱) تحقیق لغات:- جمعت: واحد مذکر حاضر ماضی: تونے جمع کیا، اکٹھا کیا۔ مالًا: وہ چیز جدھر طبیعت کا میلان ہو جیسے سونا اور چاندی، جائداد، دھن، دولت، غرضیکہ وہ تمام مملوکات جسکی وجہ سے آدمی دھنی کہا جاتا ہے مال کہلاتی ہیں اور مال کو مال اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں میلان یعنی زوال ہوتا ہے یا اس لئے کہ ایک طرف سے مڑتا ہے اور دوسرے کی طرف جھکتا ہے یا اس لئے کہ ادھر طبیعت کا میلان ہوتا ہے۔ فکر: واحد مذکر غائب امر: غور کر، سوچ۔ از (تفعیل) مادہ (فکرۃ) ہے۔ تفرق: واحد مذکر حاضر مضارع: تم تقسیم کرتے ہو، تم جدائی پیدا کرتے ہو۔ از (تفعیل) فرقۃ، تفریقًا: جدا کرنا، تفریق کرنا، تقسیم کرنا، منتشر کرنا، برباد کرنا، تیرہ تین کرنا، ڈرانا، و- بینھم: پھوٹ ڈالنا۔

(۱) ترجمہ:- اے مال جمع کرنیوالے تونے تو مال جمع کر لیے لیکن یہ تو سوچ کہ آیا تونے ان دنوں کو بھی جمع کر لیا ہے جن میں تم (مال) کو خرچ کروگے۔ (۲) اعراب:- (المال) مبتدا، (عندك) ظرف۔ مخزونٌ سے متعلق (مخزون) خبر (لوارثه) مخزونٌ سے متعلق۔ (ما) نافیہ (المال) مبتدا، (مالك) خبر (الا) حرف استثناء لغو (حین) مضاف جملہ (تنفقه) مضاف الیہ۔

(۲) تحقیق لغات:- مخزون: اسم مفعول: جمع کیا ہوا، خزانہ میں رکھا ہوا، پوشیدہ اور اچھی بات، گڑی ہوئی چیز۔ خزن (ن) خزنا و اختزن: جمع کرنا، ذخیرہ کرنا، اسٹاک کرنا، گودام میں رکھنا، و- الطریق: راستہ کو مختصر کرنا، و- السر: راز کو محفوظ رکھنا۔ تنفق: واحد مذکر حاضر مضارع: تم خرچ کرتے ہو۔ از (افعال) مادہ (نفقۃ)

(۲) ترجمہ:- تیرا اکٹھا کیا ہوا مال تیرے ورثا کا ہے، تیرا نہیں ہے، ہاں تیرا اس وقت ہوگا جب اُسے خرچ کر دے گا۔

(۱) هِيَ النَّفْسُ إِنْ مَاتَتْ فَقَدْ مَاتَ قَبْلَهَا ... كِرَامٌ، وَإِنْ تَسْلَمْ فَلِلْحَدَثَانِ

(۲) إِذَا النَّفْسُ لَمْ تَشْرَهْ إِلَىٰ طَلَبِ الْعُلَىٰ ... فَتِلْكَ مِنَ الْأَمْوَاتِ فِي الْعَيَوَانِ

(۱) اعراب:- (ھی) مبتدا (النفس) خبر (إن) حرف شرط (ماتت) فعل شرط (فقد مات قبلها كرام) فاء جزائیہ (قدمات قبلها كرام) فعل جزاء، بقیہ کا اعراب ظاہر ہے۔ تقدیر عبارت: وإن تسلم فسلامتها تكون غرضا للحدثان

(۱) تحقیق لغات:- النفس: جان، روح، یہ اصل معنی ہے، لیکن اس سے مراد کبھی متنفس یعنی شخص اور کبھی دل، جی، طبیعت، شخصیت، عقل، شان، خودداری ہوتی ہے۔ کرام: مفرد ہا: کریم: معزز، شریف، اور قابل قدر لوگ۔ تسلم: واحد مؤنث غائب مضارع مجزوم بإنْ: وہ محفوظ رہتی ہے۔ سلم (س) سلامۃ: محفوظ رہنا ظاہری اور باطنی آفات سے محفوظ رہنا، نجات پانا، بچنا۔ حدثان: بفتح حاء وکسر را، حوادثات زمانہ، مصائب۔ معنی:- إن ماتت النفس فقد مات قبلها كرام النفس وإن سلمت فلا تامن من حوادث الدهر وتذهب ضحية لها۔ (۱) ترجمہ:- اگر یہ نفس مر جائے تو اس سے پہلے بہت سے شریف اور معزز لوگ مر چکے ہیں اور یہ (نفس) بچ جائے تو حوادثات زمانہ کو دوچار ہوتا رہے گا (غرضیکہ موت ہے یا مصیبت اس سے کسی کو مفر نہیں)

شعر:- غم ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج ... شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

(۲) اعراب:- (إذا) شرطیہ (نفس) فاعل فعل محذوف کا۔ تقدیر عبارت: إذا لم تشره النفس (لم تشره الی طلب العلی) جملہ تفسیریہ۔ مصرع ثانی جواب ہے اور اعراب ظاہر ہے۔

(۲) تحقیق لغات:- لم تشره: واحد مؤنث غائب مضارع مجزوم بلم: لالچ نہیں کیا، شوق نہیں کیا۔ (۲) ترجمہ:- جب نفس میں حصول شرف کا بے پناہ شوق نہ ہو تو وہ مردہ حیوان کی طرح یعنی مردہ ہے۔

وقال آخر

(۱) إذا أنتَ لاترجىٰ لدفعِ مُلِمَّةٍ ... ولاأنتَ في المعروفِ عندكَ مَطمعُ
(۲) ولاأنتَ ذوجاهٍ يُعاشُ بجاهِهِ ... ولاأنتَ يومَ الحشرِ ممَّن يُشفَّعُ
(۳) فموتُكَ في الدُّنيا وعيشُكَ واحدٌ ... وعودُ خلالٍ من نوالِكَ أنفعُ

(۱) اعراب :- (إذا) شرطیہ. (أنت) فعل محذوف کے نائب فاعل کی تاکید. تقدیر عبارت: إذا لاترجیٰ أنت، (لاترجی لدفع مُلِمَّةٍ) جملہ تفسیریہ. مصرع ثانی کا اعراب ظاہر ہے۔

(۱) تحقیق لغات: لاترجی: واحد مذکر حاضر مجہول: تم سے امید نہ کیجائے. از (ن) مادّہ (رجاء) ملمة: سخت، مصیبت. ج ملمات. مطمع: لالچ، غرض، مقصد، لالچ کی جگہ، امید. ج: مطامعُ (۱) ترجمہ :- جب تجھ سے کسی مصیبت کو دفع کرنیکی امید نہ کی جائے اور تیرے پاس کسی بھلائی یا خیر کی لالچ نہ ہو۔

(۲) اعراب :- (ولا) واو: حرف عطف (لا) نافیہ. (أنت) مبتدا، (ذوجاہ) موصوف (یعاش بجاھہ) صفت. موصوف وصفت ملکر خبر (ولا) واو: حرف عطف (لا) نافیہ (أنت) مبتدا، (یوم الحشر) ظرف: یشفع: سے متعلق (من) حرف جار متعلق خبر محذوف کائنٌ سے (مَنْ) اسم موصول مجرور (یشفع) صلہ۔

(۲) تحقیق لغات :- یعاش: واحد مذکر غائب مضارع مجہول: از (ض) زندگی بسر کیجائے. یشفع: واحد مذکر غائب مضارع مجہول. از (تفعیل) مادّہ (شفاعة) ہے شفارش قبول کیجائے. (۲) ترجمہ :- اور نہ ایسا صاحب مرتبہ ہی ہے کہ جس کے زیر اثر زندگی بسر کیجائے اور نہ ان لوگوں میں سے ہے جنکی قیامت کے دن شفارش قبول کیجائے

(۳) اعراب :- اعراب ظاہر ہے. (فموتك الخ) إذا: شرطیہ کا جواب ہے.

(۳) تحقیق لغات :- عود خلال: خلال کا تنکا. نوال: بخشش، عطیہ، تحفہ. (۳) ترجمہ: تو دنیا میں تیری موت اور زندگی دونوں یکساں ہے اور تیرے عطیہ سے زیادہ نفع بخش خلال کا تنکا ہے۔

وقال آخر

(۱) ولايَنفعُ الفتيانَ حُسنُ وُجوهِهِم ... إذا كانتِ الأخلاقُ غيرَ حِسانِ
(۲) فلاتجعلِ الحُسنَ الدَّليلَ على الفتىٰ ... فما كلُّ مصقولِ الحديدِ يمانِ

(۱) اعراب :- (لاینفع) فعل. (الفتیان) مفعول بہ (حسن وجوھھم) مضاف و مضاف الیہ ہوکر فاعل (إذا) شرطیہ. (کانت) فعل ناقص (الاخلاق) اسم (غیر حسان) خبر

(۱) تحقیق لغات :- لاینفع: واحد مذکر غائب مضارع: وہ نفع دیتا ہے، فائدہ پہنچاتا ہے. از (ف) مادّہ (نفع نفیعة) الفتیان: مفرد ہا: فتی: نوجوان. حسن: بضم حاء وسکون سین: خوبی، خوبصورتی، بہتری. الأخلاق: مفرد ہا: خُلُقٌ: بضم خاء ولام: اچھی عادتیں، خصائل، ادب. حِسان: مفرد ہا: حَسَنٌ وحسینٌ وحسنةٌ و حسناء. خوبصورت، عمدہ، حسین، نفیس. (۱) ترجمہ :- جب اخلاق وعادات اچھے نہ ہوں تو چہروں کی خوبصورتی نوجوان کو کوئی فائدہ نہیں پہونچائے گی۔

(۲) اعراب :- (لاتجعل) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل (الحسن) مفعول اول (الدلیل) مفعول ثانی (علی الفتی) الدَّلیلَ سے متعلق (فاء) تعلیلیہ (ما) نافیہ (کل) مبتدا، مضاف (مصقول) مضاف الیہ مضاف (الحدید) مضاف الیہ (یمان) خبر.

(۲) تحقیق لغات :- الدلیل: وجہ ثبوت، رہبر، گائڈ، نشانی. دَلالةٌ سے بروزن فعیلٌ: صفت مشبہہ کا صیغہ بمعنی فاعل ہے. ج أدِلَّةٌ. مصقول: اسم مفعول: مانجھا ہوا، زنگ دور کیا ہوا، جلا دیا ہوا، پالش کیا ہوا، مراد تلوار ہے. صقل (ن) صقلاً و صقالاً الشیٔ: پالش کرنا، جلا دینا، صاف کرنا.

(۲) ترجمہ :- حسن کو نوجوان کے حسن اخلاق پر دلیل نہ بنا، کیونکہ لوہے کی ہر چمکدار تلوار یمنی نہیں ہوتی. (مثل مشہور ہے کہ ہر چمکدار چیز سونا نہیں ہوتی. یعنی جس طرح ہر تلوار کے لیے یمنی ہونا ضروری نہیں اسی طرح ہر حسن ظاہری کے لیے حسن باطنی ہونا ضروری نہیں ہے)

وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْأَهْتَمِ الْمِنْقَرِي

(۱) ذَرِينِي فَإِنَّ الْبُخْلَ يَا أُمَّ مَالِكٍ ... لِصَالِحِ أَخْلَاقِ الرِّجَالِ سَرُوقُ

(۲) لَعَمْرُكَ مَا ضَاقَتْ بِلَادٌ بِأَهْلِهَا ... وَلَكِنَّ أَخْلَاقَ الرِّجَالِ تَضِيقُ

(۱) اعراب :- (ذری) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل. نون: وقایہ. یاء: ضمیر متکلم مفعول یہ جملہ جواب نداء ہے (فإن) (فاء) تعلیلیہ (إنّ) حرف تاکید (البخل) اسم (یا) حرف نداء بمعنی ادعو. (أم مالك) منادی (لصالح اخلاق الرجال) سروق سے متعلق (سروق) خبر. (۱) تحقیق لغات :- ذری: واحد مؤنث حاضر امر: تو چھوڑ، رہنے دے، بس کر. از (ض) مادّہ (وذر) ہے. وذر (ض) وذراً: چھوڑنا، اس معنی میں فعل مضارع اور فعل امر کا استعمال ہوتا ہے. اگر اس معنی میں فعل ماضی مقصود ہو تو (ترَكَ) اسم فاعل ہو تو (التارِكُ) اور مصدر ہو تو (التركُ) کا استعمال ہوگا. سروق: صیغہ مبالغہ: بہت چُرانے والا. سرق (ض) سرقاً وسرقةً عنه: چُرانا، پوشیدہ طریقہ سے نگاہ بچاکر اچک لینا. (۱) ترجمہ :- ام مالک! بس کر، رہنے دے، کیونکہ بخل انسان کے اچھے اخلاق کو اچک لیتا ہے. (۲) اعراب :- (لعمرك) لام: ابتدائیہ (عمرك) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا. اور اسکی خبر قسمی محذوف ہے (لکن) حرف استدراک. (اخلاق الرجال) اسم (تضیق) خبر. (۲) تحقیق لغات :- ماضاقت: واحد مؤنث غائب ماضی منفی: وہ تنگ ہوگئی. از (ض) مادّہ (ضیق) ہے. بلاد: مفرد ہا: بلد: شہر، ملک

(۲) ترجمہ :- (ام مالك) تیری زندگی کی قسم، ملک اپنے باشندوں سے تنگ نہیں ہوا، ہاں البتہ لوگوں کے اخلاق تنگ ہوجاتے ہیں. (واقعہ یہی ہے ورنہ وہ ملک خدا تنگ نیست" اور ہندی کا ایک مثل ہے "من چنگا تو کٹھوتی میں گنگا"، جب اخلاق و مروت، وسعت نظری اور رواداری ختم ہوجائے تو ماحول میں تعفن اور گھٹن محسوس ہوتی ہے)

وقال سعد بن ناشب المازني

تفندني فيما ترىٰ من شراستي ... وشدّة نفسي أمُّ سعد وما تدري

اعراب :- (تفندنی) فعل. نون: وقایہ. یاء: ضمیر متکلم مفعول بہ (فیما) فی: حرف جار (ما) اسم موصول (تری) صلہ. (من شراستی) ما: کا بیان. (وشدّة نفسی) واو: حرف عطف (شدّة نفسی) شراستی: پر معطوف (ام سعد) فاعل ذوالحال (وما تدری) حال.

تحقیق لغات :- تفنّد: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ ناقص العقل بتاتی ہے، وہ بہکا ہوا کہتی ہے. فنّدہٗ تفنیداً: بڑھاپے کی وجہ سے عقل کی نفی کرنا. کہا جاتا ہے :- شیخٌ مفنّدٌ: سٹھیا ہوا بڈھا جس کی عقل میں بڑھاپے کی وجہ سے ضعف پیدا ہوگیا ہو، اور بہکی بہکی باتیں کرتا ہو قرآن میں وارد ہے (لولا أن تفنّدون) اگر تم مجھے ناقص العقل نہ قرار دو، اگر تم مجھے نہ جھٹلاؤ، غرضکہ ضعف عقل، جھوٹ، کمزوری، عاجزی، جہالت اور غم کی طرف منسوب کرنیکے معنی اسمیں پائے جاتے ہیں. شراسة: بدخلقی، بدخوئی، تنگ مزاجی. شرس (س) شراسة: بدخلق ہونا صفت شَرِس، وشریس، وأشرس. شدّة النفس: سخت مزاجی، تندی.

معنیٰ :- تفندنی ام سعد علیٰ ما تشاهد من عسر الخلق وإباء النفس جاهلة بأحوال الرجال والفصل بين أوقات الهزل والجد.

ترجمہ :- میری بدخلقی اور سخت مزاجی کو دیکھکر ام سعد کہتی ہے کہ تم سٹھیا گئے ہو حالانکہ حقیقت حال سے واقفیت نہیں ہے. (اگر صورت حال کا صحیح علم ہوجاتا تو ایسی بات نہ کہتی یا اپنا قول واپس لیتی)

(۱) نَقُلْتُ لَهَا إِنَّ الْكَرِيمَ وَإِنْ حَلَا　　لَيُلْفَىٰ عَلَىٰ حَالٍ أَمَرَّ مِنَ الصَّبْرِ

(۲) وَفِي اللِّيْنِ ضَعْفٌ وَالشَّرَاسَةُ هَيْبَةٌ　　وَمَنْ لَا يُهَبْ يُحْمَلْ عَلَىٰ مَرْكَبٍ وَعْرِ

(۱) تحقیق لغات :- حلا : واحد مذکر غائب ماضی : میٹھا ہوا، شیریں ہوا. حلا (ن ک ض) حُلْوَةً وحُلْوًا میٹھا ہونا. د— الثمر: پکنا. د— فی عینی : نگاہوں میں بھلا لگنا. حلا الکریم : کریم کا میٹھا ہونا. یہ کنایہ ہے : نرم مزاج اور خوش اخلاق ہونے سے. یُلفیٰ : واحد مذکر غائب مضارع مجہول : وہ پایا جاتا ہے. از (افعال) أمرّ : اسم تفضیل : زیادہ کڑوا. مرّ (ن) مرارة : کڑوا ہونا. الصبر : بفتح صاد وسکون بار ناپسندیدہ حالات کو انگیز کرنا اور خواہشاتِ نفسانی سے طبیعت کو روکنا. یا الصّبر : بفتح صاد وکسر بار مانا جائے بمعنی ایلوا، ایک کڑوا پھل.

(۱) ترجمہ :- تو (اس کے جواب میں) میں نے کہا کہ شریف آدمی اگرچہ خوش اخلاق ہوتا ہے مگر (بعض اوقات) وہ پایا جاتا ہے ایسے حال پر جو صبر یا ایلوا سے زیادہ کڑوا ہوتا ہے (یعنی سخت مزاجی اور بدخلقی کا ہونا ضروری ہے ورنہ کمزور سمجھکر ذلیل کیا جائے گا)

(۲) اعراب : (وفی اللین) واو : استینافیہ (فی الین) خبر مقدم (ضعف) مبتدا مؤخر (والشراسة) واو : حرف عطف. (الشراسة) مبتدا (هيبة) خبر. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۲) تحقیق لغات :- اللین : نرمی. هيبة : رعب، دبدبہ، خوف، دہشت، بزرگی — لا یُهَبْ : واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی : نہ ڈرا جائے. هاب (س) هيبةً : — ڈرنا، خوف کھانا، مرکب : سواری. ج مراکب. وعر : بفتح واو وکسر عین : دشوار گذار، دشواری، سختی، غصہ، کینہ، حسد.

(۲) ترجمہ :- نرمی میں کمزوری ہے اور بدخلقی میں رعب ودبدبہ ہے اور جس سے نہ ڈرا جائے (جس کا رعب ودبدبہ نہ ہو) وہ دشوار گذار سواری پر سوار کیا جاتا ہے (یعنی اسکو لوگ ذلیل کرتے ہیں)

(۱) وَمَا بِيْ عَلَىٰ مَنْ لَانَ لِيْ مِنْ فَظَاظَةٍ　　وَلٰكِنَّنِيْ فَظٌّ أَبِيٌّ عَلَى الْقَسْرِ

(۲) أُقِيْمُ صَغَا ذِي الْمَيْلِ حَتَّىٰ أَرُدَّهُ　　وَأَخْطِمُهُ حَتَّىٰ يَعُوْدَ إِلَى الْقَدْرِ

(۱) اعراب :- (ما) نافیہ. (بی) جار مجرور متعلق ہے خبر محذوف کائنة سے. تقدیر عبارت : وما فظاظة كائنة بی. (علی) حرف جار، آنے والے فظاظة : سے متعلق. (لان) فعل (لی) فعل سے متعلق. (من) زائدہ. (فظاظة) مبتدا مؤخر. دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۱) تحقیق لغات :- لان : واحد مذکر غائب ماضی : وہ نرم ہوا، نرمی برتی. لان لی : نرم برتاؤ کیا، مہربانی سے پیش آیا. فظاظة : بدخوئی، بدکلامی، مزاج کا کھردراپن، سختی. فظّ : صیغہ صفت : سخت دل، درشت سخن، بدزبان ج أفظاظ. أبیّ : بتشدید یار : خوددار، ناک والا ضمیر کے خلاف امور کا انکار کرنے والا، سرکش، باغی، مغرور أبیٰ (ض س) إباءً : رد کرنا، ناپسند کرنا. القسر : جبر کرنا، دباؤ ڈالنا. از (ض).

(۱) ترجمہ :- جو مجھ پر مہربانی کرتا ہے اس سے میں سنگدلی سے پیش نہیں آتا، مگر (ضمیر کے خلاف) جبر پر میں سخت دل اور خوددار ہوں (یعنی) ضمیر کے خلاف کوئی چیز برداشت نہیں کر سکتا)

(۲) اعراب :- (أقیم) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (صغا) مفعول بہ مضاف. (ذی المیل) مضاف الیہ (حتی) حرف غایت معنی میں إلیٰ کے (أرده) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ھاء ضمیر مفعول بہ. حتی کے بعد بتقدیر أنْ جملہ تاویل میں مصدر کے ہوکر مجرور اور فعل سے متعلق. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے. (۲) تحقیق لغات : أُقِيْمُ : واحد متکلم مضارع : میں سیدھا کرتا ہوں. از (افعال) صغا : ٹیڑھ، کجی. صغی (س) صغواً وصغیّ : مائل ہونا، ٹیڑھا ہونا. أخطم : واحد متکلم مضارع : میں نکیل دیتا ہوں، لگام لگاتا ہوں. از (ض) القدر : بسکون دال : درجہ، حیثیت، قیمت، مرتبہ ج اقدار.

(۲) ترجمہ :- میں ٹیڑھے آدمی کا بل نکال کر سیدھا کر دیتا ہوں، اور اسکی ناک میں نکیل دیتا ہوں یہاں تک کہ وہ اپنی حیثیت اور مرتبہ پر آجاتا ہے.

وقال صالح بن عبد القدوس

(۱) رَأَيْتُ صَغِيْرَ الْأَمْرِ تَنْمِيْ شُؤُوْنُهُ ۔۔۔ فَيَكْبُرُ حَتّٰى لَا يُحَدُّ وَيُعْظَمُ

(۲) وَإِنَّ عَنَاءً أَنْ تُفْهِمَ جَاهِلًا ۔۔۔ وَيَحْسِبُ جَهْلًا أَنَّهُ مِنْكَ أَفْهَمُ

(۱) اعراب :- (رأیت) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (صغیر) مفعول بہ مضاف (الامر) مضاف الیہ ذوالحال (تنمی شؤونہ) حال۔ (فیکبر) فاء: عاطفہ یکبر: فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل (حتی) برائے ابتداء (لا یحد ویعظم) جملہ فعلیہ۔

(۱) تحقیق لغات :- صغیر الأمر: صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے اصل میں الأمر الصغیر ہے: چھوٹی چیز، معمولی واقعہ۔ تنمی: واحد مؤنث غائب مضارع: نشوو نما پاتی ہے، بڑھتی ہے۔ نمی (ض) نمیًا ونمیًّا ونماءً ۔۔۔ المالُ وغیرہ: نشوو نما پانا، زیادہ ہونا، بڑھنا۔ شؤون: مفردہا: شأن: حالت، کیفیت، ضرورت، درجہ، مرتبہ، اہمیت، تعلق۔ لا یُحَدُّ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی: مقرر نہیں کی جاتی ہے۔ (۱) ترجمہ :- میں ایک معمولی واقعہ دیکھتا ہوں جسکی اہمیت بڑھتی رہتی ہے پھر وہ اتنا بڑا ہو جاتا ہے کہ کوئی حد وحساب نہیں ہوتا۔

(۲) اعراب :- (إنّ) حرف تاکید۔ (عناءً) اسم۔ (أن تفہم جاہلا) تاویل میں مصدر کے ہوکر خبر۔ تقدیر عبارت: تفہیمك جاہلا۔ (یحسب) فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل (جاہلا) مفعول لہ جملہ إنہ منك أفہم: یحسب کے دونوں مفعول کے قائم مقام ہے۔ (۲) تحقیق لغات :- عناء: دشواری، تھکن، الجھن، تکلیف، دکھ، رنج، سختی۔ تفہم: واحد مذکر حاضر مضارع منصوب بأن: تم سمجھاتے ہو۔ از (تفعیل) أفہم: اسم تفضیل: زیادہ سمجھدار (۲) ترجمہ :- تمہارا کسی ایسے جاہل کو سمجھالینا دشوار ہے جو اپنی جہالت سے سمجھ رہا ہو کہ وہ تجھ سے زیادہ سمجھدار ہے (یہ جہل مرکب ہے:

آنکس کہ نہ داند و بداند کہ بداند ۔۔۔ در جہل مرکب ابد الدہر بماند

(۱) مَتٰى يَبْلُغُ الْبُنْيَانُ يَوْمًا تَمَامَهُ ۔۔۔ إِذَا كُنْتَ تَبْنِيْهِ وَغَيْرُكَ يَهْدِمُ

وقال طرفة بن العبد البکریؒ

(۲) قَدْ يَبْعَثُ الْأَمْرَ الْعَظِيْمَ صَغِيْرُهُ ۔۔۔ حَتّٰى تَظَلَّ لَهُ الدِّمَاءُ تَصَبَّبُ

(۱) تحقیق لغات :- یبلغ: واحد مذکر غائب مضارع: وہ پہنچتا ہے، بلغ (ن) بلوغًا: الثمرُ: پھل کا پکنا۔ و ۔۔۔ الغلامُ: لڑکے کا بالغ ہونا و ۔۔۔ البنیانُ: عمارت کا مکمل ہونا۔ البُنیانُ: مفرد ہے بمعنی عمارت۔ تبنی: واحد مذکر حاضر مضارع: تم بناتے ہو، تعمیر کرتے ہو۔ بنی (ض) بناءً وبنیانًا: تعمیر کرنا۔ والارض: زمین کو آباد کرنا و ۔۔۔ علی کلامہ: کسی کے کلام کی نقل اُتارنا۔ یہدم: واحد مذکر غائب مضارع: وہ ڈھاتا ہے، توڑتا ہے۔ ھدم (ض) ھدمًا ۔۔۔ البناءَ: توڑنا، ڈھانا۔ کہا جاتا ہے (ضربہ فہدمہ) اسکی کمر توڑ دی۔ (۱) ترجمہ :عمارت اپنے کمال کو کب پہونچے گی؟ (یعنی کبھی نہیں پہنچیگی) جبکہ تم تعمیر کرتے رہو اور دوسرا اُسے ڈھاتا ہے۔

(۲) اعراب :- (قد) حرف تحقیق۔ (یبعث) فعل۔ (الأمر العظیم) مفعول بہ۔ (صغیرہ) فاعل (حتی) حرف غایت معنی میں إلی۔ أن کے (تظل) فعل ناقص (لہ) تصبب سے متعلق (الدماء) اسم (تصبب) خبر۔

(۲) تحقیق لغات :- یبعث: واحد مذکر غائب مضارع: اُبھارتا ہے، بھیجتا ہے، زندہ کرتا ہے۔ بعث (ف) بعثًا ۔۔۔ الشئ وبہ: بھیجنا، نکال پھینکنا۔ و ۔۔۔ من النوم: بیدار کرنا۔ و ۔۔۔ من الموت: زندہ کرنا۔ و ۔۔۔ علی: آمادہ کرنا، مجبور کرنا و ۔۔۔ بعثۃً: کمیشن روانہ کرنا۔ الدماء: مفردہا: دمٌ: خون۔ تصبب: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ بہتی ہے۔ از (تفعّل) ایک تاء حذف کردی گئی ہے جوازًا۔ تصبب الماءُ وغیرہ تصببًا: بہنا۔

(۲) ترجمہ :- ایک معمولی واقعہ بڑے حادثہ کو جنم دیتا ہے، یہاں تک کہ اسکے لئے خونریزیاں ہونے لگتی ہیں۔

(۱) وَالظُّلْمُ فَرَّقَ بَيْنَ حَيَّيْ وَائِلٍ ‏ بَكْرٌ تُسَاقِيهَا الْمَنَايَا تَغْلِبُ

(۲) وَالصِّدْقُ يَأْلَفُهُ الْكَرِيمُ الْمُرْتَجِي ‏ وَالْكِذْبُ يَأْلَفُهُ الدَّنِيُّ الْأَخْيَبُ

(۱) تحقیق لغات:- الظلم: ستم، بے انصافی، زبردستی، ستمگاری، شرک، گناہ، تقصیر۔ ظلم کے اصل معنی ہیں غیر کی ملک میں تصرف کرنا اور حد سے گذرنا۔ حیّی: صیغہ تثنیہ ہے اصل میں حیّین ہے اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ ساقط ہوگیا۔ بمعنی قبیلہ، خاندان۔ ج أحیاء۔ وائل: بانی قبیلہ کا نام۔ بکر و تغلب: دو قبیلے کے نام۔ تساقی: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ ایک دوسرے کو پلاتی ہے، سیراب کرتی ہے۔ از (مفاعلة) مادّہ (سَقْيٌ) ہے۔ المنایا: مفرد ہا مَنِيَّةٌ: موت (۱) ترجمہ:- ظلم نے وائل کے دونوں قبیلوں میں اختلاف پیدا کر دیا (چنانچہ) قبیلہ بکر و تغلب ایک دوسرے کو موت کا جام پلا رہے ہیں۔

(۲) اعراب: (الصدق) مبتداء (یألف) فعل (ہاء) ضمیر مستتر مفعول بہ۔ (الکریم) فاعل موصوف۔ (المرتجی) صفت۔ جملہ خبر۔ مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے۔

(۲) تحقیق لغات: یألف: واحد مذکر غائب مضارع: وہ محبت رکھتا ہے، انسیت رکھتا ہے، پسند کرتا ہے۔ الف (س) ألفاً — الشیئ: پسند کرنا، مانوس ہونا، عادی ہونا۔ المرتجی: اسم فاعل۔ از (افتعال) مادّہ (رجاء) امید لگانے والا، آرزو رکھنے والا۔ الدنی: کمینہ، اوچھا، ذلیل، چھوٹی طبیعت کا، تنگ ظرف، خسیس، گھٹیا درجہ کا، نالائق، پست ہمت۔ ج أدنیاء۔ أخیب: صیغہ صفت: ناکام، نامراد، جس کی امید پر پانی پھر گیا ہو۔ خاب (ض) خَيْبَةً: ناکام و نامراد ہونا، فیل ہونا۔ و— الأمل: امید پر پانی پھرنا۔ و— سَعْيُهُ: کوشش کا ناکام ہونا۔

(۲) ترجمہ:- شریف آرزومند انسان سچائیوں سے محبت رکھتا ہے، نالائق اور نامراد آدمی جھوٹ کا عادی ہوتا ہے۔

وقال مسكينُ الدّارمي

(۱) أُقِيمُ بِدَارِ الْحَزْمِ مَا لَمْ أُهَنْ بِهَا ‏ فَإِنْ خِفْتُ مِنْ دَارٍ هَوَانًا تَرَكْتُهَا

(۲) وَأُصْلِحُ جُلَّ الْمَالِ حَتَّى تَخَالَنِي ‏ شَحِيحًا وَإِنْ حَقٌّ عَرَانِي أَهَنْتُهَا

(۱) اعراب: (أقیم) فعل۔ (بدار الحزم) فعل سے متعلق (ما) مصدریہ ظرفیہ أقیم سے متعلق (لم أهن) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (بہا) فعل سے متعلق۔ دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے۔

(۱) تحقیق لغات:- أقیم: واحد متکلم مضارع: میں اقامت اختیار کرتا ہوں، ٹھہرتا ہوں، رہتا ہوں از (افعال) أقام إقامةً:— بالمکان: اقامت کرنا، وطن بنالینا۔ الحزم: احتیاط، استقلال، ہوشیاری، استواری، عزم وارادہ، دور اندیشی، انجام بینی۔ دار الحزم: مستقل مزاجی کی جگہ۔ لم أهن: واحد متکلم مضارع مجہول مجزوم بلَمْ: میں ذلیل نہ کیا جاؤں، میری اہانت نہ کیجائے۔ ما لم أهن: جب تک میں ذلیل نہ کیا جاؤں۔ از (افعال) ھواناً: ذلت، رسوائی، حقارت۔

(۱) ترجمہ:- کسی جگہ مستقل مزاجی اور اطمینان سے اس وقت تک رہتا ہوں جب تک مجھے ذلیل نہ کیا جائے، چنانچہ اس جگہ کو میں خیرباد کہتا ہوں جہاں کسی ذلت یا رسوائی کا اندیشہ ہو جائے

(۲) تحقیق لغات: أصلح: واحد متکلم مضارع: میں اصلاح کرتا ہوں، درست کرتا ہوں۔ از (افعال) إصلاح المال: مال کی اصلاح کرنا، یعنی اسراف نہ کرنا، واجبی اور واقعی ضرورت میں خرچ کرنا۔ جُلّ المال: مال کا اکثر حصہ۔ تخالنی: واحد مذکر حاضر مضارع۔ از (تفاعل) مادّہ (خیال) ہے: تم مجھے سمجھو گے، میرے بارے میں تمہارا خیال ہوگا۔ حق: واجبی ضرورت۔ عرا: واحد مذکر غائب ماضی: طاری ہوا، پیش آیا، لاحق ہوا۔ (۲) ترجمہ:- میں اپنے سارے مال کی حفاظت کرتا ہوں (کفایت شعاری سے کام لیتا ہوں) یہاں تک کہ تم سمجھو گے کہ میں کوئی بخیل آدمی ہوں (حالانکہ بات ایسی نہیں ہے کیونکہ) اگر کوئی واقعی ضرورت مجھے درپیش ہو جائے تو میں اس کی توہین کر دیتا ہوں (یعنی مال کو ایک معمولی چیز سمجھ کر اسے بیدریغ خرچ کر دیتا ہوں)

(۱) وَلَسْتُ بِوَلَّاجِ الْبُيُوْتِ لِفَاقَةٍ وَلٰكِنْ إِذَا اسْتَغْنَيْتُ ...

(۲) أَبِيْتُ عَنِ الْإِدْلَاجِ فِي الْحَيِّ نَائِمًا وَأَرْضٍ بِإِدْلَاجٍ وَهَمٍّ قَطَعْتُهَا

(۱) اعراب : (لست) فعل ناقص أنا کی ضمیر مستتر اسم. (بولاج) بار زائدہ (ولاج) خبر مضاف (بیوت) مضاف الیہ. (لفاقة) فعل سے متعلق. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۱) تحقیق لغات : ولاج : صیغہ صفت : بہت داخل ہونے والا، گھسنے والا. ولج (ض) ولوجًا :۔ البیتَ : گھر میں داخل ہونا، گھسنا. فاقة : بھوک، مفلسی، فقیری

استغنیت : واحد متکلم ماضی : بے نیاز ہوگیا، بے فکر ہوگیا، مستغنی ہوگیا. ولجت : میں داخل ہوا. عنها : اور ولجتها : میں ضمیر مؤنث کا مرجع البیوت ہے

(۱) ترجمہ :۔ میں فقر و فاقہ کی وجہ سے گھروں میں گھسنے والا نہیں ہوں، ہاں جب ان گھروں سے مستغنی ہو جاتا ہوں تب ان میں گھستا ہوں (یعنی افلاس کی حالت میں درویشوں کی طرح گھوم کر دستِ سوال نہیں پھیلاتا البتہ جب میں لوگوں سے بے نیاز ہو جاتا ہوں تب ان سے ملتا ہوں)

(۲) اعراب :۔ (أبیت) فعل (عن الادلاج) نائمًا سے متعلق. (فی الحی) أبیتُ سے متعلق (نائما) حال. أبیت کی ضمیر فاعل سے. نثر یوں ہوئی : أبیت فی الحیِّ نائمًا عن الادلاج. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۲) تحقیق لغات :۔ أبیت : واحد متکلم مضارع : میں رات گذارتا ہوں، شب باشی کرتا ہوں از (ض) الادلاج : اخیر شب میں چلنا، یا مطلقًا رات میں چلنا، سفر کرنا. از (افعال). نائمًا : اسم فاعل : سونیوالا. و۔ عن الادلاج : شب روی سے غفلت برتنے والا و أرض : واو : بمعنی رُبَّ ہے. همّ : غم، رنج و فکر، ارادہ

(۲) ترجمہ :۔ میں شب روی سے غافل ہو کر قبیلہ میں سو کر رات گذارتا ہوں اور بہتیری زمینوں میں نے شب روی اور رنج و غم میں طے کیا ہے.

(۱) إِذَا قَصُرَتْ أَيْدِي الرِّجَالِ عَنِ الْعُلٰى ... مَدَدْتُ لَهَا بَاعًا عَلَيْهَا فَنِلْتُهَا

وقال ایضًا

(۲) وَلَسْتُ إِذَا مَا سَرَّنِي الدَّهْرُ ضَاحِكًا وَلَا خَاشِعًا مَا عِشْتُ مِنْ حَادِثِ الدَّهْرِ

(۱) اعراب :۔ (إذا) حرف شرط (قصرت) فعل شرط (أیدی الرجال) فاعل (عن العلی) قصرت سے متعلق (مددت) فعل جواب (لها) مددت سے متعلق (باعًا) مفعول بہ علیها : مددت : سے متعلق. (فنلتها) فعل جزار

(۱) تحقیق لغات :۔ قصرت : واحد مؤنث غائب ماضی : کوتاہ ہوگئی، چھوٹی رہ گئی، ناقص ہوگئی. قصر (ن) قصرًا : سست ہونا، ناقص ہونا. و۔ عن الشیٔ : عاجز رہ جانا مددت : واحد متکلم ماضی : میں نے پھیلایا، بڑھایا، لمبا کیا. باعًا : دونوں ہاتھوں کے پھیلاوٹ کی مقدار

(۱) ترجمہ :۔ جب لوگوں کے ہاتھ حصول شرف سے عاجز رہ جاتے ہیں تو میں اسکی (شرف و بلندی) کی طرف اپنے ہاتھ بڑھا دیتا ہوں تو اسے حاصل کر لیتا ہوں

(۲) اعراب :۔ واو : حرف استیناف. لست : فعل ناقص أنا کی ضمیر مستتر اسم (اذا) حرف شرط (ما) زائدہ (سرنی الدهر) فعل شرط. اسکی جزار محذوف ہے جس پر جملہ اولیٰ دلالت کرتا ہے. ضاحكًا : خبر اول. واو : حرف عطف (لا) نافیہ. خاشعًا : خبر ثانی (ما) مصدریہ ظرفیہ (عشتُ) فعل با فاعل جملہ تاویل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ تقدیر عبارت : مدة حیاتی (من حادث الدهر) خاشعا سے متعلق.

(۲) تحقیق لغات : سرّ : واحد مذکر غائب ماضی : اس نے خوش کیا. از (ن) خاشعا : اسم فاعل فروتنی کرنیوالا، ڈھیلا پڑنے والا، جھکنے والا. از (ض)، مادہ (خشوع) ہے.

(۲) ترجمہ :۔ جب زمانہ خوشی و مسرت سے نوازے تو میں مسکراتا نہیں ہوں (کہ یہ بھی خفتِ عقل کی دلیل ہے) اور میں تا زندگی حوادثات زمانہ سے ڈھیلا پڑنے والا نہیں ہوں (بلکہ کوہ وقار بنکر سردی و گرمی سہتا رہتا ہوں)

(۱) وَلَا جَاعِلاً عِرْضِي لِمَالِي وِقَايَةً — وَلٰكِنْ أَقِي عِرْضِي فَيُحْرِزُهُ وَفْرِي

(۲) أَعِفُّ لَدَى عُسْرِي وَأُبْدِي تَجَمُّلاً — وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَعِفُّ لَدَى الْعُسْرِ

(۱) اعراب :- (ولا) واؤ: عاطفہ. لا: نافیہ. (جاعلا) خبر ثالث. (جاعلا) اسم فاعل. أنا کی ضمیر مستتر فاعل. (عرضی) مفعول اوّل. (لمالی) جار مجرور آنیوالے وقایۃ سے متعلق. (وقایۃ) مفعول ثانی. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۱) تحقیق لغات :- العرض : عزّت، آبرو، نیک عادت. ج أعراض. وقایۃ : مصدر از (ض) ڈھال، وہ چیز جس سے دوسری چیز کو محفوظ رکھ سکیں، حفاظت، نگہبانی. أقی : متکلم مضارع: یں حفاظت کرتا ہوں، بچاتا ہوں، وقی (ض) وقایۃً ووَقْیًا وواقیۃً: حفاظت کرنا اور تکلیف سے بچانا. یحرز : واحد مذکر غائب مضارع : وہ بچاتا ہے، جمع کرتا ہے، فراہم کرتا ہے، حاصل کرتا ہے، مضبوط کرتا ہے. الوفر : کثیر مال، ہر شئی کی کثرت زیادتی ___

(۱) ترجمہ :- اور نہ ہی میں اپنی آبرو کو اپنے مال کے لئے ڈھال بناتا ہوں، ہاں میں اپنی عزّت اور آبرو کی حفاظت کرتا ہوں. تو میرا کثیر مال میری آبرو کو اور مضبوط کر دیتا ہے. (یعنی مال کی حفاظت کے لئے اپنی آبرو کو داؤ پر نہیں لگاتا ہوں بلکہ آبرو بچانے کے لئے بے دریغ مال کو صرف کر دیتا ہوں)

(۲) تحقیق لغات :- أعف : واحد متکلم مضارع : میں عفت اختیار کرتا ہوں، اپنے کو بچاتا ہوں عف (ض) عفًّا وعِفّۃً : پاک دامن ہونا، حرام یا غیر مستحسن کام سے بچنا. عسر : تنگدستی، فقر و فاقہ. تجمّلا : حسن صبر.

(۲) ترجمہ :- تنگدستی کے وقت پاک دامنی اختیار کرتا ہوں (دست سوال پھیلا کر قبائے عزّت کو داغدار نہیں کرتا) اور حسنِ صبر کو ظاہر کرتا ہوں اور اس شخص کی زندگی میں کوئی بھلائی نہیں جو تنگدستی کے وقت پاکدامنی نہیں اختیار کرتا ہے.

(۱) وَإِنِّي لَأَسْتَحْيِي إِذَا كُنْتُ مُعْسِرًا — صَدِيقِي وَإِخْوَانِي بِأَنْ يَعْلَمُوا فَقْرِي

(۲) وَأَقْطَعُ إِخْوَانِي وَمَا حَالَ عَهْدُهُمْ — حَيَاءً وَأَعْرَاضًا وَمَا بِي مِنْ كِبْرِ

(۱) تحقیق لغات :- أستحی : واحد متکلم مضارع : مجھے حیا آتی ہے، میں شرم کرتا ہوں — معسر: اسم فاعل: تنگدست. از (افعال) الفقر: مفلسی، غربت، افلاس.

(۱) ترجمہ :- جب میں تنگدست ہوتا ہوں تو مجھے حیا آتی ہے کہ میرے دوستوں اور شناساؤں کو میرے افلاس کی خبر ہو

(۲) اعراب :- (وأقطع) واؤ: حرف عطف (أقطع) فعل با فاعل (اخوانی) مفعول بہ (وما) واؤ: حالیہ (ما) نافیہ (حالَ) فعل. (عہدہم) فاعل جملہ حال ہے (حیاءً وأعراضًا) معطوف ومعطوف علیہ ملکر مفعول لہ (وما) واؤ: حرف عطف. ما: نافیہ (بی) خبر محذوف سے متعلق (من) زائدہ (کبر) مبتدا مؤخر.

(۲) تحقیق لغات :- أقطع : واحد متکلم مضارع : میں کاٹ دیتا ہوں، قطع تعلق کرلیتا ہوں. ما حالَ واحد مذکر غائب ماضی منفی: نہیں بدلا، نہیں پلٹا. حال (ن) حولاً الشیٔ : ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلنا. عہد : قول وقرار، عہد وپیمان، نصیحت، قسمت، نگہداشت، حرمت ج عہود. أعراض : مفرد عِرضٌ : عزت وآبرو. کبر : بزرگی، بڑائی، تکبر، گھمنڈ، غرور.

(۲) ترجمہ :- (تنگ دستی کی حالت میں) حیا اور آبرو کی وجہ سے اپنے احباب سے الگ رہتا ہوں حالانکہ ان کا عہد وپیمان بدلا نہیں ہے. اور نہ ہی مجھ میں غرور وتکبر ہے. (یعنی احباب کی بے وفائی اور اپنے تکبر کی بنا پر الگ نہیں رہتا ہوں بلکہ محض شرم وحیا اور عزت وآبرو کی حفاظت کے لئے ایسا کرتا ہوں)

(۱) فَإِنْ يَكُ عَارًا مَا أَتَيْتُ فَرُبَّمَا أَتَى الْمَرْءَ يَوْمُ السُّوْءِ مِنْ حَيْثُ لَا يَدْرِيْ

(۲) وَمَنْ يَفْتَقِرْ يَعْلَمْ مَكَانَ صَدِيْقِهٖ وَمَنْ يَحْيٰى لَا يَعْدِمْ بَلَاءً مِنَ الدَّهْرِ

(۱) اعراب :- (فإن) فار: حرف عطف (إن) حرف شرط (يك) فعل ناقص (عارًا) خبر مقدم (ما) اسم موصول اسم مؤخر (أتيت) صلہ (فربّ) فار: برائے جزار (رب) للتکثیر (ما) کافہ (أتى) فعل (المرء) مفعول بہ (يوم السوء) فاعل (من حيث لايدرى) إلىٰ سے متعلق.

(۱) تحقیق لغات :- عار: شرم، رسوائی، عیب، غیرت، ننگ، گالی. أتيت : واحد متکلم ماضی: میں آیا. ما أتيت : میں جس پر آیا، میں نے جس کو کیا. یا فعل کو مجہول مانا جائے تو معنی ہوگا: وہ جو مجھ پر آئی. يوم السوء : بُرے دن، مصیبت کے دن.

(۱) ترجمہ :- وہ چیز (تنگ دستی، نقر و فاقہ) جو مجھ پر آئی اگر شرم کی بات ہے (تو کرنا کیا ہے) اس واسطے کہ کبھی انسان پر بُرے دن اس طرح آجاتے ہیں کہ اُسے علم نہیں ہو پاتا (اور وہ گردشِ زمانہ کا شکار ہو جاتا ہے)

(۲) تحقیق لغات :- يفتقر: واحد مذکر غائب مضارع: وہ محتاج ہوتا ہے، ضرورتمند ہوتا ہے. مكان: اسم ظرف: جگہ، مقام، مرتبہ، منزلت. ج أمكنة. يحيى : واحد مذکر غائب مضارع : وہ زندہ رہتا ہے. حَيِىَ (س) حَيَاةً : زندہ رہنا. و منه شرمانا. لا يعدم: واحد مذکر غائب ماضی منفی، نہیں معدوم کرتا ہے، نہیں ختم کرتا ہے، نہیں روکتا ہے، بلاء: آزمائش، زحمت، گردش زمانہ.

(۲) ترجمہ :- جو محتاج ہوتا ہے وہ اپنے دوست کے مرتبہ کو جان لیتا ہے (کہ مخلص ہے یا منافق) اور جو زندہ رہے گا وہ گردش زمانہ کو روک نہیں سکتا (اس لئے اس سے دوچار ہونا ہی پڑے گا)

وقال الحكم بن معمر الخضري

وَبَعْضُ الْهَوَاءِ دَاءٌ، وَفِي الْيَأْسِ رَاحَةٌ إِذَا انْبَتَّ وَصْلٌ أَوْ نَبَا بِكَ مَنْزِلُ

اعراب :- مصرعۂ اولیٰ کا اعراب ظاہر ہے. (إذا) حرف شرط. (انبت) فعل (وصلٌ) فاعل. فعل اپنے فاعل سے ملکر معطوف علیہ. (أو) حرف عطف. (نبا) فعل (بك) سے متعلق. (منزلٌ) فاعل جملہ معطوف. معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر فعل شرط جزار محذوف ہے. جس پر مصرعہ اولیٰ دلالت کر رہا ہے.

تحقیق لغات : الهواء : خواہش دل، آرزو، تمنا، محبت، فضا، آسمان و زمین کا درمیانی خلا. اليأس : مایوسی، ناامیدی. راحة : آرام و سکون، اطمینان. أنبت : واحد مذکر غائب ماضی : ٹوٹ گیا، منقطع ہوگیا. از (انفعال) مادہ (بت) ہے. وصل : تعلق، رشتہ. نبا: واحد مذکر غائب ماضی : ناموافق ہوا، راس نہیں آیا. نبا: (ن) نبوة و نُبُوًّا المكانُ بفلان : جگہ کا ناموافق ہونا.

معنیٰ :- إذا وقع لك الفراق من الحبيب أو لم يوافقك المنزل فأخرج من قلبك هواى حبيبك واستيأس منه فإن الهوىٰ داء يقع به المرء في الاذاى. واليأس راحة.

ترجمہ :- بعض خواہش بیماری ہے، اور ناامیدی میں راحت ہے، جب تعلق ٹوٹ جائے یا منزل تجھے راس نہ آئے (جب محبوب سے فراق ہو جائے تو اس کی محبت دل سے جھٹک دے کیونکہ محبت مرض ہے اور اس کی کسک مسلسل ایک عذاب ہے اگر دل ادھر سے موڑ لیا جائے تو سکون و اطمینان حاصل ہو جائے)

(۱) ذُوالعَقْلِ لَا يَأْسىٰ علىٰ وَصْلِ خُلَّةٍ إذَا لَمْ يَكُنْ يَوْمًا عَلَيْهَا مُعَوَّلُ

(۲) فَلَا تَرْضَ بِالْأَمْرِ الَّذِىْ لَيْسَ بِالرِّضَىٰ إذَا كُنْتَ تَعْتَامُ الْاُمُوْرَ وَتَفْصِلُ

(۱) اعراب :- مصرعہ اولیٰ کا اعراب ظاہر ہے (إذا) حرف شرط (لم یکن) فعل ناقص (یوما) ظرف (علیھا) جار مجرور خبر محذوف کائنا سے متعلق (مُعَوَّل) اسم مؤخر.

(۱) تحقیق لغات :- لا یاسیٰ : واحد مذکر غائب مضارع منفی : وہ غم نہیں کرتا ہے، مایوس نہیں ہوتا ہے : أسِیَ (س) أسىً : رنجیدہ ہونا، غم کرنا. و— علیٰ مصیبۃٍ : مصیبت پر غم کرنا. لا یأسی علیٰ وصلٍ : وصال نہ ہونے پر ماتم نہیں کرتا. خلۃ : بضم خاء، دوستی صداقت، دوست. معوّل : اسم مفعول : جس پر بھروسہ اور اعتماد کیا گیا ہو. از (تفعیل) مگر اس کا مصدر تعویلاً نہیں آتا بلکہ کہا جاتا ہے : عوّل معوّلاً : گریہ وزاری کرنا، واویلا مچانا و— علیٰ : بھروسہ کرنا اعتماد کرنا.

(۱) ترجمہ :- عقلمند آدمی محبوب کا وصل نہ ہونے پر ماتم نہیں کرتا، جبکہ اس پر (محبوب پر) کسی دن بھروسہ نہ رہا ہو (یعنی اگر محبوب کی محبت کا اعتبار اول دن ہی سے نہ رہا ہو تو اس کے ختم ہونے سے کوئی غم نہیں ہوتا. شعر :-

تیرے وعدے پہ جئے ہم یہ جان جھوٹ جانا کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

(۲) تحقیق لغات :- الرضیٰ : خوشی، رضامندی. تعتام : واحد مذکر حاضر مضارع : تم انتخاب کرتے ہو، چنتے ہو، پسند کرتے ہو. از (افتعال)، مادہ (عیمۃ) ہے. تفصل : واحد مذکر حاضر مضارع : تم فیصلہ کرتے ہو، جدا کرتے ہو، الگ کرتے ہو. فصل (ض) فصلاً : جدا کرنا، الگ کرنا. و— فی امر : فیصلہ کرنا. (۲) ترجمہ :- جب چیزوں کا انتخاب اور فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہو تو اس چیز پر راضی نہ ہو جو تمہاری مرضی کے خلاف ہو.

(۱) إذَا الْمَرْءُ لَمْ يُحْبِبْكَ إلَّا تَكَرُّهًا فَدَعْهُ، وَلَا يَعْجِزْ عَلَيْكَ التَّحَوُّلُ

(۲) وَفِى الْاَرْضِ أَكْفَاءٌ، وَفِيْهَا مَرَاغِمٌ عَرِيْضٌ لِمَنْ خَافَ الْهَوَانَ وَمَزْحَلُ

(۱) اعراب :- (إذ) حرف شرط (المرء) فاعل فعل محذوف کا، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ شرط لم یحبب : فعل. کاف : ضمیر مفعول بہ (الا) حرف استثناء لغو (تکرھا) مفعول لہ (فدعه) فعل جزاء. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۱) تحقیق لغات :- لم یحبب : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلم : محبت نہیں کیا، پسند نہیں کیا. أحبّه إحبابًا : محبت کرنا، پسند کرنا. تکرھا : مصدر : زبردستی، جبراً، کردہ اور ناگوار سمجھنا. دَعْ : واحد مذکر امر حاضر : چھوڑ دے. خیر باد کہہ دے ودع (ف) ودعا : چھوڑنا. التحول : مصدر : بدلنا، پھرنا، ایک جگہ سے دوسری طرف منتقل ہونا.

(۱) ترجمہ :- جب کوئی آدمی تم سے محبت نہ کرے مگر ناگواری اور زبردستی سے (نہ دل سے اور بلا خلوص کے) تو اسے خیر باد کہہ دو، اور اس کی طرف سے منہ موڑنا تیرے لئے دشوار نہ ہو.

(۲) تحقیق لغات :- أکفاء : بفتح ہمزہ، مفرد : کُفُوٌ : ہمسر، ہم پایہ، برابر، نظیر. مراغم : بضم میم و فتح غین : جائے پناہ، قلعہ، راستہ. عریض : صفت مشبہ : چوڑا، وسیع، خوب چوڑا. اور عریض : کثیر کے معنی میں بھی مستعمل ہے، چنانچہ محاورہ ہے (أطال فی الکلام وأعرض فی الدعاء) طویل گفتگو کی اور خوب دعائیں کیں. مزحل : مصدر میمی : وہ جگہ جہاں آدمی منتقل ہو جائے، پناہ پکڑ لے. بولا جاتا ہے (إذا لم یکن عن شفرۃ السیف مزحل) جب تلوار کی دھار سے کوئی مفر نہ ہو. (۲) ترجمہ :- جس شخص کو ذلت و رسوائی کا اندیشہ ہو اس کے لئے روئے زمین پر بہت سے ہمسر ہیں اور لمبی چوڑی پناہ گاہیں ہیں. (ان میں پناہ لیکر اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرے)

قَالَ الأَصْمَعِيُّ مَاسَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ سَهْلٍ مُذْ صَارَ
فِي مَرْتَبَةِ الْوَزَارَةِ يَتَمَثَّلُ إِلَّا بِهٰذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ

(١) وَمَابَقِيَتْ مِنَ اللَّذَّاتِ إِلَّا — مُحَادَثَةُ الرِّجَالِ ذَوِي الْعُقُولِ
(٢) وَقَدْ كُنَّا نَعُدُّهُمْ قَلِيلًا — فَقَدْ صَارُوا أَقَلَّ مِنَ الْقَلِيلِ

(١) اعراب :- (مابقیت) فعل (من اللذات) بقیت : سے متعلق (إلا) حرف استثنار لغو (محادثة) فاعل مضاف (الرجال) مضاف الیہ موصوف (ذوی العقول) صفت.

(١) تحقیق لغات :- اللذات : مفردہا لذة : مزہ ، ذائقہ، سواد، خوشی، شیرینی، شراب. لذ (س) لذاذاً ولذاذة الشیٔ : لذیذ اور خوش ذائقہ ہونا. محادثة : باہم باتچیت کرنا.

(١) ترجمہ - دانشوروں کے ساتھ بات چیت اور گفت وشنید کے سوا اور کوئی لذت باقی نہیں رہ گئی ہے (یعنی زمانے میں اگر کوئی مزہ اور لطف ہے تو صرف صاحب عقل وفکر کی مجالست اور ان کی گفت وشنید میں ہے)

(٢) تحقیق لغات :- نعد : جمع متکلم مضارع : ہم شمار کرتے ہیں، سمجھتے ہیں. عدّ (ن) عدّاً وتعداداً — الشیٔ : شمار کرنا، گننا، سمجھنا. جب سمجھنے کا معنی ہو تو اس فعل کا تعدیہ دو مفعول کی طرف ہوتا ہے جیسے (عددت زیداً صادقاً) زید کو میں نے سچا سمجھا.

(٢) ترجمہ :- اور ہم سمجھتے تھے کہ وہ (صاحب دانش) لوگ تھوڑی تعداد میں ہیں مگر اب وہ قلیل سے قلیل تر ہو گئے ہیں.

وقال الحمیدی

(١) لِقَاءُ النَّاسِ لَيْسَ يُفِيدُ شَيْئًا — سِوَى الْهَذَيَانِ مِنْ قِيلٍ وَقَالٍ
(٢) فَأَقْلِلْ مِنْ لِقَاءِ النَّاسِ إِلَّا — لِأَخْذِ الْعِلْمِ أَوْ إِصْلَاحِ حَالٍ

(١) اعراب :- (لقاء الناس) مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا (لیس) خبر ضمیر اس میں اسم (یفید) لیس کی خبر (یفید) فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل (شیئا) مفعول مطلق (سوی الہذیان) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر یفید کا مفعول بہ. (من قیل وقال) بیان

(١) تحقیق لغات :- لقاء : مصدر : ملنا، ملاقات کرنا. یفید : واحد مذکر غائب مضارع: فائدہ دیتا ہے. أفادہ إفادةً : نفع دینا، فائدہ پہونچانا. أفاد فلان المال : مال جمع کرنا، کمائی کرنا، و— فلانا علماً أو مالاً : مال یا علم عطا کرنا و— منہ علماً : کسی سے علم حاصل کرنا. الہذیان : بفتح ہاء وذال : بکواس، اول فول، بہکی بہکی باتیں کرنا قیل وقال : چون وچرا، بحث ومباحثہ.

(١) ترجمہ :- لوگوں کی ملاقات سوائے بحث ومباحثہ اور ڈھک ٹھک بک بک کے کچھ نفع بخش نہیں ہے —

(٢) تحقیق لغات :- اقلل : واحد مذکر امر : از (افعال) اخذ العلم : علم حاصل کرنا. أخذ (ن) أخذاً : حاصل کرنا. و— ہ : گرفت کرنا، سزا دینا. و— علی نفسہ ذمہ داری لینا. و— علی عادة : عادی بن جانا. و— الرأی : مشورہ لینا. إصلاح : درست کرنا، اصلاح کرنا، مرمت کرنا، سیدھا کرنا، ٹھیک کرنا.

(٢) ترجمہ :- لوگوں سے ملنا جلنا کم کر دو، مگر علم حاصل کرنے یا اپنی حالت درست کرنے کے لئے (ضرور اہل علم وتقوی سے ملنے جلنے کا سلسلہ رکھنا چاہئے)

وقال آخر

(۱) مَنْ لَمْ يُرِدْكَ فَلَا تُرِدْهُ ۔۔۔ لِيَكُنْ كَمَنْ لَمْ تَسْتَفِدْهُ
(۲) بَاعِدْ أَخَاكَ بِبُعْدِهِ ۔۔۔ فَإِذَا نَأَى شِبْرًا فَزِدْهُ

(۱) اعراب :- (من) شرطیہ مبتدا، (لم یردك) فعل شرط (فلا تردہ) فعل جواب (لیکن) فعل ھو کی ضمیر مستتر اسم (کمن) کاف تشبیہ مضاف (من) اسم موصول مضاف الیہ (لم تستفدہ) صلہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر.

(۱) تحقیق لغات: لم یرد : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلَمْ : ارادہ نہیں کیا، نہیں چاہا، توجہ نہ دی. أَرَادَہُ إِرَادَةً : ارادہ کرنا، چاہنا، رغبت کرنا، توجہ دینا لم تستفد : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلَمْ : تونے فائدہ نہیں اٹھایا، نفع حاصل نہیں کیا. از (استفعال)

(۱) ترجمہ :- جو تمہارا ارادہ نہ کرے تم بھی اس کا ارادہ نہ کرو (اس کے آستانہ پر نہ جاؤ) تاکہ وہ اس شخص کی طرح ہو جائے کہ گویا تمہیں اس سے کوئی فائدہ اٹھانا نہیں ہے. (یعنی بے نیازی کا اظہار کرو اس طرح کہ گویا اس سے تمہاری کوئی ضرورت اٹکی نہیں ہے)

(۲) تحقیق لغات:- باعد: واحد مذکر امر حاضر: تو دور ہو جا، از (مفاعلة) بَاعَدَہُ مُبَاعَدَةً دور ہونا، بُعْد: بضم بار: دوری، فاصلہ، موت، نَأَى : واحد مذکر غائب ماضی: وہ دور ہوا. نأَی (ف) نَأْيًا ــ فلانا وعنہ : دور ہونا. شبرا : بالشت. ج : أشبار. شبر (ن) شبرًا: بالشت سے ناپنا. فزدْ : واحد مذکر امر حاضر: تو زیادہ کر دے. از (ضرب)

(۲) ترجمہ :- اپنے دوست کے دور ہونے سے تو بھی اس سے دور ہو جا. لہذا اگر وہ ایک بالشت دور ہو تو، تو اور زیادہ کر دے (یعنی بڑھا کر ایک ہاتھ کر دے)

وقال بشار بن برد العقیلی

(۱) تَوَدُّ عَدُوِّي ثُمَّ تَزْعُمُ أَنَّنِي ۔۔۔ صَدِيقُكَ، إِنَّ الرَّأْيَ عَنْكَ لَعَازِبُ
(۲) وَلَيْسَ أَخِي مَنْ وَدَّنِي رَأْيَ عَيْنِهِ ۔۔۔ وَلَكِنْ أَخِي مَنْ وَدَّنِي وَهُوَ غَائِبُ

(۱) اعراب :- (تود) فعل بافاعل (عدوی) مفعول بہ (ثم) حرف عطف (تزعم) فعل بافاعل (إن) حرف تاکید. نون : وقایہ کا. یاء : ضمیر واحد متکلم کی اسم (صدیقك) إنّ کی خبر. إنّ اپنے اسم وخبر سے ملکر تزعم : کے دونوں مفعول کے قائم مقام، بقیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۱) تحقیق لغات :- تود : واحد مذکر حاضر مضارع : تو محبت کرتا ہے، چاہتا ہے، تمنا کرتا ہے، ودّ (س) مودةً : آرزو کرنا، خواہش کرنا، پسند کرنا. تزعم : واحد مذکر حاضر مضارع تو خیال کرتا ہے، دعوی کرتا ہے، بے حقیقت دعوی کرتا ہے. زعم : کا استعمال زیادہ تر دعوی باطل اور ایسے قول کے بیان کرنے کے لئے ہوتا ہے جو مشکوک اور غیر متحقق ہو. از (ن) عازب : اسم فاعل : دور ہونے والا، چھپنے والا، غائب ہونے والا. عزب (ن ض). عزوبًا : دور ہونا، چھپنا، غائب ہونا. و ــ الأرض : زمین کا ویران ہونا. و ــ الرّأیُ عنك : تدبر و بصیرت کا دور ہونا، چھپنا.

(۱) ترجمہ :- تو میرے دشمن سے محبت رکھتا ہے پھر یہ دعوی بھی کرتا ہے کہ میں تیرا دوست ہوں، واقعی بصیرت تجھ سے بہت دور ہے (یعنی میرے دشمن سے ساز باز رکھتے ہو اور میری دوستی کا دم بھرتے ہو یہ بڑی بے عقلی کی بات ہے)

(۲) اعراب :- (لیس) فعل ناقص (أخی) لیس کا اسم (مَنْ) اسم موصول خبر (ودّنی) صلہ (رأی عینہ) ظرف . (۲) تحقیق لغات :- رأیٌ : منظر. رأی العین: نگاہوں کے سامنے.

(۲) ترجمہ :- جو اپنی نگاہوں کے سامنے مجھ سے اظہار محبت کرے وہ میرا دوست نہیں ہے ہاں جو بیٹھ پیچھے رہکر مجھ سے محبت کرتا ہے وہی میرا دوست ہے.

وقال آخر

تَكَثَّرْ مِنَ الْإِخْوَانِ مَا اسْطَعْتَ إِنَّهُمْ عِمَادٌ إِذَا اسْتَنْجَدْتَهُمْ وَظَهِيرٌ

وَمَا بِكَثِيرٍ أَلْفُ خِلٍّ وَصَاحِبٍ وَإِنَّ عَدُوًّا وَاحِدًا لَكَثِيرٌ

(۱) تحقیق لغات :- تَكَثَّرْ : واحد مذکر امر حاضر: تو زیادہ کر، اضافہ کر، بڑھا. از (تفعّل). تکثّر تکثّراً ـــ من الشیٔ: کسی چیز سے بہت لینا. د ـــ بالکلام: بہت گفتگو کرنا

ما اسطعت : اصل میں إستطعت ہے، تخفیف کے لئے تار حذف کردی گئی ہے: واحد مذکر حاضر ماضی: جتنا تم سے ہو سکے، تمہیں جہاں تک ممکن ہو. إستطاع إستطاعةً از (استفعال) سکنا، کسی کام کرنے کی سکت پانا. عماد : کھمبا، ستون، وہ چیز جس پر ٹیک لگائی جائے، جس کا سہارا لیا جائے. ج عَمَدٌ و عُمُدٌ. استنجدت : واحد مذکر حاضر ماضی: تونے مدد مانگی. استنجد إستنجاداً: از (استفعال) مادّہ (نجدۃ) ہے بمعنی امداد. ظهير : یاور، پشتیبان، مددگار. صیغہ صفت ہے فَعِيلٌ کے وزن پر بمعنی فاعل. اس کا استعمال واحد وجمع دونوں کے لئے ہوتا ہے جیسے (والملٰئکة بعد ذالك ظهير) اور (و كان الكافر على ربه ظهيرا)

(۱) ترجمہ :- جہاں تک تجھے ممکن ہو اپنے دوستوں کی تعداد بڑھا، کیونکہ جب تو ان سے مدد مانگے گا تو وہ تمہارے یاور و مددگار ہوں گے.

(۲) اعراب :- (ما) بمعنی لیس. بار: زائدہ. (کثیر): خبر مقدم. ألف : ممیز (خل) تمیز معطوف علیہ ممیز اپنے تمیز سے ملکر اسم مؤخر (واد) حرف عطف. (صاحب) معطوف. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے. (۲) تحقیق لغات :- خلّ : بکسر خار و تشدید لام: دوست، یار، حبیب ج أخلال. صاحب : ساتھی، دوست، مالک ج صحاب، صَحْب، صحابہ. (۲) ترجمہ :- ہزاروں دوست زیادہ نہیں ہیں اور یقیناً ایک دشمن بہت کافی ہے (لہذا کسی کو دشمن نہیں بنانا چاہیئے)

وقال ابوبکر العرزمی

(۱) يَفِرُّ جَبَانُ الْقَوْمِ عَنْ أُمِّ رَأْسِهِ وَيَحْمِي شُجَاعُ الْقَوْمِ مَنْ لَا يُنَاسِبُهُ

(۲) وَيُرْزَقُ مَعْرُوفُ الْجَوَادِ عَدُوَّهُ وَيُحْرَمُ مَعْرُوفَ الْبَخِيلِ أَقَارِبُهُ

(۱) اعراب :- (یفر) فعل (جبان القوم) مضاف ومضاف الیہ ملکر فاعل (عن أم راسه) یفرّ سے متعلق (واو) حرف عطف (یحمی) فعل (شجاع القوم) فاعل (من) مفعول بہ اسم موصول (لا یناسبه) صلہ.

(۱) تحقیق لغات :- یفر: واحد مذکر غائب مضارع: وہ بھاگتا ہے، فرار اختیار کرتا ہے. فرّ (ض) فراراً : خوف سے بھاگنا. جبان : بزدل، ڈرپوک، نامرد. أم الرأس: دماغ کی جھلی. کنایۃً قریب اور رشتہ دار مراد ہیں. یحمی : واحد مذکر غائب مضارع: حمایت کرتا ہے، حفاظت کرتا ہے. حمی (ض) حمياً وحِمْيَةً وحمايةً: حفاظت کرنا، بچانا. يناسب : واحد مذکر غائب مضارع: نسب میں شرکت رکھتا ہے، وہ مناسبت رکھتا ہے. ناسبه مناسبةً : نسب میں شریک ہونا، رشتہ دار ہونا، مشابہت و موافقت کرنا

(۱) ترجمہ :- قوم کا بزدل آدمی اپنے رشتہ دار کی (مدد) سے بھاگتا ہے، اور قوم کا بہادر ان لوگوں کی بھی حفاظت کرتا ہے جو اس کے رشتہ دار نہیں ہیں

(۲) اعراب :- (یرزق): فعل مجہول (معروف الجواد) مضاف ومضاف الیہ ملکر مفعول اوّل (عدوّہ) مفعول ثانی. (۲) تحقیق لغات :- یرزق: واحد مذکر غائب مضارع مجہول: دیا جاتا ہے، عنایت کیا جاتا ہے، پاتا ہے، حاصل ہوتا ہے، معروف : نیکی، اچھا بھلا کام، مال. (۲) ترجمہ :- سخی آدمی کا مال اسکے دشمن کو بھی حاصل ہو جاتا ہے، اور بخیل کے مال سے اس کے رشتہ دار بھی محروم رہتے ہیں۔

(۱) وَمَنْ لَّا يَكُفُّ الْجَهْلَ عَمَّنْ يَوَدُّهُ　　فَسَوْفَ يَكُفُّ الْجَهْلَ عَمَّنْ تُوَاثِبُهُ

وقال سالم بن وابصة الاسدی

(۲) أُحِبُّ الْفَتَىٰ يَنْفِي الْفَوَاحِشَ سَمْعُهُ　　كَأَنَّ بِهِ عَنْ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَقْرَا

(۱) اعراب :- (من) شرطیہ مبتدار. (لا یکف) فعل (الجهل) مفعول بہ (عن) حرف جار (من) اسم موصول مجرور (یودہ) صلہ. جملہ فعل شرط. (فسوف الخ) جواب شرط.

(۱) تحقیق لغات :- یکف : واحد مذکر غائب مضارع : روکتا ہے، باز رکھتا ہے. کفہ (ن) کفًا عن الامر : روکنا، باز رکھنا. یودّ : واحد مذکر غائب مضارع : وہ محبت کرتا ہے، رغبت رکھتا ہے، آرزو رکھتا ہے، توجہ دیتا ہے. ودّ (س) ودًّا ومودۃً : محبت رکھنا آرزو رکھنا. یواثب : واحد مذکر غائب مضارع : حملہ کرتا ہے، ٹوٹ پڑتا ہے، چھلانگ لگاتا ہے. از (مفاعلۃ) واثبہ مواثبۃً : حملہ کرنا، ہجوم کرنا، ٹوٹ پڑنا.

(۱) ترجمہ :- جو اس شخص سے اپنی نادانی کو نہیں روکتا جس سے محبت رکھتا ہے، تو جلد ہی اس شخص سے اپنی نادانی روک لیگا جو اس پر حملہ آور ہوگا.

(۲) اعراب :- (أحب) فعل با فاعل (الفتیٰ) مفعول بہ موصوف (ینفی الفواحش سمعہ) صفت (کأن) حرف مشبہ بالفعل. (بہ) جار مجرور، خبر محذوف کائن سے متعلق (عن کل فاحشۃ) وقراً سے متعلق. (وقرا) اسم مؤخر. جملہ صفت ثانی ہے.

(۲) تحقیق لغات :- ینفی : واحد مذکر غائب مضارع : نفی کرتا ہے، دور کرتا ہے، انکار کرتا ہے. نفی (ض) نفیا: عنہ : دور کرنا. الفواحش : مفردہا فاحشۃ : حد سے بڑھی ہوئی بدی، ایسی بے حیائی جس کا اثر دوسروں پر پڑے، برا قول یا عمل، زنا. وقرٌ : کان کی گرانی، گران گوش، بہرا پن، قوت سماعت جاتی رہنا.

(۲) ترجمہ :- میں اس نوجوان کو پسند کرتا ہوں جس کا کان بیحیائی کی باتوں کو جھٹک دیتا ہے، گویا کہ ہر بُری بات سے اس کے کان میں کوئی بندش لگا ہے.

سَلِيمٍ دَوَاعِي الصَّدْرِ لَا بَاسِطًا أَذًى　　وَلَا مَانِعًا خَيْرًا، وَلَا نَاطِقًا هُجْرَا

اعراب :- (سلیم دواعی الصدر) صفت ثالث. (لا) عاطفہ (باسطًا اذیً) صفت رابع (ولا مانعًا خیرا) صفت خامس. (ولا ناطقًا هجرا) واو: حرف عطف (لا ناطقًا هجرا) صفت سادس.

تحقیق لغات :- سلیم : سادہ، بھولا بھالا، درست، سادی طبیعت کا، احمق، سادہ لوح، آفت و مصیبت سے محفوظ، بے عیب، تندرست. ج سُلَمَاء. دواعی: مفردہا: داعیۃ : خواہشات، ارادے، مقتضیات، اسباب. دواعی الصبر: ایسے ناگوار حالات جن پر صبر کی ضرورت ہو، صبر آزما مصائب. لیکن ایک روایت میں الصبر کے بجائے الصدر نقل ہوا ہے اور یہاں مضمون کی مناسبت سے وہی زیادہ بہتر معلوم ہو رہا ہے. لہذا اسی روایت کی بنیاد پر مفہوم بیان کیا جائیگا. دواعی الصدر: دل کے ارادے، خیالات، افکار و ہموم. سلیم دواعی الصدر: صاف ستھرے ارادوں والا، پاکیزہ خیال. باسطًا: پھیلانے والا. صیغہ اسم فاعل از (ن) أذیٰ: تکلیف ہر تکلیف دہ چیز، بڑی آفت. خیرًا : بھلائی، نیکی، اچھائی. ناطقًا : اسم فاعل بولنے والا. نطق (ض) نطقًا ومنطقۃً : بولنا، گفتگو کرنا. هجر: بضم ہاء: بیہودہ بات، فحش، اول فول، الجھی ہوئی باتیں کرنا، نیند میں بڑبڑانا.

ترجمہ :- (اور اس نوجوان کو پسند کرتا ہوں) جو پاکیزہ خیال ہو، اور ایذا رسانی کرنیوالا، بھلائی کے کاموں میں رکاوٹ ڈالنے والا اور بیہودہ گوئی کرنیوالا نہ ہو.

(۱) إذَا مَا أنْتَ مِنْ صَاحِبٍ لَكَ زَلَّةٌ ۔۔۔ فَكُنْ أنْتَ مُحْتَالًا لِزَلَّتِهِ عُذْرًا

(۲) غِنَى النَّفْسِ مَا يَكْفِيهِ مِنْ سَدِّ خَلَّةٍ ۔۔۔ وَإنْ زَادَ شَيْئًا عَادَ ذَاكَ الْغِنَى فَقْرًا

(۱) اعراب :- (إذا) حرف شرط. (ما) زائدہ. (أنت) فعل شرط. (من) حرف جار. (صاحب) مجرور موصوف (لك) لام: حرف جار. كاف: ضمیر مجرور. جار اپنے مجرور سے ملکر صفت. (زلة) فاعل. فا برائے جواب (فکن) فعل ناقص أنت کی ضمیر مستتر اسم (أنت) تاکید (محتالا) خبر (لزلته) محتالا سے متعلق (عذرا) مفعول۔

(۱) تحقیق لغات :- أتت: واحد مؤنث غائب ماضی : وہ آگئی، سرزد ہوگئی. از (ض) مصدر أتياً و إتياناً و إتيانةً ومأتاةً ہے زلّة: لغزش، تقصیر، ناپسندیدہ کام

محتالاً: اسم فاعل: حیلہ ڈھونڈھنے والا، تدبیر کرنیوالا۔ از (افتعال)

(۱) ترجمہ :- جب تیرے دوست سے کوئی غلطی سرزد ہوجائے تو خود ہی اس کی غلطی کی معذرت کیلئے کوئی حیلہ تلاش کرے (تاکہ دوست کو شرمندگی نہ ہو)

(۲) تحقیق لغات :- غنی: بکسر غین : مالداری، تونگری، بے نیازی، بے فکری. یکفی: واحد مذکر غائب مضارع: کفایت کرتا ہے، دفع کرتا ہے، کافی ہوجاتا ہے، بچاتا ہے. سدّ: روک، آڑ، عیب. اصل میں یہ سَدَّ يَسُدُّ : کا مصدر ہے۔ جسکے معنی رخنہ کو استوار کرنے اور خلل کو بند کرنے کے ہیں. خلّة: حاجت، ضرورت، درویشی مفلسی. ج خلال. زاد: واحد مذکر غائب ماضی: زیادہ ہوا، بڑھ گیا و ــ الشیٔ بڑھانا. عاد: واحد مذکر غائب ماضی بمعنی صار: ہوگیا.

(۲) ترجمہ :- نفس کی تونگری وہ ہے جو اسکے مفلسی کے عیب سے بچالے اور اگر کچھ زیادہ کردے (یعنی ضرورت سے زیادہ کی تمنا کرے) تو وہ تونگری فقیری ہوجائے گی.

ومن لطائف شعر النابغة الذبيانی

وَلَسْتَ بِمُسْتَبْقٍ أخًا لَا تَلُمُّهُ ۔۔۔ عَلَى شَعَثٍ، أيُّ الرِّجَالِ الْمُهَذَّبُ

اعراب :- (لست) فعل ناقص أنت: کی ضمیر اسم. (بمستبق) باء: زائدہ. مستبق: اسم فاعل. (اخا) مفعول بہ موصوف. (لاتلمه) صفت. (على شعث) لا تلمه سے متعلق. (أي الرجال) مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا. (المهذب) خبر

تحقیق لغات :- مستبق : اسم فاعل، باقی رکھنے والا، بقا چاہنے والا، سبقت لیجانے والا، آگے بڑھ جانے والا. استباق: مصدر ہے از (استفعال) مادہ (سبق) ہے قرآن میں ہے (نحن نستبق) ہم دوڑ میں ایک دوسرے سے سبقت لیجانے میں لگ گئے. واستبقا الباب: دونوں نے دروازے کیطرف سبقت لیجانے کی کوشش کی (لا تلمُّ) واحد مذکر حاضر مضارع: تم اصلاح نہیں کرتے ہو، درست نہیں کرتے ہو. لمّ (ن) لمًّا ــ الشیَٔ : جمع کرنا، ملانا. لَمَّ اللهُ شَعَثَ فلان: اس کے حالات کی پراگندگی کو اللہ نے درست فرمادیا. شعث : بفتح عین وسکونہا، پراگندگی، بدحالی، بالوں کا غبار آلود ہونا. شعث (س) شعثاً ــ الامرُ: حال خراب ہونا، پراگندہ ہونا. صفت شَعِثٌ و أشْعَثُ مؤنث شعثاء. المهذب شائستہ، آراستہ، لائق، هذّبَهُ تَهْذِيباً : پاکیزہ اخلاق والا بنانا.

ترجمہ :- تم اس دوست کی بقاء محبت کے خواہاں نہیں ہو جس کی بدحالی کو تم درست نہیں کرتے ہو۔ لوگوں میں کون مہذب اور لائق ہے (کہ تمھاری بے توجہی اور لاعتنائی کے باوجود رشتۂ دوستی کو باقی رکھ سکے) ؎

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست ۔۔۔ در پریشاں حالی و درماندگی

وقال آخر

(١) عَلَيَّ لِكُلِّ ذِيْ كَرَمٍ ذِمَامُ ‏ وَلِيْ بِمَدَارِكِ الْمَجْدِ إِهْتِمَامُ

(٢) وَأَحْسَنُ مَالَدَيَّ لِقَاءُ حُرٍّ ‏ وَصُحْبَةُ مَعْشَرٍ بِالْمَجْدِ هَامُوْا

(١) اعراب :- (عليّ) خبر مقدم اور آنیوالے ذمام سے متعلق. (لکل ذی کرم) کائن سے متعلق (ذمام) مبتدا مؤخر. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے

(١) تحقیق لغات :- ذی کرم : صاحب شرف وعزت. ذمام : بکسر ذال : عزت و آبرو واجبی حق، حرمت. ج أذِمَّة : از (انفعال) أذمّ إذمام — علیه : ذمہ داری لینا امان وحفاظت میں لینا. مدارك : مفردہا : مَدْرَكٌ : پانے کی جگہیں. منازل مدارك المجد : بزرگی کا مقام، منزلیں. اهتمام : مصدر فکر کرنا، توجہ دینا، إهتمّ بالامر إهتماماً : اپنے کام میں بہت محنت کرنا.

(١) ترجمہ :- ہر شریف آدمی کا احترام میرے لئے واجب ہے، اور بزرگی کے مقامات حاصل کرنے کے لئے میں بے پناہ کوشش کرتا ہوں.

(٢) اعراب :- (وأحسن) واو : استینافیہ (أحسن) مبتدا مضاف (ما) اسم مفعول (لدی) مضاف یا ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ظرف اور فعل محذوف ثبت سے متعلق ثبت اپنے فاعل اور ظرف سے ملکر صلہ (لقاء حر) خبر. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(٢) تحقیق لغات :- أحسن : اسم تفضیل : سب سے بہتر. لدیّ : لدی کی اضافت یاء متکلم کیطرف ہے : میرے نزدیک، میرے پاس، میرے خیال میں. معشر : بڑا گروہ، پورا گروہ، دوستوں کی جماعت، رشتہ دار لوگ، دس دس آدمی کا کنبہ. ج معاشر. هاموا جمع مذکر غائب ماضی : لوگوں نے دیوانہ وار محبت کیا، ٹوٹ کر چاہا. (٢) ترجمہ :- میرے نزدیک سب سے بہتر چیز شریف اور خود دار لوگوں سے ملنا جلنا اور ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا ہے جو بزرگی

(١) وإِنِّيْ حِيْنَ أُنْسَبُ مِنْ أُنَاسٍ ‏ عَلٰى قِمَمِ النُّجُوْمِ لَهُمْ مَقَامُ

(٢) يَمِيْلُ بِهِمْ إِلَى الْمَجْدِ ارْتِيَاحٌ ‏ كَمَا مَالَتْ بِشَارِبِهَا الْمُدَامُ

(١) اعراب (إنّ) حرف تاکید یا ضمیر متکلم کی اسم. (حین) مضاف (أنسب) فعل أنا کی ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر مضاف الیہ. (من أناس) جار مجرور إنّ کی خبر محذوف سے متعلق یعنی إنّی کائنٌ من أناسٍ. (علی قمم النجوم) مقام سے متعلق. (لهم) خبر مقدم (مقام) مبتدا مؤخر. جملہ علی قمم النجوم الخ من أناس کی صفت.

تحقیق لغات :- أنسب : واحد متکلم مضارع مجہول : میرا نسب بیان کیا جائے. نسب (ن ـ ض) نسباً : نسب بیان کرنا، نسب دریافت کرنا. ونسبه إلی فلان : کسی کی طرف منسوب کرنا. قمم : مفردہا : قمّةٌ : بکسر قاف : چوٹی، ہر چیز کا سب سے بلند حصہ کلس (مقام) منزل، جائے قیام.

(١) ترجمہ :- جب میرا نسب بیان کیا جائے تو میں ان لوگوں میں سے ہوتا ہوں جنکی منزل ستاروں کی چوٹیاں ہیں.

(٢) اعراب :- (یمیل) فعل. (بهم) فعل سے متعلق. (الی المجد) آنے والے ارتیاح سے متعلق (إرتیاح) فاعل (کاف) مثلیہ (ما) مصدریہ. (مالت) فعل (بشاربها) فعل سے متعلق. (المدام) فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر تاویل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر صفت ہوئی مصدر محذوف کی. تقدیر عبارت : یمیل بهم میلاً مثل مَیْلِ المدام بشاربها. یمیل بهم الخ أناس کی صفت ثانی. (٢) تحقیق لغات :- یمیل : واحد مذکر غائب مضارع : مائل ہوتا ہے، جھکتا ہے، ڈولتا ہے، جھومتا ہے، بل کھاتا ہے. یمیل بهم : ان کو جھوماتا ہے. ارتیاح : مصدر : خوشی، مسرت قلب. مادّہ (روح) بمعنی خوشی و مسرت المدام : بضم میم. انگوری شراب، ہمیشہ، متواتر. (٢) ترجمہ :- بزرگی کا شوق انھیں اسطرح